اردو کے کلاسیکل دینیاتی ادب کی تشکیل
میں صوفیہ و علما کی تخلیقات کا تسلسل

نورِ ایمان

اثرِ خامہ

مولانا محمد عبدالسمیع بیدلؔ رام پوری رحمۃ اللہ علیہ
تلمیذِ مرزا غالبؔ

تذکرہ
مالک رام

اہتمامِ اشاعت
محمد رضاءالحسن قادری

دارالاسلام

۸ رسی پہلی منزل محی الدین بلڈنگ، داتا دربار مارکیٹ، لاہور
+92-321-9425765 +92-42-37115165

قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین

الحمد للہ کہ این مصباح زجاجہ عرفان شمع فانوس ایقان مایہ تنویر جان انسان یعنی الانسان المسمی بہ

نور الایمان

تصنیف قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت مولانا مولوی محمد عبد السمیع صاحب بیدل قدس اللہ سرہ العزیز ساکن رامپور ضلع سہارنپور

مطبع ہاشمی میرٹھ در [illegible] واقع مطبوع شد

رَضِینَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا
وَّ بِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّ بِالْکَعْبَۃِ قِبْلَۃً وَّ بِالْمُسْلِمِیْنَ اِخْوَانًا

صدرِ بزمِ فکروفن

ذکی العصر، فیلسوفِ اسلام، اشرف العلما، امامِ اہلِ تسنن

شیخ الحدیث حضرت علامہ ابوالحسنات محمد اشرف سیالوی

دارالعلوم شمسیہ رضویہ، سلانوالی، سرگودھا

حلقۂ اربابِ سخن

امیر البیان سہروردی۔ راجا رشید محمود۔ خواجہ رضی حیدر۔ صبیح رحمانی۔ میرزا امجد رازی
مولانا محمد الیاس عطار قادری۔ صاحب زادہ فیض الامین فاروقی۔ صاحب زادہ محمد محب اللہ نوری
حافظ عبدالغفار حافظ۔ ریاض حسین چودھری۔ پروفیسر منیر قصوری۔ رفیع الدین ذکی قریشی
عبدالقیوم طارق سلطان پوری۔ سید بادشاہ تبسم بخاری۔ منشا تابش قصوری۔ محمد شہزاد مجددی
سید سعید بدر۔ غلام مصطفیٰ مجددی۔ سید عارف محمود مہجور رضوی۔ ابوالحسن واحد رضوی

تصدیر

متواتر	۱۴
صادر	نورِ ایمان
شاعر	مولانا محمد عبدالسمیع بیدل رام پوری رحمۃ اللہ علیہ
ناظر	علامہ مفتی غلام حسن قادری مد ظلہ
ناشر	محمد رضاء الحسن قادری غفرلہ
ناصر	مولانا قاری مبشر احمد نظامی مد ظلہ
ذاخر	والضحیٰ پبلی کیشنز، لاہور۔ انوار الاسلام، چشتیاں زادھما اللہ شرفاً
ظاہر	فی الشوال المکرم ۱۴۳۳ھ/ستمبر ۲۰۱۲ء
مقادر	40 روپے NET

دارالاسلام

کی طرف سے

اِس دیوان فصاحت بیان عطائے رحمٰن

کا اعتنائے نسبت و ایصالِ مثابت

صاحبِ دیوان کے اُستادِ معرفت بُنیاد

فرماں روائے اُردوئے معلّٰی، اِعتزاز و جلالتِ ادبِ ہندی

نجم الدولہ، دبیر الملک، نظام جنگ

نوّاب میرزا اسداللہ بیگ خاں

غالبؔ (اسدؔ) دہلوی عرف مرزا نوشہ

(تولّد ۱۲۱۲ھ/۱۷۹۷ء -- توفّی ۱۲۸۵ھ/۱۸۶۹ء)

کے اِسمِ سامی سے کیا جاتا ہے

پیش از کتاب....

حامداً ناعتاً۔ وبعد "دارالاسلام، لاہور" کے احیاے تراث علمیہ اسلامیہ کے وسیع تر، گراں قدر اشاعتی پروگرام میں بحمد اللہ القدوس برعظیم کی کثیر نام ور، قد آور، افاضل، اماثل شخصیات کی پچاسوں علمی، تحقیقی، ادبی، فنی، تاریخی نگارشات شامل ہو چکی ہیں، علی الخصوص وہ علماے اعلام جن کی یادوں کے نقوش کسی قدر تو زمانے کی دست برد نے مٹا ڈالے، لیکن اپنوں کی غافلی اُن کے اتلافِ حقوق کی سب سے بڑی جرم دار ٹھہری، اُن کی ذاتی تحریرات کو تحقیق کے مستعلیقی اصولوں اور طباعت کے عصری تقاضوں کے مطابق شائع کرنا اس وقیع وجلیل منصوبے کا مرکزی نقطۂ عمل ہے۔ رب کریم کو منظور ہوا تو جلد ہی نایاب اور کم یاب قسم کی کتب کی ایک معقول تعداد اہلِ اسلام کے باذوق حلقے کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔

اُردو زبان کے زمانۂ آغاز سے تا عروج اس کے ارتقا اور فروغِ ادب میں شعراء و اُدبا کا حصّہ اگر بے بہا ہے، تو بلا شبہ اس کی تشکیل اور کلاسیکل فکشن کی تعمیر میں صوفیہ وعلما کی خدمات کو بھی کچھ کم دخل نہیں رہا۔ حمد، نعت، منقبت جو مذہبی ادب کے ترکیبی اجزا ہیں اِن میں حضرات علماء وصوفیہ نے اپنے گراں مایہ آثار چھوڑے ہی، علاوہ اِن اصناف کے سخن کی تمام تر ہیئتوں میں اُنھوں نے کمال طبع آزمائی کی، بل کہ بہت سوں کی اعجاز آفرینی نے تو بہت نئی اصناف تک ایجاد کر دیں، اساتذۂ فن سے اُنھوں نے اصلاحیں لی، اپنی طرز کا زالاکلام اُنھوں نے کہا، اکثریت اُن میں صاحب دیوان کی معلوم بھی ہے، تو پھر کیا وجہ ہے کہ اُردو زبان وادب کی تاریخ مرتب کرنے والا مؤرخ اِن حضرات قدسی صفات کے نام بھول جاتا ہے! اِن کی شعر ونثر کی تخلیقی نگارشات سے آنکھ چُرانے میں وہ کیوں قصوروار نہیں ہے!! اُن کی لابدی خدمات کو سراہنا تو دُور، اُن کے اسماے گرامی قدر کا بھی ذکر نہیں کیا جاتا، رسماً اجتماعی تذکرہ تو ہوتا رہتا ہے، لیکن بڑے بڑے اساطین فکر وفن کو فرداً فرداً ذکر کرنے کی زحمت نہیں اُٹھائی جاتی، زیادہ پیچھے نہ جائیں، ۱۸۵۷ء کے قریب دَور کے کتنے اُردو گو علما کو تواریخِ ادبِ اُردو میں سند اُخواہ تبعاً ذکر کیا گیا ہے!! خال خال شخصیات کہ جن کی حینِ حیات اُن کے اُدبا سے تعلقات اُستوار رہے اُن کا ذکر شروع سے چلا آرہا ہے، باوجودے کہ اُن سے بڑے بڑے ادب کے شیدائی اور ماہر باہر اُن کے معاصرین میں موجود ہیں۔ سوال یہ ہے کہ صوفیہ کرام اور علماے دین کو ہی کیوں پردۂ خفا میں رکھا جاتا ہے؟ کیا اہلِ دُول کی اصالت سے دُور دراز مدح سرائی کرنے والوں اور زرِ نذرانے بٹورنے والے درباری چاکروں، رقص وسرود کی محفلیں اُڑانے والوں اور بادہ کشی کے نشے میں بدمست رہنے والوں کو ہی ادیب بننے کا حق رہ

گیا ہے؟ کیا برقی کینوس پر تماشا کرنے والے چھوکرے، میڈیا کے کھلونے اور سرکار کے چیلے ہی ادب داں کہلانے کے سزاوار ہیں؟ بات یہیں بس نہیں ہوتی، سرکاری ادارے جن کا مسلک اُدبیت وعلمیت کی ترویج وتشہیر ہوتا ہے وہ علما کے لٹریچر چھاپنے سے تہی دست، ادبی حلقے اُن کے تذکار سے عاری، نشری مکاتب اُن کے کام سے بے بہرہ، عوام اُن کے نام سے لاعلم، کس کس بے انصافی کا ماتم کریں۔ کیا اِس سب کو اِس بات کی دلیل سمجھ لیا جائے کہ ادبی تحقیق بھی مذہبیات کے تمام شعبہ ہاے حیات سے استثنا کا شاخسانہ بن چکی ہے یا پھر یہ ان حضرات کی دین بیزاری کا نتیجہ ہے۔ غرض کہ **Art** کو مذہبی اثرات سے مفرز ومجز دکرنے اور ***Libral Art*** کو پروان چڑھانے کی کوشش کی جاری ہے۔

عرضِ مدعا فقط اتنا ہے کہ عالم وغیر عالم اور صوفی وغیر صوفی کے ساتھ یہ امتیازی سلوک اور دوہرا معیار ہر گز روا نہ رکھا جائے، حق دار کا حق ادا کیا جائے، جتنا حصّہ جس کی زندگی کا اُردو کی خدمت میں گزرا ہے اُس کا ذکر خیر اسی قبض وبسط کے ساتھ کیا جائے۔ خدا رحمت کرے حضرت حامد حسن قادری جماعتی پر کہ اُنھوں نے "داستانِ تاریخ اُردو" (۱۹۳۸ء) میں اِس نامعقول روایت کو خوب توڑا۔ باباے اُردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق نے "اُردو کی ابتدائی نشوونما میں صوفیاے کرام کا کام" لکھ کر اس کمی کو کسی قدر پورا کیا۔ چند راست مزاج محققین نے خانوادۂ چشتیہ کی اُردو سے نسبت کو نمایاں کرنے کی مبروک سعی کی ہے۔ ڈاکٹر محمد ایوب قادری نے "اُردو نثر کے ارتقا میں علما کا حصّہ (شمالی ہند میں ۱۸۵۷ء تک)" اور ڈاکٹر محمد سلیم (بوچھال، چکوال) نے بھی اِسی عنوان پر (۱۸۵۷ء تا ۱۹۴۷ء) ڈاکٹریٹ کیے ہیں۔ وغیرہ، لیکن اِن اکیلی دُکیلی اور الگ تھلگ تحقیقات سے اُس حرج کا جو برسوں ہوتا آیا ہے اور خدا معلوم آیندگاں کو کب تک ہوتا رہے گا، کتنا ازالہ ہو سکا ہے، سوچنے کی بات ہے!!!

"دارالاسلام" کے سنگ آج ہم ایک نئے دور کا آغاز کرنے جا رہے ہیں، صوفیہ اور علماے اسلام کا نادر اُردو نثری سرمایہ تو بحمد اللہ ۴ سال سے اہلِ فکر ونظر کے سامنے لایا جا رہا ہے، اب سے اِن شاء اللہ مذہبی ادب کے شعری فن پارے بھی مَا تَقَدَّرَ عَلَيْنَا اربابِ علم ودانش کی خدمت میں پیش کیے جائیں گے۔ کافی مرادآبادی کے کلّیات اور خیوری دہلوی کے رسائل نظم ونثر تو پہلے سے ادارے کے اشاعتی منصوبے کا حصّہ ہیں، اِن کے سوا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، غلام سرور لاہوری، لطف بریلوی، حافظ پیلی بھیتی، مضطر خیرآبادی، حامد حسن قادری، ضیا بدایونی، اختر الحامدی، بیکل اُتساہی کے دواوین ومجموعہ ہاے کلام کو اِس دائرۂ کار میں شامل کیا جا رہا ہے، جو خدا کے فضل واحسان سے تحقیق وادب کے اعلیٰ اُسلوب پر نشر کیے جائیں گے۔ وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ وَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ الْقَوِيْمِ.

محمد رضاء الحسن قادری

نگرانِ اُمورِ کلیہ "دارالاسلام"، لاہور

جمعرات، ۱۱ شوال ۱۴۳۳ھ/ ۳۰ اگست ۲۰۱۲ء

مولانا محمد عبد السمیع بیدلؔ رام پوری رحمۃ اللہ علیہ

—— مالک رام ——

قصبۂ رام پور منہیاراں (ضلع سہارن پور) کے رہنے والے تھے۔ ان کے والد شیخ محمد یوسف مشہور طبیب تھے۔ سلسلۂ نسب صحابیِ رسول حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔

بیدل کی ابتدائی تعلیم نجی طور پر ہوئی۔ اس کے بعد چندے مولانا رحمت اللہ کیرانوی سے استفادہ کیا، اور بالآخر ۱۲۷۰ھ (۴-۱۸۵۳ء) میں مزید کسبِ علم کی غرض سے دلّی کا رُخ کیا۔ یہاں اُس وقت مولوی امام بخش صہبائی اور صدر الصدور مولوی صدر الدین آزردہ کا طوطی بولتا تھا۔ چناں چہ اُنھوں نے بھی فارسی کی تکمیل صہبائی سے کی اور عربی اور حدیث و تفسیر کی آزردہ سے۔ ان کے علاوہ اساتذۂ عہد مولانا احمد علی سہارن پوری، مولوی سعادت علی سہارن پوری، مولانا شیخ محمد تھانوی اور مولانا محمد قاسم نانوتوی سے بھی کچھ استفادہ کرنے کی روایت موجود ہے۔ یوں وہ علومِ مروّجہ میں درجۂ کمال کو پہنچ گئے۔

قیامِ دلّی کے زمانے ہی میں شعر و شاعری سے رغبت پیدا ہوئی، تو میرزا غالب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کی شاگردی اختیار کر کے اُردو میں شعر کہنے لگے۔

سات برس میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد کسبِ معاش کا مرحلہ پیش آیا۔ سب سے پہلے ۱۲۷۷ھ (۱-۱۸۶۰ء) میں رڑکی (ضلع سہارن پور) میں ایک برہمن ٹھیکے دار کے بیٹے ناہر سنگھ کی تعلیم و تربیت پر مامور ہوئے۔ نوجوان ناہر سنگھ ان کی بزرگی اور زہد و ورع اور دین داری و تقویٰ سے اتنا متاثر ہوا کہ اُس نے ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ خلیل الرحمٰن اُس

کا اسلامی نام رکھا گیا تھا۔ جب یہ خبر ناہر سنگھ کے خاندان تک پہنچی تو اُنھوں نے پہلا کام یہ کیا کہ عبد السمیع کو ملازمت سے برطرف کر دیا۔ ناہر سنگھ پر بھی بہت سختی کی گئی، لیکن اُس نے استقامت کا ثبوت دیا اور اپنے اعتقاد پر قائم رہا۔[1]

مولوی عبد السمیع رڑکی سے نکلے، تو اپنے وطن پہنچے۔ حسنِ اتفاق سے انھیں ایام میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی[2] ہندستان آئے ہوئے تھے۔ اپنی تعلیم و تربیت اور اُفتادِ طبع کے زیرِ اثر عبد السمیع اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حاجی صاحب نے اُن کے علم و تقویٰ سے متاثر ہو کر اُنھیں اپنے حلقۂ ارادت میں شامل کر لیا۔ روایت ہے کہ عبد السمیع صاحب

۱- حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی سوانح عمری میں جن مولانا خلیل الرحمٰن کا ذکر آتا ہے، وہ یہی صاحب ہیں۔ اُنھوں نے بعد کو علومِ اسلامیہ میں مہارت پیدا کر لی اور پھر ہجرت کر کے مکۂ معظمہ چلے گئے۔ وہاں حاجی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور اُن سے خلافت پائی۔ مکّہ ہی میں فوت ہوئے۔

۲- مولانا امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ دوشنبہ ۲۲ صفر ۱۲۳۳ھ (یکم جنوری ۱۸۱۸ء) نانوتہ (ضلع سہارن پور) میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد محمد امین العمری تھانوی تھے۔ مولانا امداد اللہ نے فارسی کی رسمی تعلیم کے بعد مولانا قلندر بخش جلال آبادی سے مثنوی مولانا روم پڑھی۔ پھر دلّی آئے اور شیخ نصیر الدین شافعی مجاہد کے دامن سے وابستہ ہو گئے اور اُن کے شہید ہو جانے کے بعد اوّلاً چندے تھانا بھون میں رہے، پھر شیخ نور محمد جھنجھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچ کر ان کی بیعت کر لی، اور اُن کے حکم کی تعمیل میں ارشاد و تلقین میں جٹ گئے۔ ۱۸۵۷ء کے ہنگامے میں بیش تر علما و صلحا نے مولانا امداد اللہ کو اپنا امیر منتخب کر لیا تھا۔ لیکن شاملی (ضلع مظفر نگر) کے معرکے میں دیسی فوج کو شکست کا منھ دیکھنا پڑا۔ مجبوراً اس کے بعد بیش تر علما روپوش ہو گئے اور کچھ اصحاب نے ملک سے ہجرت کرنے میں عافیت دیکھی۔ اُنھیں میں مولانا امداد اللہ بھی تھے۔ اُنھوں نے وطن سے نکل کر مکۂ مکرمہ میں سکونت اختیار کر لی۔ اسی سے صفت "مہاجر مکی" گویا اُن کے نام کا جزو بن گئی ہے۔ یہاں اُنھوں نے مجاہدات و عبادات سے وہ مقام حاصل کر لیا جس نے اُنھیں مرجعِ اصحابِ علم و یقین بنا دیا۔ علمائے عصر میں سے ایک بڑی تعداد نے اُن کی بیعت کر لی تھی۔ اُنھوں نے تصنیف و تالیف میں بھی اپنے آثار چھوڑے ہیں، لیکن یہ سب کے سب تصوف اور معرفت کے مضامین سے مملو ہیں۔ "ضیاء القلوب" فارسی میں اور "ارشادِ مرشد"، "گلزارِ معرفت"، "تحفۃ العشاق"، "جہادِ اکبر"، "غذائے روح"، "دردنامۂ غم ناک" وغیرہ اُردو نظم میں ہیں۔ چہار شنبہ ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۱۷ھ (۱۸ اکتوبر ۱۸۹۹ء) مکۂ معظمہ میں رحلت کی۔ قبرستان جنت المعلّٰی میں آسودۂ خوابِ ابدی ہیں۔ (نزہۃ الخواطر، ۸: ۷۰-۷۲)

نے حاجی صاحب موصوف کی بیعت قصبۂ جھنجھانا (ضلع مظفر نگر) میں اُسی درخت کے نیچے کی تھی، جہاں کسی زمانے میں خود حاجی صاحب نے اپنے پیرِ طریقت حضرت میاں نور محمد جھنجھانوی کی بیعت کی تھی۔ اس کے بعد حاجی صاحب نے اُنھیں خلافت سے بھی مشرف فرمایا۔

میرٹھ (یوپی) کے رؤسا میں شیخ اِلٰہی بخش (ف: ۲۱ مئی ۱۸۸۳ء) کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اُنھوں نے اپنی دولت رفاہِ عامہ کے کاموں کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ اُن کے اپنی کوئی اولاد نہیں تھی۔ اس پر اُنھوں نے اپنے چھوٹے بھائی حافظ عبدالکریم (ف: ۷ نومبر ۱۹۰۵ء) کے تینوں بیٹوں (غلام محی الدین، وحید الدین، بشیر الدین) کی تعلیم و تربیت اپنے ذمے لے لی۔ اُنھیں ان تینوں صاحب زادوں کے لیے ایک صاحب استعداد اور موزوں اُستاد کی ضرورت تھی۔ جب اُنھیں معلوم ہوا کہ مولوی عبدالسمیع بیدل فارغ ہیں، تو اُنھوں نے مولوی صاحب کو میرٹھ آنے کی دعوت دی، جو بیدل نے قبول کر لی۔ ان تینوں لڑکوں نے نہ صرف اُن سے فارسی، عربی اور دینیات کی تعلیم پائی، بل کہ بعد کو بیعت طریقت بھی کر لی۔

اِس سلسلے میں ایک لطیفہ پیش آیا، جس سے بیدل کے تقویٰ اور محتاط طبیعت کا مظاہرہ بھی ہوتا ہے:

بیدل کے تقرر پر یہ طے ہوا تھا کہ اُنھیں بارہ روپے مشاہرہ کے علاوہ رہنے کو مکان اور "روٹی" بھی دی جائے گی۔ چناں چہ کھانے کے وقت چپاتی اور مختلف قسم کے سالن خوان میں پیش ہوئے۔ آپ نے چپاتی اُٹھا لی اور اُسے پانی کے ساتھ نوش فرمالیا۔ خوان واپس پہنچا، تو باورچی نے تعجب کیا اور صورتِ حال حافظ عبدالکریم صاحب کے گوش گزار کر دی۔ حافظ صاحب نے خیال کیا کہ شاید کھانا مولوی صاحب کے پسند خاطر نہیں تھا، جس سے اُنھوں نے اسے واپس کر دیا۔ حافظ صاحب نے باورچی کو حکم دیا کہ آئندہ زیادہ پُرتکلف کھانا مولوی صاحب کے لیے پکایا جائے۔ حکم کی تعمیل ہوئی، لیکن خوان اب بھی جوں کا توں حسب سابق واپس آگیا۔ اس پر حافظ عبدالکریم نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کو کھانے میں جو چیز پسند

ہو، اُس کے پکانے کا حکم دے دیجیے۔ تو کہا کہ مجھے تو ہر ایک چیز پسند ہے، کھانا میری پسند اور ضرورت کے مطابق ہے۔ جب پوچھا گیا کہ آپ پھر صرف روٹی پر کیوں اِکتفا کرتے ہیں اور سالن واپس کر دیتے ہیں؟ تو کس سادگی سے جواب دیا کہ تقرری کے وقت تنخواہ میں صرف "روٹی" طے ہوئی تھی، سالن لینے کا میرا کوئی حق نہیں تھا، لہٰذا مَیں نے اس کے لینے سے اِجتناب کیا۔ اس پر حافظ عبدالکریم نے عرض کیا کہ "روٹی" میں چپاتی اور سالن دونوں شامل ہیں۔ اس کے بعد اُنھوں نے دونوں چیزیں قبول کر لیں۔

اُن کے اِستغنا کا یہ عالم تھا کہ باہر سے گراں قدر مشاہروں پر ملازمت کی دعوتیں آئیں، لیکن اُنھوں نے ہمیشہ اِنکار کر دیا، بل کہ روایت یہ ہے کہ ریاست ٹونک کی مدرسۂ عالیہ کی صدارت اور چار سو ماہانہ کی پیش کش کی بھی پروا نہ کی۔ حافظ عبدالکریم نے یہ سنا تو اُنھوں نے چاہا کہ آپ نقصان میں کیوں رہیں، آج سے ہماری طرف سے ۴۰۰ روپیہ ماہانہ قبول کر لیں، اُنھوں نے اِس سے بھی اِنکار کر دیا۔ اُنھوں نے اپنی زندگی کے آخری ۴۲ برس میرٹھ میں بسر کیے۔ یہیں منگل یکم محرم ۱۳۱۸ھ (یکم مئی ۱۹۰۰ء) کو رہ گرائے عالم بقا ہوئے۔ قبرستان حضرت مخدوم شاہ ولایت کے اِحاطے میں دفن ہوئے۔

اولادِ جسمانی میں صرف ایک صاحب زادے محمد میاں تھے، جنھوں نے دلّی جا کر حکیم عبدالمجید خان (خلفِ حکیم محمود خان) سے طب پڑھی اور میرٹھ واپس آ کر اپنا مطب قائم کیا۔ اُنھیں پہلوانی کا بھی شوق تھا، بڑے تن و توش کے خوش خوراک آدمی تھے۔ ۶ محرم ۱۳۵۹ھ (۱۴ فروری ۱۹۴۰ء) کو اِنتقال کیا، اپنے والد کے پہلو میں دفن ہوئے۔

شاعری کے آغاز میں بیدل بھی رسمی غزل کی طرف زیادہ متوجہ رہے، لیکن جوں جوں مذہب سے شغف بڑھتا گیا اور بالخصوص حاجی امداد اللہؒ سے بیعت کے بعد، نعت و منقبت سے زیادہ مزاولت رہنے لگی۔ ان کی مندرجہ ذیل ۱۲ مطبوعات کا پتا چل سکا ہے۔ جیسا کہ ان کے ناموں سے ظاہر ہے، بیش تر مذہبی موضوعات خاص کر نعت و مولود سے متعلق ہے۔ ۲ مناظرہ کے تحت آتی ہیں، اور ۷ نصاب سے متعلق ہیں:

۱ دافع الاوہام فی محفل خیر الانام — لکھنؤ: ۱۲۹۶ھ
۲ انوارِ ساطعہ دربیانِ مولود وفاتحہ — میرٹھ: ۱۳۰۲ھ
۳ راحت القلوب فی مولد المحبوب — دہلی: ۱۲۹۰ھ
۴ بہارِ جنت (میلاد شریف) — کان پور: ۱۳۱۰ھ
۵ سلسبیل فی مولد ہادی سبیل — میرٹھ: ۱۳۱۲ھ
۶ نورِ ایمان — میرٹھ: ۱۳۱۲ھ
۷ حمد باری ①
۸ طرازِ سخن (مجموعہ کلام) — میرٹھ: ۱۳۱۴ھ
۹ جوہر لطیف (نعتیہ مثنوی) — میرٹھ: ۱۳۲۷ھ
۱۰ فیضانِ قدسی فضائل آیۃ الکرسی — دہلی: ۱۹۲۷ء
۱۱ وسیلۂ مغفرت (مجموعۂ ادعیہ)
۱۲ مظہر الحق ----- ②

ان کا بیش تر منظوم کلام ان کی آخری ایام کی بے توجہی کے باعث ضائع ہوگیا۔ ان کے شاگرد خان بہادر شیخ بشیر الدین جن کی تعلیم و تربیت ہی بیدل کی نگرانی میں ہوئی تھی، بعد کو شعر بھی کہنے لگے تھے۔ وہ تسخیر تخلص کرتے اور اصلاح بھی بیدل سے لیتے تھے۔ انھوں نے جہاں تہاں سے کلام جمع کیا اور اسے طرازِ سخن کے عنوان سے شائع کر دیا۔ ۴۸ صفحات کا یہ مختصر کتابچہ پہلی مرتبہ محمود پریس، میرٹھ سے ۱۸۹۶ء میں شائع ہوا تھا۔ نمونے کے چند شعر ملاحظہ ہوں:

شرر افشاں ادھر لب ہیں، اُدھر آنسو برستے ہیں   تماشا جس طرح برسات میں ہو برق و باراں کا
نمودِ ذرہ بے خورشید کب ممکن ہے اے بیدل!   سبب حسن قدم ہے گرمیِ بازارِ امکاں کا

کیا کہوں جو خاکساری میں ہے اے بیدل! بہار   مل کے دانہ خاک میں کیا سبز و رعنا ہوگیا

مت خون پہ بیدل کی کمر باندھ، کہ وہ تو   اک طائرِ بے بال ہے سو بھی کوئی دم کا

کوئی حسرت نہیں نکلتی ہائے   مدعا کوئی بر نہیں آتا

شبنم کو رونا آتا ہے انجام دیکھ کر   غفلت سے مسکراتا ہے غنچہ گلاب کا
وحدت کی رمز کھل نہ سکے بے فنا ہوئے   دریا سے وصل ٹوٹ کے ہووے حباب کا

تھا ابھی وصل، پھر جو آنکھ کھلی   یار آغوش سے جدا دیکھا
دار فانی میں آدمی کیا ہے   بہتے پانی میں بلبلا دیکھا

کیا کہوں کس کس مصیبت سے چلا پیمانہ رات   چرخ نے گھیرا تھا چکر باندھ کر خم خانہ رات
کیا مصیبت میں کسی کا ساتھ دیتا ہے کوئی   دل کو سمجھے تھے یگانہ، ہو گیا بیگانہ رات

شمشیرِ الم دیکھ کے غش آئے ہے جن کو   یارب مجھے لائیں گے وہ کیوں کر تہِ خنجر

گر بلا وہ ہیں تو ہم بھی ہیں جفاکش، دیکھیں   پیچ و خم دیں گے ہمیں آپ کے گیسو کب تک؟

غم نہیں ہے کہ اضطراب نہیں   جان پر میری کیا عذاب نہیں

دل دیا حق نے وہ کہ ہے بے تاب   آنکھ وہ دی کہ جس کو خواب نہیں
یاں یہ نوبت کہ سانس گنتے ہیں   واں وہ غفلت کہ کچھ حساب نہیں
اپنے عاشق کی بے کلی مت پوچھ   دن کو آرام شب کو خواب نہیں
شعلہ رو تیری گرم خوئی سے   کون سا دل ہے جو کباب نہیں
مختصر ہے یہ حال بیدل کا   تن میں طاقت، جگر میں تاب نہیں

وہ آویں، نہ آویں مگر منتیں ہم   جو اپنی سی ہوتی ہے کر دیکھتے ہیں
وہ دیکھے نہ دیکھے، مگر ہم تو بیدل   اسی کو بس آٹھوں پہر دیکھتے ہیں

جب دوڑتے ہیں نفع کو، پاتے ہیں ضرر کو   تقدیر کھڑی ہنستی ہے تدبیرِ بشر کو
بیدل میں کبھی کوچۂ دل بر میں نہ جاتا   لایا مجھے میرا دل بے تاب ادھر کو

زہد کا زعم، نہ طاعت پہ ہے تکیہ ہم کو   کچھ خدا ہی کے کرم پر ہے بھروسا ہم کو

آ جانا دم کا زیست، نکل جانا موت ہے   ہر دم معاملہ ہے بقا و فنا کے ساتھ
دل کی عبث تلاش ہے، پہلو میں دل کہاں   بیدل! تمھارا دل تو گیا دِل رُبا کے ساتھ

نہ سہتے رہ کے گلشن میں، جفاے باغ باں لیکن   رگ گل کی محبت رشتہ بند پاے بلبل ہے

اے دل! تو ہی پھر بند قفس توڑ، تڑپ کر   وہ تو نہ کبھی حشر تک آزاد کریں گے

پھر دیدۂ تحقیق کو وحدت پہ نظر ہے   ہیں ذرہ و خورشید برابر کسی دن سے

نہ دل لگاؤ، یہ دلّی کے لوگ ہیں بیدل!   اب آگے مانو نہ مانو، یہ کہہ دیا ہم نے

انیس قدسیاں تھی ہائے اس عالم میں جاں میری   ہوئی مٹی خراب اس خاک میں آ کر کہاں میری

گلی، بازار، کوچے میں، جدھر جائیں، جہاں سنیے   وفا کا میری شہرہ ہے، تری بیداد کا غل ہے

کی شفا کی جو دُعا، اور ہوا درد نصیب   ہائے، میں کیا کہوں اللہ سے اور کیا ہو جائے

[حیاتِ بشیر: ۶۶_۸۲ (حاشیہ)، غالب اور عصر غالب: ۱۶۵_۱۷۶، اُردوے معلی، دلّی، شمارۂ اول: غالب نمبر ۱۹۶۰ء: ۱۰۹_۱۱۷] (تلامذۂ غالب: مالک رام، ص ۱۲۱ تا ۱۲۹، ادارۂ یادگارِ غالب، کراچی، سوم، ۲۰۰۸ء)

*****

① ادارہ کے ذخیرۂ کتب میں مطبع مجتبائی، دہلی، ۱۳۳۳ھ/ 1915ء کا مطبوعہ نسخہ موجود ہے۔ ۳۲ صفحات پر مشتمل یہ فن پارہ حمدیہ مثنوی ہونے کے ساتھ ساتھ مبتدی طلبہ کے لیے الفاظِ ضروریہ کا مختصر لغت بھی ہے۔ ادارہ کی جانب سے اس نادر الوجود شہ پارہ پر کام جاری ہے، ان شاء اللہ السمیع البصیر مناسب موقع پر اشاعت بہ رُوے کار لائی جائے گی۔ (ادارہ)

② بعض تذکرہ نویسوں نے رسالہ قَوْلُ النَّبِي فِي تَحْقِيقِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِي کا اضافہ کیا ہے۔ (ادارہ)

فہرس عنوان ہاے دیوان نورِ ایمان

✷ اِبتدا بہ فضائلِ بسم اللہ — ۵
✷ حمدِ خدا و عرضِ دُعا بہ توسّلِ مصطفیٰ — ۶
✷ نعتِ سید الکائنات و ذکرِ بعض معجزات — ۷
✷ نعتِ فارسی — ۹
✷ وقتِ ولادتِ مصطفیٰ موسمِ بہار کی دُھوم اور حور و ملائک کا ہجوم — ۹
✷ عروجِ مدارجِ مصطفیٰ محبوبِ خدا ﷺ — ۱۰
✷ کلام حسرت بار کاہنہ در رشکِ تزویجِ عبد اللہ با آمنہ — ۱۱
✷ دُنیا و ما فیہا ہمہ فانی ولا بقا — ۱۲
✷ مناجات غیر منقوط — ۱۲
✷ سخن در منازعِ عوم کوفہ شدن اصحابِ کرام ہنگام عازم بودن حسین علیہ السلام — ۱۳
✷ نعتِ مصطفیٰ و دُعاے فوزِ مدعا — ۱۳
✷ نعتِ فارسی — ۱۵
✷ ذکرِ جمال باکمال حضرت حبیب ذو الجلال ﷺ — ۱۶
✷ تنبیہات بر بخیلانِ تارک الزکوٰۃ — ۱۷
✷ اِستدعا از حضرت مجیب الدعا — ۱۷
✷ بیان معراج فوق السماء ذات الابراج — ۱۸
✷ محبوبِ خدا ﷺ کی محبت ایمان کی حجت ہے — ۱۹
✷ ظہورِ جملہ عالم از نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم — ۲۰

✱ فضائلِ نامِ پاک صاحبِ لولاک ﷺ ۲۰
✱ ردِ مطاعنِ منکرین درمحفلِ میلادِ سید المرسلین ﷺ ۲۱
✱ مبحثِ قیام وقتِ ذکرِ ولادت باسعادت علیٰ صاحبہا السلام ۲۲
✱ استحبابِ محفلِ میلادِ رسالت مآب ﷺ ۲۴
✱ استحسانِ محفلِ میلاد خیر العباد ﷺ ۲۵
✱ شرحِ بعض صفات سید الکائنات ﷺ ۲۷
✱ لذتِ روح وروان درذکرِ سید الانس والجان ﷺ ۲۸
✱ تنویرِ جان بہ وصفِ نورِ محمدی وقران ۲۹
✱ بیانِ عزت محبوبِ ربّ العزت ﷺ ۳۰
✱ دُنیا چند روز ۳۰
✱ نعتِ آں صاحب الجمال وتضرع بہ درگاہِ ذوالجلال ۳۱
✱ گل زار گشتن آتش برخلیل اللہ بہ برکاتِ نورِ رسول اللہ ﷺ ۳۲
✱ ذکرِ معراج صاحب اللواء والتاج ﷺ ۳۲
✱ عاشق کردگار رابہ دُنیا چہ کار ۳۳
✱ رجوع الی اللہ وترکِ ماسوی اللہ ۳۴
✱ شدائد العذاب فی یوم الحساب ۳۴
✱ حمایتِ عبداللہ ودیگر آباے کرام از آفات وآلام ۳۵
✱ ترغیب اُمت بر اتباعِ سُنّت وردِّ بدعتِ ضلالت ۳۶
✱ الوداع رمضان درموسمی کہ گرما شدید بود تحریر نمود ۳۷
✱ بہارِ باغِ دُنیا راخزان فنا درقفاست ۳۸
✱ فضائل درود برمحبوبِ حضرت ودود ﷺ ۳۹
✱ بیانِ فضائل قرآن ۳۹
✱ موت اور قبر کی ضیق میں کوئی رفیق نہیں ۴۰

✱ اِنشادِ بیدل اذاہ درفضائل حج بیت اللہ ۴۱
✱ توصیف ماہِ میلاد شریف ۴۲
✱ بیانِ اوّلیتِ نورِ خیر البریہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ ۴۲
✱ سلام مشتمل برحُلیۂ خیر الانام علیہ السلام ۴۴
✱ نعت شریف مشتمل برحُلیۂ لطیف ۴۴
✱ نعتِ فارسی ۴۶
✱ حمدِ ربّ العالمین ۴۷
✱ شرحِ راز ونیاز دراداے نماز ۴۷
✱ اِعلان فضائل رمضان ۴۸
✱ حکم تنزیہ بہ صائمان درماہِ رمضان ۵۰
✱ معائنۂ ظہورِ اسرارِ کامنہ درایامِ حمل جنابِ آمنہ ۵۱
✱ بالاجمال ذکرِ اکثر احوال آں صاحب الجمال ﷺ ۵۲
✱ اِستحسانِ محفلِ میلاد محبوبِ ربّ العباد ﷺ ۵۴
✱ منقبت حضرت مخدوم سید علاء الدین صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ ۵۵
✱ منقبت حضرت خواجہ معین الدین سنجری رحمۃ اللہ علیہ ۵۶
✱ فضائلِ صلوات برروحِ سید الموجودات ﷺ ۵۶
✱ عرضِ سلام درحضرتِ خیر الانام ﷺ ۵۷
✱ نعتِ سید الکائنات وعرضِ بعض حاجات ۵۸
✱ دیگر مکرر ۵۹
✱ ظہورِ خوارقِ علیہ درایامِ اِرضاعِ حلیمہ سعدیہ ۵۹
✱ لاالٰہ اِلااللہ ۶۰
✱ فضائل ذکرِ میلاد وماہِ میلاد حضرت خیر العباد ﷺ ۶۲

- ✷ وقائع میلادِ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ۶۲
- ✷ حضرت مصطفیٰ ﷺ درایامِ صبا مصروفِ لہو و تماشا نمی باشد ۶۳
- ✷ عرضِ سلام بہ جناب خیر الانام ﷺ ۶۳
- ✷ محبوبیتِ مصطفیٰ و ترغیب حبِ محبوب خدا ﷺ ۶۴
- ✷ گل فشانی خامۂ رنگیں نگار در عرضِ سلام و مدیح حضرت احمد مختار ﷺ ۶۵
- ✷ اشعاریست کہ ہنگامِ باریابی مدینہ منورہ تالیف کردم و خاص وقتِ حصولِ شرفِ زیارتِ روضۂ مقدسہ بہ موقفِ عرضِ حضور رسالت مآب در آوردم ۶۶
- ✷ فرمانِ مزوجِ الاشباح والارواح در تشریع سنّتِ نکاح ۶۷
- ✷ عشرتِ دنیائے دنی فنا شدنی ست ۶۸
- ✷ منقبت سیدنا الغوث الاعظم قدّس اللہ سرّہٗ الاکرم ۶۸
- ✷ سخن پُر حزن در شہادتِ امام حسن علیہ السلام ۷۰
- ✷ اشعارِ حسرت افزا در شہادتِ حسین شہید کربلا ۷۱
- ✷ تضرع و فریاد بہ درگاہِ رب العباد ۷۱
- ✷ دعائے عام جامع المرام کہ در اختتام مجالس عظام خواندہ می شود ۷۲
- ✷ ترجیع بند بر شعر دل بند شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ ۷۳
- ✷ ترجیع دیگر بہ طرزِ مسدس بر شعر سعدی اَنَارَ اللہُ قَبْرَہُ الْمُقَدَّس ۷۴
- ✷ کلام در اوصافِ حسنین علیہم السلام ۷۶
- ✷ تضمین بر سلام کہ مروج در خاص و عام است ۷۶
- ✷ مناجات بہ درگاہِ حضرت قاضی الحاجات ۷۷
- ✷ کبھی یہ اشعار بھی محافل میلادِ خیر الانام میں وقتِ قیام پڑھے جاتے ہیں ۷۸
- ✷ خاتمۃ الطبع ۸۰
- ✷ قطعۂ تاریخ از شیخ محمد رشید الدین احمد خلف شیخ وحید الدین رئیس اعظم میرٹھ ۸۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

عبد السمیع بیدل اور اللہ رسول کی صفات۔ وہی مثل ہی چھوٹا منہ بڑی بات اِس زبان کثیف کو اُس نام لطیف سے کیا مناسبت۔ خاک کو عالم پاک سے کیا نسبت۔ بھلا جسکا بال بال خطا و نسیان سے بھرا ہوا ہو اُس سے یہ پاک عمل سراسر صواب کیونکر ادا ہو۔ لیکن کیا کیجئے چین نہیں پڑتا کہ یہ نام نہ لیجئے۔ کبھی دل اور زبان کو اِس نام سے تجلّی دیا جاتا ہی کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور کبھی روح روانکو اِس نام سے تازہ کیا جاتا ہی کہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ ہر پھیر کے یہی دو نام انہی دو کی اطاعت سے اہل ایمان کا حسن انجام وَمَنْ یُّطِعِ اللہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ؁ اور مجالس خیر میں جو اتفاق حاضری ہوتا ہی۔ وہاں بھی یہی ہوتا ہی کسینے فرمایش کی کہ محبین کو حبیب رب العالمین کا ذکر شیرین سنا دو۔ کسینے خواہش کی کہ ترک معاصی و قطع علائق دنیا کی نسبت فرمان الٰہی پہنچا دو۔

؁ اور جسنے اطاعت کی اسکی اور اسکے رسول کی وہ پہنچا بڑی مراد کو ۱۲

اگرچہ نہ وہ میری لیاقت نہ یہ میرا منصب۔ مگر بمقتضای المامور معذور دونو کام کئے جاتے ہین کہ الامر فوق الادب۔ باقی رہا شعر و سخن اور شاعری کا فن نہ مجکو شاعریت کا دعوٰی ہے۔ نہ شاعرانہ تخیلات اپنا شیوہ۔ ہان سن بارہ سو ستر ۱۲۷۰ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین جو بارادہ کسب علوم دینی شہر جہان آسای رحمت افزای دہلی مین جانا ہوا۔ حضرت مولنا و مولی العالمین مفتی صدر الدین رفع اللہ روحہ الی علیین و دیگر اکابر علماء دین سے درس علوم معقول و منقول شروع کیا۔ اُن ایام مین باقتضای عنفوان شباب دلمین یہ بھی ایک موج آئی۔ کہ جناب نواب نجم الدولہ دبیر الملک اسد اللہ خان غالب عرف مرزا نوشہ دہلوی سے شعر مین اصلاح لینی ٹھیرائی۔ تب البتہ عاشقی و معشوقی کے مضامین مروجہ رسمیہ ابناء زمان کی طرز پر لکھتا تھا لیکن اُن مضامین پر دلدادہ و فریفتہ نتھا۔ اسیوجہ سے انکو بحفاظت تمام لکھہ لکھہ کر محفوظ رکھتا نتھا۔ چنانچہ اکثر غزلین اُن وقتونکی لکھی ہوئی ایسی منتشر ہوگئین کہ اُنکا کہین پتا نہین۔ مگر ایک قدردان سخن نے اُن مین سے کچھ اشعار بمشقت فراہم کئے ہین۔ اور شاید طبع کرانیکے درپے ہین۔ الحاصل اُس طرز پر شعر گوئی کوئی دن ہوئے۔ پھر یہ بات دلمین متمکن ہوئی۔ کہ اب سے اگر احیانًا کبھی شعر گوئی کا خیال آیا کرے۔ تو اپنا اندیشہ مضامین زلف و سنبل مین پیچتاب نکھایا کرے۔ بلکہ اشعار مین یا حمد و نعت کا رنگ ہو۔ یا امور دینیہ مین ناصحانہ ڈھنگ ہو۔ چنانچہ متفرق کبھی کبھی اوقات فرصت مین لکھنے سے اسقدر سرمایہ قلیل فراہم ہوا ہجوم امراض و وفور اشغال سے مہلت کم ملی اسلئے لکھنا کم ہوا۔ ناظرین کو اس کتاب کے حواشی کا بھی پڑھنا ضرور ہے۔ کیونکہ بعض مواقع مین دلائل کی تشریح اور

بعض مقامات مین اسناد احادیث و مسائل کی توضیح مسطور ہے۔ اور جو مضمون اکثر عام طور پر مشہور و مروج دیکھا گیا اسپر حاشیہ نہین لکھا گیا۔ اب حضرت مجیب الدعوات سے بجاہ سید الکائنات دعا یہ ہے کہ یہ ہدیہ گو قلیل ہے مگر محض اُسکے لطف جمیل اور فضل جزیل سے قبول ہو۔ اور اُسکی امداد سے یہ مجموعہ گلدستہ مجالس ذکر اللہ و ذکر الرسول ہو۔ اور جبتک اپنی حیات ہو۔ امداد الٰہی کا کرشمہ اپنے ساتھ ہو۔ پھر روز قیامت صحیفہ اعمال دست یمین مین ملے اور مین پکارون هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ [۱] اور حضرت احکم الحاکمین کے فرمان واجب الاذعان سے بہشت ابدی مین مقیم ہون۔ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ [۲] اور لذائذ روحانی کے خوانون پر اذن پاؤن كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ [۳] اور تجلیات جمال حضرت ذوالجلال سے حسب فحواے وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ [۴] مینے اس مجموعہ کا نام نور ایمان رکھا خداوندا جو اسکو پڑھین اُن کو تجلی ایمان سے پر نور کیجو۔ اور اُنکے دل حصول مقاصد سے مسرور کیجو۔ یا سمیع الدعا تیرے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت مین آیا ہے کہ اللہ کریم کی جناب مین جو سائل ہاتھہ دعا کے لئے اوٹھاتا ہے۔ اُسکا ہاتھہ موہبت غیبی سے خالی نہین جاتا ہے۔

۱؎ سورہ حاقہ پارہ تبارک الذی مین ہے کہ جب مسلمان تابع فرمان کو نامہ اعمال دہنے ہاتھہ مین ملیگا تب وہ خوش ہوکر حاضرین عرصات کو اپنا نامہ اعمال دکھائیگا اور کہیگا هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ یعنی اے حاضرین لو پڑھو میری کتاب ۱۲

۲؎ بہشت بلند مین جسکے میوے جھک رہے ہین ۱۲

۳؎ جنت مین اصحاب الیمین کو یہ حکم دیا جائیگا كُلُوا وَاشْرَبُوا الخ یعنی کھاؤ اور پیو خوشگوار اُسکے بدلے مین جو کہ تمنے بھیجا ہے پہلے دنون مین یعنی جو اعمال صالحہ دنیا مین کئے ہین ۱۲

۴؎ کتنے مونھہ اُسدن ترو تازہ ہونگے اپنے رب کیطرف دیکھتے ۱۲

الٰہی یہ بشارت حدیث میری کامیابی کا وسیلہ کیجیو حبیبؐ دامان دعا آلی مدعا سے بھر دیجیو۔ آمین آمین آمین یارب العالمین۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ ونور عرشہ محمد والہ واصحابہ واولیاء امتہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گویم اول حمد رب ذوالجلال
بعد ازان خوانم درود با صفا
نور او اول نقاب از رخ کشید
ہر کہ دارد اشتیاق ذکر او

آن قدیم لم یزل ہم لایزال
بہر ترویج جناب مصطفےٰ
جملہ عالم بعد ازان آمد پدید
جو بیدا ز بیدل مذاق ذکر او

ابتدا بہ فضائل بسم اللہ

ہر عمل مین بندگان با خدا
نوح نے چاہی جو کشتی کی نجات
دیکھو بسم اللہ کو قرآن مین
اور قلم نے لوح پر روز ازل
روضہ جنت مین بسم اللہ سے[1]
جو پڑھیگا دل سے بسم اللہ کو

کرتے بسم اللہ سے ہین ابتدا
پہلے بسم اللہ مجریہا کہا
پہلا کلمہ ہے کلام اللہ کا
لفظ بسم اللہ تھا اول لکھا
بہ رہی ہین چار نہرین جا بجا
چارون نہرون مین وہ حصہ پائیگا

سلہ۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج مین دیکھا کہ جنت کی چارون نہرین بسم اللہ سے جاری ہین پانی کی نہر میم بسم اللہ سے اور دودھ کی نہر ہ اللہ سے اور شراب طہور کی نہر میم رحمٰن سے اور شہد کی نہر میم رحیم سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے محمد جو کوئی مجھکو ان اسماء سے یاد کریگا مین اسکو ان چارون نہرون کی چیزین پلاؤنگا یہ پوری روایت جسکو دیکھنی ہو تفسیر روح البیان مین دیکھے۔ ۱۲

جو کرے تعظیم بسم اللہ کی
لینگے اونیس[1] حرف بسم اللہ کے
مرتے دم اور قبر مین پھر حشر مین
کھولے لاکھون قفل بسم اللہ نے
ورد بسم اللہ کر دیتا ہے دور
صدق دل سے لکھکے بسم اللہ کو
کھانے اور پینے مین بسم اللہ پڑھ
بای الصاقی[2] بسم اللہ سے

ہوگا صد یقین مین روز جزا
نار کے اونیس فرشتو نسے بچا
کام بسم اللہ دیگی جا بجا
دی ہکو نجی حق نے کیا مشکلکشا
ہر مرض ہر درد ہر غم ہر بلا
مانگ ہر حاجت کریگا حق روا
پائیگا تو برکت و نور و صفا
جو ہوا ملصق وہ واصل ہوگیا

لکھی بیدل شرح بسم اللہ خوب
تجھسے راضی ہو خدا اور مصطفےٰ

حمد خدا و عرض دعا بتوسل مصطفےٰ

ہی دل معبود مطلق مین جو ہنگام قلم میرا
الٰہی مرتے دم جائے بدل عشرت سے غم میرا
کریگا مدح سے کب خامہ ندرت رقم میرا

تو سجدہ کرکے ہر ہر کلمہ لکھتا ہی قلم میرا
ترا جلوہ ہو آنکھون مین جب آنکھون مین ہو دم میرا
جفا سے کوئی ظالم سر بھی کر دے گر قلم میرا

سلہ یہ اونیس حرف نکا لطیفہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر اونیس موکل سردار کئے ہین ان مین کا ایک ایک فرشتہ ستر ہزار آدمی کو ہاتھ کی ہتیلی مین رکھکر جہان چاہے پھینکدے پس جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم صدق دل سے ورد کریگا دوزخ کے اونیس سردارونکی گرفت سے محفوظ رہیگا ۱۲

سلہ بندہ کمال درجہ کثافت مین واقع ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نہایت درجہ پاک ہے پھر مین تو کیونکر اسکا طریقہ یہ رکھا گیا کہ بندہ اسکے اسماء پاک سے لپٹ جائے شدت سے اتصال کرے تب ملجائیگا یہ اشارہ بای بسم اللہ مین ہے کہ لفظ با موضوع حقیقت الصاق کیلئے ہے باقی معانی مین مجازاً مستعمل ہے ۱۲

خیالات دو عالم نفی لا سے محو کرتا ہون
نہ شکل غیر سے بنجائے دل بیت الصنم میرا

موحد ہون محب مصطفےٰ ہون اہل سنت ہون
مرا ہادی محمد ہے وہ شاہ ذی حشم میرا

نہین اہل حسد کے رد و کد سے کچھ ضرر مجھکو
عقیدہ کرچکے تسلیم جب اہل حرم میرا

مرے شعر و سخن مین نام اللہ او نبی کا ہے
یہ سکہ کیون نہ رائج ہو عرب سے تا عجم میرا

خدا کی راہ مین مٹنے سے ہوتی ہے بقا حاصل
ہوا آخر لقا باللہ مٹ مٹ کر عدم میرا

پھریرا میرے نیزہ پر ہے نصر من اللہ کا
صف اعدا مین اونچا کھیلوے مولیٰ علم میرا

ہے چلتا الٰہی مرے تا دم تک تیری طاعت مین
قدم میرا قلم میرا درم میرا یہ دم میرا

قدم سست اور کٹھن منزل ہے مولیٰ دستگیری کر
رہا جاتا ہے تن گر گر کے جون نقش قدم میرا

ڈرا کر شعلۂ دوزخ سے مت آنکھین دکھا زاہد
خدا بھی تو نے دیکھا ہے وہ رب ذی الکرم میرا

خدا رسوا نہین کرتا خطائین مجھسے ہوتی ہین
وہ ہے فضل و کرم اسکا یہ ہے جور و ستم میرا

بچائین کاش محشر مین یہ کہکر مصطفےٰ مجھکو
یہ بیدل ہے غلام خاص بے دام و درم میرا

نعت سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم و ذکر بعض معجزات

لکھون گر وصف شیرین لعل لبہای پیمبر کا
لپٹ جاتی زبان خامہ کو کف تشنہ مسطر کا

ترے آگے فریدون کیا ہے کیا رتبہ سکندر کا
تو حاکم ہے زمین کا آسمان کا بحر کا بر کا

تری انگلی اوٹھی اور ہو گیا مہتاب دو ٹکڑے
زبان تیری ہلی اور آفتاب اولٹے قدم سر کا

بنا دندان و چشم و خط و لب سے کیا ہے گلدستہ
سمن کا نرگس شہلا کا ریحان کا گل تر کا

بنی عالم مین یون ہے جیسے مصدر اپنی گردانین
جدا بھی سب سے شامل بھی ہے سب مین لفظ مصدر کا

نہ ہوتا خاک کے مرکز مین گر وہ کعبۂ خوبی
فلک کیون طوف کرتا رات دن خاک مکدر کا

نتھا منظور حق کو انکے ہمتا کا نظر آنا
کیا پیدا نہ سایا بھی قد رشک صنوبر کا

اونہی کا پرتو ہے ہر طرف ہر دل مین ہر جا مین
چراغ ماہ سے ہو چاندنا جسطرح ہر گھر کا

کلام نو تو اس شیرین سخن کا قسم اول ہے
دو بارہ بات مین بھی ہے مزہ قند مکرر کا

در دولت سرا اس رشک خور کے آئنے جائیے
مقام اکجا ہوا ہے باختر[١] کا اور خاور کا

گلاب اور کیوڑی کی بو ہے گر اسکے پسینہ مین
ہے کاکل عطر مجموعہ سراسر مشک و عنبر کا

ترے گیسو سے اسپر بھی لپٹ اک چل گئی ہوگی
کہ ہے بازار گرم ابتک شمیم مشک اذفر کا

پیمبر جتنے ہو گذرے ہین سبکا تو ہی خاتم ہے
وہ سب کے سب ہین ماضی اور تو مصداق مصدر کا

لعاب جانفزا ڈالا تو چاہ شور کا پانی
یہ شیرین بنگیا شربت ہے گویا شہد و شکر کا

پکارا العطش لشکر تو پھر دست مبارک مین
یہ جوشش تھی کہ ہر انگلی بنی فوارہ کوثر کا

تری جو نعت لکھی پہلے لازم ہے کہ لے آوے
سیاہی چشم غلمان کی قلم جبریل کے پر کا

زمین اک امن گستر وہ ہے شاہا ترے آگے
ہے زنبیل فلک اک کاسہ تیرے سائل در کا

کبھی سورج نکلتا ہے کبھی چاند آچمکتا ہے
دکھا دین آپ بھی یکدم جلوہ روی انور کا

معاصی کیا گنون اپنی یہ غم ناگفتہ بہتر ہے
زبان تھک جائے چھیڑون ذکر گر تر سے کتر کا

وہ تر دامن ہون گر دامن ذرا اپنا نچوڑا جائے
تو ہر قطرہ مین طوفان موجزن ہو سو سمندر کا

مگر تو ہے جو کشتیبان تو خوش ہون کچھ نہین ہے غم
نہ فکر بادبان مجھکو نہ مجھکو غم ہے لنگر کا

سیہ دل ہون تو ہو کیا ہے رنگ الفت کا عطا مجھکو
طفیل پارس آہن کو بھی رنگ آجاتی ہے زر کا

کہان جھکا پھرے بیدل نوازش کیجئے شاہا
کہ یہ بیچارہ مسکین گدا ہے آپکے در کا

[١] باختر بمعنی مغرب و خاور بمعنی مشرق ١٢

[٢] زمین اور آسمان سب کا وجود نور محمدی سے منشعب ہوا تو گویا سب سائل ہین فیضان محمدی کے ١٢

نعت فارسی

ای بندہ سر خم کن فرمان محمد را
شو گوی صفت تابع چوگان محمد را

او مرہم داغ دل سرسبزی باغ دل
کردند چراغ دل ایمان محمد را

گلزار دو عالم شد چون منشعب از نورش
در ہر گل و برگے بین الوان محمد را

چون سر احد ظاہر از خلقت احمد شد
عرفان الہی دان عرفان محمد را

رنگ چمن ہستی شد جلوہ گر از نورش
ای دیدہ تماشا کن بستان محمد را

مہتاب از و تابان خورشید از و رخشان
دیدم ہمہ جا نورے تابان محمد را

گر تا بہ ابد پرد شہباز خیال خلق
ہرگز نرسد بام ایوان محمد را

حق محرم راز او و محرم راز حق
داند چہ کسی راز پنہان محمد را

کنہ وصف احمد در شعر و غزل ناید
در وصف محمد خوان قرآن محمد را

مزمل و ہم طہٰ مدثر و ہم یٰسین
تفسیر بود شان ذیشان محمد را

یکجان من مسکین باشد چہ نثار او
جان دو جہان قربان یکجان محمد را

او چارہ نمای ما زو جملہ دوای ما
حق کرد شفای ما درمان محمد را

بیدل چو ہمی خواہی در ظل خدا بودن
برگیر بفرق خود دامان محمد را

وقت ولادت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم موسم بہار کی دھوم اور حور و ملائک کا ہجوم

ربیع الاول آیا شہرہ ہی میلاد احمد کا
ہوا اقطار عالم مین نزول انوار احمد کا

روایت ہے کہ تھی فصل بہارین گلفشان اُسدم
قدم جب گلشن ہستی مین آیا اُس سہی قد کا

گھٹا چارون طرف چھائی نسیم جانفزا آئی
کھلا با فر و زیبائی چمن عیش مخلد کا

ہوئی پھر سبز پوشاک سبزان گلشن کی
ملا ہے خلعہ گل کو دیبائے مورد کا

لے گلابی ۱۲

کھڑا ہی گر لب جو نخل گل بلقیس کی صورت
حباب جو ہی نقشہ گنبد صرح ممرد کا

پھنسا جاتا ہی دل امواج دریا کی لطافت مین
شکن لہرونکا گویا جال ہی زلف مجعد کا

ہر ایک گل دفتر عرفان بنا عارف کی نظرون مین
ہر ایک غنچہ مقفل درج ہی اسرار سرمد کا

ہوا سے کچھ تو لہرایا طرب کا جوش کچھ آیا
لچک جاتا ہی قد تن کی شمشاد سہی قد کا

بہار سبزہ و گل سے خجل لعل و زمرد مین
اُوڑا جاتا ہی رخ سے رنگ یاقوت و زبرجد کا

برنگ سبزہ اوگتی ہین زمین سے تار نظارہ
سُنا ہی غل جو اُس منظور حق کے آمد آمد کا

عیان ہی شاخہای نرگس و گلہای نرگس سے
عیون منتظر[۱] کا رنگ اور اعناق ممتد کا

نشاخین گل مذاہب کی قلم ہو جائنگی ایک ایک
نہال شرع مثبت ہوگا گلہای مجدد کا

چھپا اصلاب مین جلوہ تھا جسکا عہد آدم سے
ہی بطن آمنہ سے اب ظہور اُس نسترن خد کا

کھڑے ہین سطرف جبریل[۲] ادہر حاضر مین میکائیل
پرستاری مین حورین رکھتے ہین شیوہ شاہد کا

فرشتے ملتجی ہین اظہر اظہر یا رسول اللہ
یہ خواہش ہے کہ اے مولی دکھا جلوہ محمد کا

فرشتون نے تو اظہر کہکے دیکھا تب ظہور اُسدم
الہی ہمکو بھی جلوہ دکھا اُس نور سرمد کا

وہ کیا دل ہی نہو جس دلمین عشق مصطفےٰ بیدل
وہ آنکھین کیا نہو جن کو مزہ دیدار احمد کا

عروج مدارج مصطفےٰ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم

قدر دان رب العلےٰ ہی آپ کا
عرش فرش پا کیا ہی آپ کا

۱ عیون منتظر یعنی چشمہای نگران و اعناق ممتد یعنی گردن ہای دراز انتظار کے وقت قاعدہ ہی گردن بڑھا بڑھا کر دیکھتے ہین تو گویا شاخہای نرگس چشم گلہائے نرگس سے حضور کی تشریف آوری کو منتظرانہ ہر طرف دیکھ رہی ہین - ۱۲ ۱۲

۲ جبریل و میکائیل کا حاضر ہونا کتاب شرف الانام مین ہے اور یہ تصنیف ہی احمد بن علامہ قاسم بخاری کی جو صاحب صحیح بخاری کی نسل مین ہین اور حورون کا حاضر ہونا اکثر کتب مین ہے اور اظہر اظہر کہنا فرشتے کا ابن جوزی کے مولد مین ہی اور روایت بالمعنی ابن حجر کے مولد مین بھی ہے - ۱۲

دو قدم مین جو کرے کونین طے　　وہ براقِ برق پا ہی آپ کا
آپ کی مسند ہی تختِ اجتبا　　خاص تاجِ اصطفا ہی آپ کا
ہی مدد حسنِ قدم کی دمبدم　　ہر دم اک جلوہ نیا ہی آپ کا
کیون نہ عالم کو محبت مستے ہو　　نام محبوبِ خدا ہی آپ کا
حور و غلمان آدم و جن و ملک　　سب مین چرچا جابجا ہی آپ کا
پھرتے ہونگے بخشواتے خلق کو　　یہ قیامت مین پتا ہی آپ کا
قلب مردہ کو جلا دیجے مرے　　زندہ کرنا معجزا ہی آپ کا
آب و گل جسدن ہوا میرا خمیر　　عشق طینت مین گندھا ہی آپ کا
اِس گدا پر کیجے للہ اک نظر　　یہ جو بیدل مبتلا ہی آپ کا

کلامِ حسرت بار کاہنہ در رشکِ تزویجِ عبد اللہ با آمنہ

گیا اے ماہِ تابان تو کدھر تھا　　وہ جلوہ اب نہین جو پیشتر تھا
بتا وہ نورِ ربانی کدھر ہے　　جو پیشانی مین تیرے جلوہ گر تھا
کہان وہ چاند پہنچا جسکے غم مین　　کتان کی طرح چاک اپنا جگر تھا
نہ تھی کچھ وصل کی تیرے تمنا　　مرا دل مبتلا اُس نور پر تھا

۱؎ انس بن مالک نے کہا یا رسول اللہ آپ میری شفاعت کیجے گا فرمایا کرونگا انشاء اللہ تعالیٰ عرض کی کہ آپکو کہان ڈھونڈھوں فرمایا صراط پر عرض کی اگر وہان نہ پاؤن فرمایا میزان پر عرض کی اگر وہان بھی نہ پاؤن فرمایا حوض پر مین ان تین موقع سے الگ نہ ہونگا۔ ترجمۃ المجالس باب الخوف ۱۲ ؎

۲؎ یہ وہ قصہ ہے جسکو ابو نعیم اور ابن عساکر وغیرہ محدثین نے روایت کیا ہے کہ ایک عورت نے حضرت عبد اللہ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا وہ اُسکے کہنے مین نہ آئی چلی گئی جناب آمنہ سے اُنکا نکاح ہوا اور نور محمدی جناب عبد اللہ سے جدا ہو کر بطن آمنہ مین سپرد ہوا تب وہ واپس اُس عورت کے پاس آئے اُسوقت اُس عورت نے اعراض کیا کہ میری غرض اُس نور کا لینا تھا اُسوقت اے ماہِ تابان تو کہان چلا گیا تھا ۱۲۔

حسین مہ لقا تو بھی ہے لیکن　　مرا مطلوب وہ رشکِ قمر تھا
مجھے اُس زلف و رخسے ہووی نسبت　　یہی نالہ میرا شام و سحر تھا
ہما ہاتھون مین آیا پھر گیا چھوٹ　　یہ کیسا جذبۂ دل بے اثر تھا
مقدر مین تھا بی بی آمنہ کے　　مری قسمت مین کب یہ گنجِ زر تھا
عبث اُس کاہنہ کا غم تھا بیدل　　ہوا وہ حق کو جو مدِ نظر تھا

دُنیا و ما فیہا ہمہ فانی و لا بقا

باغِ دنیا مین آکے کیا دیکھا　　چلتا بس اک رہ فنا دیکھا
ابھی پھولا پھلا کترا تھا چمن　　ابھی سب پھول پھل گرا دیکھا
تھا ابھی وصل پھر جو آنکھ کھلی　　یار آغوش سے جدا دیکھا
دن ہوا رات صبح شام ہوئی　　یہ زمانہ کا ماجرا دیکھا
دل مین بیٹھی جو ضربِ اِلّا اللہ　　کُل جہان زیرِ نفی لا دیکھا
دارِ فانی مین آدمی کیا ہے　　بہتے پانی مین بلبلا دیکھا
جب پڑھا کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ　　سب کو نابود و لا بقا دیکھا
ذی نفس جو ہین اُن کو مثلِ نفس　　ادھر آیا اُدھر گیا دیکھا
دیکھے دنیا مین خستہ دل لاکھون　　پر نہ بیدل سا مبتلا دیکھا

مناجات غیر منقوط

کو دو دل کو مال و درہم داورا　　صد گرہ در کار دارم داورا
آدم در ورطۂ ہم و غم داورا　　ساحلم در دہ کہ مردم داورا
آہ وا درد اسموم دہر کرد　　موسم آرام در ہم داورا

عسر کارم را مدہ الحاح کس
راح روح آور کرا در کام دل
لحہ لحہ درد وہر دم آہ گرم
کرد دل را آدر دمعدم ہلاک

داردر عالم مکرم داورا
کرد ہر دم در گلو سم داورا
گم رہ آرام کردم داورا
اکرم اللہم وارحم داورا

[illegible]

سخن در منع عزم کوفہ شدن اصحاب کرام ہنگام عازم بودن حسین علیہ السلام

سب نے کی عرض کہ شہزادۂ حیدر مت جا
صدمے وان پہونچے علی اور حسن کو کیا کیا
حق نما آئینہ ہے جو رخ تیرا اندھے ہین وہی
سنگ باران سے بچا جام بلورین اپنا
گل شاداب بنی اپنے چمن سے نہ نکل
چلتے ہین صرصر آفات کے سنظلم جہو نکے
بو سعید ابن عمر جابر و ابن عباس

ای حسین ابن علی سبط پیمبر مت جا
جانا کوفہ کا تو ہرگز نہین بہتر مت جا
لیکے اندھون مین یہ آئینہ سکندر مت جا
ایسے لوگو نمین جو پتھر سے ہین بدتر مت جا
نازنین پھول ہی تو کانٹون کے اندر مت جا
شمع رو قلعۂ فانوس سے باہر مت جا
تھا یہی کلمہ سب اصحاب کے لب پر مت جا

بیدل اُس شاہ کو مقتل مین قضا لے ہی گئی
کہتے سب رہ گئے اَی دین کے سرور مت جا

نعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و دعای فوز مدعا

کسکو یہہ رتبہ ہے یا احمد مختار نصیب
دل وہ پایا کہ ہوی وحی کے اسرار نصیب

عرش پر کسکے قدم کو ہوئی رفتار نصیب
آنکھ وہ جس سے خدا کا ہوا دیدار نصیب

آپ کے در پہ ہوا یکبار اگر بار نصیب
ہمکلامی ہو مجھے اُنسے یہ تقدیر کہان
خواب مین گر وہ جمال آے نظر تو جانون
افق غیب سے طالع نہوا بدر مراد
رحم فرمائیے یا شاہ بنی الرحمہ
آپکے صدقہ مین ای فاتح باب الجنہ
کب وہ دن ہوگا الہی کہ بجھیگی یہ عطش
حُب احمد مین ہوی میرے ہزارون دشمن
کیا ہوا ایک معین موسیٰ کا عصا ایک ہی تھا
شکرین لب کے مناقب مین شکر ریز مین لب
نیشکر کا ہی گمان اپنے نئے خامہ پر
کسطرح دون تجھے دندان بنی سے تشبیہ
چاند کس مونہہ سے ہو اُس رخ کا مقابل کہ اُسے
شمس کچھ ہوتا شبیہ آپ کا ہوتے جو اُسے
یہ بنی ہمکو ملے یا کہ ید قدرت سے
نکر گیا وہ کبھی سایۂ طوبیٰ کو پسند

میری تقدیر پہ قربان ہو سو بار نصیب
بدلے گفتار کے ہے حسرت گفتار نصیب
جاگ اُٹھا میرا مقدر ہوی بیدار نصیب
اے مرے طالع بد میرے سیکار نصیب
درد پر درد ہین آزار پر آزار نصیب
ہو مجھے جنت فردوس کا گلزار نصیب
ہو مجھے بھر بھر کے مجھے ساغر سرشار نصیب
سچ ہی ہوتا نہین گل بے خلش خار نصیب
کیسا کید سحرہ[1] کو کیا ادبار نصیب
یارب اس قند مکرر کا ہو تکرار نصیب
ہو رہے ہین جو مضامین شکر بار نصیب
کچھ تو ہو تجھمین جلا اے در شہوار نصیب
صاف بیداغ نہین صفحۂ رخسار نصیب
زلف و چشم سیہ و ابروئے خمدار نصیب
ڈھلکے سانچے مین ہوی رحمت غفار نصیب
ہو پیمبر کا جسے سایۂ دیوار نصیب

[1] سحرہ بفتحات ثلثہ جادوگرون کو کہتے ہین جمع ساحر جب فرعون کے جادوگرون نے ایک میدان میل بھر چوڑے اور میل بھر لمبے مین شعبدہ اور نیرنگ سازی سے تمام سانپ ہی سانپ پھیلا دیے تب حضرت موسیٰ نے اپنا عصای مبارک چھوڑ دیا وہ ایک بڑا سانپ بن گیا اور اُس نے مونہہ کھولا تو اتنی بانہہ چوڑا تھا اُس مونہہ مین سب سانپونکو نگل گیا یہ قصہ بتفصیل مفسرون نے سورۂ اعراف مین لکھا ہے۔ ١٢

انبیا اور رسل تحت لوا ہون جن کے
ایسے ہوتے ہین کہین قافلہ سالار نصیب

کبک دیکھے بہت اور سرو خرامان لاکھون
پر نہ وہ قامت موزون نہ وہ رفتار نصیب

موم ہوجاتے ہین پتھر بھی قدم کے نیچے
کسکی رفتار مین ہوتے ہین یہ آثار نصیب

اُس کو اکسیر گنو کحل جواہر سمجھو
خاک پا اُنکے جو ہوا ولی الابصار نصیب

روی پر نور نبی کا ہون ثناخوان بیدل
گور تاریک مین ہونگے مجھے انوار نصیب

نعت فارسی

مصطفے را عز و شان دیگرست
شان اورا قدردان دیگرست

پیکرش نبود ہمین چار اخشیج
گوہر پاکش ز کان دیگرست

حسن خوبش را مگیر از گل قیاس
کین بہار از گلستان دیگرست

واصفش جبریل و بلبل محو گل
ہر یکے را مدح خوان دیگرست

جائے موسیٰ طور و جایش فوق عرش
ہر مکینے را مکان دیگرست

سایہ ہر سرو چمن دارد مگر
سرو قدش کز جہان دیگرست

میم احمد را گرہ نتوان کشود
کین معما داستان دیگرست

طرفہ قوسین اندرین دو ابروش
قاب قوسینش کمان دیگرست

بین قران طرفہ در زلف و رخش
اے منجم این قران دیگرست

درد عشقش برنتابد ہر کسے
محو این غم جانفشان دیگرست

مدعی تا کے فغان بے اثر
سوزش دل را دخان دیگرست

بو الفضولان را درین وادی چہ کار
کین سفر را کاروان دیگرست

پیش جالینوس و افلاطون مرو
داروے دل را دکان دیگرست

دم ز مدح روے رنگین میزنم
حرف حرفم بوستان دیگرست

مدح پاکش باید از بیدل شنید
کین غزلخوان را بیان دیگرست

ذکر جمال باکمال حضرت حبیب صلے اللہ علیہ وسلم ذو الجلال

دیکھین صد ہا ہزار ہا صورت
پر کہان شکل مصطفے صورت

تکتے ہین اُن کے انبیا صورت
اور دیکھے ہی[1] خود خدا صورت

نہ بنا ایسا نقشہ[2] اور نہ بنے
لاکھون لکھ لکھ کے دین مٹا صورت

نسبت اُس رخ سے ذرہ بھر بھی نہین
چاند سورج سے لو ملا صورت

ایک سے ایک کو تجمل ہے
نور معنی و پر ضیا صورت

کھولا زلفون نے عقدہ واللیل
کرتی ہے شرح والضحیٰ صورت

دیکھا احمد کو اور احد پایا
سوی معنی ہے رہنما صورت

قدرتی حسن کی سی آن کہان
خوبرو[3] گرچہ لین بنا صورت

اُن لبون سے ملا نہ آبحیات
اپنے جینے کی کیجیے کیا صورت

تو نے سب کچھ دکھایا ای مولے
مصطفے کی بھی دی دکھا صورت

دل یہی چاہتا ہے اے بیدل
دلمین رکھیئے یہ دلربا صورت

[1] سورہ طور کے آخر مین اللہ تعالے نے فرمایا فَاِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا شاہ عبد القادر نے اسکا ترجمہ لکھا ہے۔ (تو ہماری آنکھون کے سامنے ہے) اور اُن کے والد شاہ ولی اللہ نے ترجمہ فارسی اس آیت کا اسطرح کیا ہے در آئینہ حضور چشم ما ئی

[2] نقاش ازل نے لاکھون صورتین بنا بنا کر مٹا دیا یعنی موت دیکر فنا کیا لیکن یہ نقشہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے نہ ایسا نقشہ پہلے بنایا اور نہ بعد کو بناوے علامہ قسطلانی نے مواہب مین لکھا ہے کہ آدمی کے کمال ایمان کی بات یہ ہے کہ اعتقاد کرے کہ اللہ تعالے نے ایسا جمال کسیکو نہین دیا نہ حضرت کے پیچھے نہ حضرت کے پہلے ۱۲ [3] خوبرو سے مراد تمام اولیا و انبیا ہین یعنی اگرچہ وہ مجاہدات و ریاضات کرکے حسن معنوی اپنے مین پیدا کرین اور صورت کو خوشنما بنائین لیکن رسول اللہ کے حسن خداداد کو نہین پہنچتے ۱۲

تنبیہات بر بخیلان تارک الزکوٰۃ

اہل حاجت کو دیتے ہین جو زکات
اُن سے راضی ہے قاضی الحاجات

مال کا میل تاکہ منفی ہو
کیا حق نے زکوٰۃ کا اثبات

گر کنوئین سے نہ پانی کھینچا جائے
بگڑے پانی کا رنگ و ذات و صفات

ہے یہی مال اور زکوٰۃ کا حال
مال بگڑے نہ نکلے جسکی زکات

کیا مولیٰ نے فرض بندون پر
حصّہ چالیسوان کرین خیرات

رکھا اپنا تو حق یہ قدر قلیل
اور ہمپر کیئے یہ احسانات

ایک دین سات سو کا پائین ثواب
ایک سے سات سو ملین درجات

ہائے موُنہہ موڑو ایسے محسن سے
اے بخیلان تارکان زکات

موت آوے جب ان بخیلون کو
ہاتھہ مل مل کے تب کہین ہیہات

ہائے کیون ہمنے خرچ کر نہ لیا
اب چلے چھوڑ کر یہہ سب ترکات

دل پر اُسدم ہو حسرتون کی مار
جان پر ہووے موت کی سکرات

ہو وہ حالت کہ بس خدا نہ دکھائے
وہ قلق وہ تڑپ وہ تکلیفات

لپٹے محشر مین اُن کو بنکر سانپ
اُن کا مال و متاع و مزخرفات

کسے وہ سانپ ہین وہی ہون مال
جان دیتے تھے جسپہ تم دن رات

کرکے گرم اُن کا سب زر و زیور
داغ دین جسم پر بصد صدمات

دینے والے زکوٰۃ کے بیدل
ہونگے خوش خالدین فی جنات

استدعا از حضرت مجیب الدعا

بخشیو ہمکو خدا اپنے نبی کے باعث
شرم رکھیو رسول عربی کے باعث

دیکھو وہ آنکھ کہ ہو عشق نبی مین بیدار
نالہای سحر و نیم شبی کے باعث

شان حضرت مین سدا ہمکو مودب کہیو
روکئے جاتے ہین یہان بے ادبی کے باعث

کیجو سیراب ہمین ابر کرم سے اُسدم
آنکلے جب سینہ مین دم تشنہ لبی کے باعث

دستگیر اُنکا رسول عربی کو کیجو
موُنہہ تکینگے جو کھڑے بے سببی کے باعث

پر ثمر کیجو مرا نخل تمنا یا رب
نخل بند چمن مطلبی کے باعث

بیدل اور اُسکے ہوا خواہونکو جنات نعیم
دیجو حضرت کی شفاعت طلبی کے باعث

بیان معراج فوق السماء ذات الابراج

جاتے ہین معراج کو وہ شاہ عالیجاہ آج
اور ہی شان رسول اللہ ہی واللہ آج

کس تجمل سے چلی بنکر سواری آپکی
ہین فرشتے مشعلین نور کی لئے ہمراہ آج

کہ سقدر اللہ اکبر ہے ملائک کا ہجوم
پانو دھرنے کو نہین بطحا مین ملتی راہ آج

کاش ہنتی آج وہ نعل براق مصطفےٰ
سر چمکتے پھرتے ہین گردون پہ مہر و ماہ آج

چرخ ہفتم پر رہے جبریل و چارم پہ مسیح
جاکے چمکا عرش پر نجم رسول اللہ آج

عام کیسے دخل وہان روح القدس تک کو نہین
خاص اُس مخلص کے خلوت کو کھلی درگاہ آج

چین سے خلوت مین جا دیکھا خدای پاک کو
دیدۂ حادث قدم کا ہے تماشا گاہ آج

چشم بد دور آج کیا اخلاص کیا انعام ہے
لیتے وہ جو کچھ ہین دیتا جای ہے اللہ آج

جاتے ہین پھر پھر کے امت کی شفاعت کیلئے
اُمت عاجز پہ کیا کیا رحم ہے للّٰہ آج

دم مین کیا کیا کچھ کیا اس جزر و مد کو دیکھنا
بنگیا لمحہ سمٹ کر طول سال و ماہ آج

کل اُسی کو شفاعت یاد رکھیگا خصوص
ہے جو معراج آپ کا یہ بندہ درگاہ آج

۱؎ معارج النبوۃ مین ہے کہ براق کے دہنی طرف اسی ہزار فرشتے اور بائین طرف اسی ہزار فرشتے حاضر تھے اور نور عرش کی شمع ہر ایک فرشتہ ہاتھہ مین لئے ہوئے تھا تمام بطحا کا میدان نور جمال سے منور تھا۔ ۱۲

خاتمہ کامل ہو گر دین رسول اللہ پر
موت کا پھر کچھ نہین غم خواہ کل ہو خواہ آج

دیکھنا محشر مین کیا کیا ہوگا جب ہوگا یہ حکم
لے غزل کا اپنے اے بیدل صلہ لے خواہ آج

محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایمان کی حجت ہی

مصطفےٰ سے جسکو نسبت ہی صحیح
اُسکا دین اور اسکی ملت ہی صحیح

حب محبوب خدا جس دل مین ہے
دعوی ایمان پہ حجت ہی صحیح

کامل ایمان ہو نہ بے حب رسول
یہ حدیثون مین روایت ہی صحیح

وہ رسول پاک سے رکھیگا عشق
جسکا دل پاک اور طینت ہی صحیح

فوق ایدیہم ید اللہ[۱] پڑھ کے دیکھ
اُنکی بیعت حق کی بیعت ہی صحیح

ہے احد کا نور احمد مین عیان
دیکھ غافل گر بصیرت ہی صحیح

فرش سے اک دم مین پہنچے عرش تک
کسقدر جذب محبت ہی صحیح

یہ عروج شان محبوبی کہان
ہر نبی کی گو نبوت ہی صحیح

ہو گئے منسوخ ادیان قدیم
دین احمد تا قیامت ہی صحیح

ورد ذکر مصطفےٰ رکھو مدام
یہ محبت کی علامت ہی صحیح

مدح بیدل پر یقین ہے غیب سے
صاد ہو یعنی یہ مدحت ہی صحیح

۱ مقام حدیبیہ مین اصحاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اُسکا بیان اللہ تعالےٰ نے سورۂ انا فتحنا مین فرمایا ہے ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم جو تجھ سے بیعت کرتے ہین وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہین اللہ تعالی کا دست قدرت اُنکے ہاتھون پر ہے ابو البرکات نسفی رحمۃ اللہ نے تفسیر مین لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت اور عہد کرنا گویا اللہ ہی سے بیعت اور عہد کرنا ہے کچھ فرق نہین یہ آیت بھی اسی طرح ہے جیسا فرمایا من یطع الرسول فقد اطاع اللہ جسنے اطاعت کی رسول کی تحقیق اُسنے اطاعت کی اللہ تعالی کی تمام ہوا کلام نسفی کا جو مدارک مین ہے ۱۲

ظہور جملہ عالم از نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم

باغ عالم مین کھلے جو لالہ و گل شاخ شاخ
جلوہ گر گل مین ہے نور سید کل شاخ شاخ

ہر کلی ہر پھول پھل مین پاتے ہین خوشبوی
کرتے ہین جس باغ و بستان مین تامل شاخ شاخ

سن لیا ہوگا کہ گل ہے جسم اقدس کا عرق
ہے چہکتی پھرتی ہر گلبن پہ بلبل شاخ شاخ

قامت رعنا کی پائی ہے جو کچھ اسمین ادا
سرو پر ہین نعرہ زن قمری و صلصل شاخ شاخ

نور حق سے نور احمد اُس سے ہے پھر کل ظہور
ہستی عالم نے یون باندھا تسلسل شاخ شاخ

حضرت موسیٰ نے بھی دیکھا نہ کوہ طور پر
آپ نے سدرہ پہ جو دیکھا تجمل شاخ شاخ

حضرت آدمؑ مین فرماتے کہ نام مصطفےٰ
پایا مینے باغ جنت مین لکھا کل شاخ شاخ

وہ نہ ہوتے تو نہ ہوتا کچھ بھی یہ باغ و بہار
پھوٹتی کب سبزہ و ریحان و سنبل شاخ شاخ

یہ گل رنگین ہین بامستان عرفان کے لئے
رکھدئے ساقی نے بھر کر شیشۂ مل شاخ شاخ

فکر فردا کچھ نہین کرتے جو مرغان چمن
میوہ پاتے ہین یہ ارباب توکل شاخ شاخ

ہو کے رنگ آمیز مدحت رشک مانی بنگیا
وہ ہوا گلکار نقاش تخیل شاخ شاخ

اہل دل کے دل پھنسے جاتے ہین بیدل دیکھکر
تیری تقریر مسلسل کا تسلسل شاخ شاخ

فضائل نام پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم

محبوب ہی کیا صل علی نام محمد
آنکھونکی جلا دلکی ضیا نام محمد

اللہ رے رفعت کہ سر عرش خدا نے
ہی نام کے ساتھ اپنے لکھا نام محمد

جب لوح پہ توحید خدا لکھی قلم نے
مرقوم رسالت سے کیا نام محمد

تکبیر مین کلمہ مین نمازون مین اذان مین
ہے نام الٰہی سے ملا نام محمد

۱ یہ مواہب لدنیہ میں ابن عساکر محدث سے روایت کی ہے ذکر اسماء شریفہ مین ۱۲

ہر قبہ و ہر خیمہ و ہر قصر جنان پر　　مرقوم تجمل سے ہوا نام محمد
فرماتے ہین آدم کہ مجھی خلد برین مین　　لکھا ہوا طوبے پہ ملا نام محمد
تھے جن و شیاطین جو سلیمان کے مسخر　　تھا انکی انگوٹھی پہ[1] لکھا نام محمد
آئی یہ ندا سے نبی کامل تری کشتی　　جب نوح نے کشتی پہ لکھا نام محمد
حرفون مین محمد کے اشارات تو دیکھو　　کیا سر نہان ہے ہے بھرا نام محمد
ہے میم مین محبوبی مطلق کا اشارا　　پھر کیون نہ ہو محبوب خدا نام محمد
ح مین ہے حیات ابدی جان ہلبونکے　　عشاق کا ہے روح فزا نام محمد
معجون مفرح ہوئی وہ میم مکرر　　اور دال سے ہے دل کی دوا نام محمد
اس نام کی لذت دل عشاق سے پوچھو　　جان آگئی تن مین جو لیا نام محمد
ورد اپنا ہمیشہ ہی رہے نام مین بیدل　　یا نام خدا لب پہ ہی یا نام محمد

رد مطاعن منکرین محفل میلاد سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

شعار اہل شریعت ہی محفل میلاد　　طریق اہل طریقت ہی محفل میلاد
ہی جنکو علم حقایق یہ معرفت ہی انہین　　کہ شرح سر حقیقت[2] ہی محفل میلاد
کیا نبی نے صحابہ مین ذکر مولد پاک　　کہان مخالف سنت ہی محفل میلاد

سلہ سیرت حلبی جلد اول مقام بشارات و اخبار مین لکھا ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی پر نقش تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۱۲ سلہ واضح ہو کہ محفل میلاد شریف مین بیان ہے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اصفیا کرام اس نور کو حقیقۃ الحقائق کہتے ہین یعنی جسقدر حقیقتین ہین سب اسی نور سے نکلی ہین آپکا نور درمیان جمیع حقائق اور جناب باریتعالے کے واسطہ ہے کسیکو وصول الی اللہ بغیر اس واسطہ کے ممکن نہین بلکہ محال ہے یہ مضمون نور محمدی کا حضرت مجدد الف ثانی نے جلد ثالث مکتوبات مین بیان فرمایا ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ نے بھی فیوض الحرمین مین مجملاً لکھا ہے ۱۲

عموم آیہ فلیفرحو[1] مین ہی داخل　　ظہور پاک کی فرحت ہی محفل میلاد
نبی سے ملتے ہین جو کشف مین وہ کہتے ہین　　پسند خاطر حضرت ہے محفل میلاد
یہ تجربہ ہے بہت اولیاء کامل کا　　کہ ہر بلا سے حمایت ہے محفل میلاد
محدثین ثقات اور محققین رُوات　　سبھونکا مذہب و ملت ہے محفل میلاد
اب انکی کون سُنے جو مخالف جمہور　　کہین کہ سیئہ بدعت ہے محفل میلاد
عقیدہ اپنا تو رکھینگے ہم سلف کا سا　　کہینگے عین ہدایت ہے محفل میلاد
ہدایت اس سے صفات نبی پہ ہوتی ہے　　کبھی نہ کہیو ضلالت ہے محفل میلاد
جو ایک ہو تو کہون فیض بے نہایت ہے　　شفا ہے خیر ہی برکت ہے محفل میلاد
پڑھین ادب سے ادب سے سنین ادب سے اٹھین　　عجب قرینہ کی طاعت ہے محفل میلاد
بخور و عطر و فروش و منابر و قالین　　نبی کے دین کی زینت ہے محفل میلاد
الگ جو اس سے ہوا اسکا گلہ نکر بیدل　　کہ کرتا صاحب قسمت ہے محفل میلاد

مبحث قیام وقت ذکر ولادت باسعادت علی صاحبہا السلام

نبی کی شان و شوکت ہے قیام محفل مولد　　عجب تعظیم حضرت ہے قیام محفل مولد
عبث کہتے ہین بدعت ہے قیام محفل مولد　　طریق اہل سنت ہے قیام محفل مولد

سلہ فرد عموم آیہ الخ جاننا چاہیے کہ ہم اہل سنت و الجماعت کے اصول مین مقرر ہوچکا ہے کہ قرات قرآنی کو خاص واقعہ نزول پر منحصر نہین رکھتے بلکہ جہانتک معانی الفاظ عام ہون وہان تک اسپر عمل کرتے ہین امام رازی اور صدر الشریعہ وغیرہ نے یہ قاعدہ تصریحاً لکھا ہے جب یہ معلوم ہو چکا اب دیکھنا چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لفظ رحمت و فضل اللہ صادق ہے یا نہین ہم کہتے ہین کہ صادق ہے علامہ قسطلانی وغیرہ محدثین نے حضرت کے اسماء مبارکہ مین فضل اللہ اور رحمۃ للعالمین کو بھی شمار کیا ہے اور قرآن شریف سے انکا ثبوت دیا ہے بنا علیہ جب رحمت الہی اور فضل خدا پر فرحت کرنیکا حکم قرآن مین صریح وارد ہے تو حضرت کے وجود باجود کے ساتھ کہ آپ خود رحمت اور فضل خدا ہین سرور اور فرحت کرنا ثابت ہوگیا محفل میلاد نام اسی اظہار فرحت و سرور کا ہے واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم ۱۲

ہی اہل علم کی سنت بھی سنت دیکھ شامی میں ۱؎ — اسی معنی مین سنت ہے قیام محفل مولد
جو مستحسن ہے زینت کرنی منہ سے گرچہ محدث ہے ۲؎ — تو احسن بالضرورت ہے قیام محفل مولد
نہین شامل یہ وشنالا تقولوا کا الاعاجم مین — کہ ب اُنکی رسم وعادت ہے قیام محفل مولد
دلیل نہی منفی ہی تو حکم اصل اشیا سے — لئے وصف اباحت ہے قیام محفل مولد
نہ اسمین رفع سنت ہے نہ شرک و کفر ملت ہے — یہ رد شرک و بدعت ہے قیام محفل مولد
خدا کا شکر نعمت ہے نبی کی شان رفعت ہے — یہ دونو کی اطاعت ہے قیام محفل مولد
چلے جمہور جب سنت حکمیہ یان اُس کو — صحیح از روی ملت ہے قیام محفل مولد
سوا چند آدمی کے دیکھ لو مشرق سے مغرب تک — ہوا مقبول امت ہے قیام محفل مولد
حریم کعبہ و بیت المقدس اور مدینہ مین — یہ کہتے ہین سعادت ہے قیام محفل مولد
نہون خوش مفتیان منع گر عشاق قایم ہین — تو قائم تا قیامت ہے قیام محفل مولد
ادب ولیلین شان لب کھڑے ہین سرو قد اٹھکر — عجب ذوق حالت ہے قیام محفل مولد
مٹاتا دل سے ظلمت ہے اٹھاتا سب کدورت ہے — بڑھاتا نور صفوت ہے قیام محفل مولد

فائدہ ۱؎ جو طریقہ پسندیدہ دین مین جاری ہو خواہ وہ کسی کا ایجاد کیا ہوا ہو اُسکو بھی سنت کہتے ہین یہ مجمع البحار مین ہے اور حلبی شارح منیہ نے لکھا ہے شریعت مین سنت اُسکو کہتے ہین کہ جو دین مین طریقہ پسندیدہ جاری کیا ہوا ہو اور واضح ہو کہ زبان سے نماز کی نیت کرنی قرون ثلثہ سے ثابت نہین مگر مذاہب اربعہ مین جاری ہے بعضے اُسکو مستحب کہتے ہین اور بعضے سنت درمختار مین لکھا ہے وقیل سنۃ یعنی احبہ السلف او سنۃ علمائنا اور شارح شامی نے اسمین لکھا ہے کہ اسکو سنت کہنا اس اعتبار سے ہے کہ یہ علما کی سنت ہے کیونکہ یہ نبی کریم کی سنت نہین۔ ہم کہتے ہین جب علما کی ایجاد کو طریقہ حسنہ اور سنت قرار دیا تو قیام مولد بھی ایسا ہی ہے امام برزنجی نے لکھا ہے کہ اس قیام کو مستحسن فرمایا ہے بڑے اماموں صاحب روایت و درایت نے پس موافق تقریر شامی وغیرہ کے اس قیام کو بھی طریقہ حسنہ اور سنت کہنا صحیح ہے اور جسکو زیادہ تلاش اثبات قیام کی ہو تو میری کتاب انوار ساطعہ مطالعہ کرو کہ جو بیس ورق اسمین صرف قیام کی بحث مین ہین والسلام ہو الہادی ١٢

۲؎ محدث میم کی پیش ح کی سکون دال کی زیر سے نو ایجاد چیز کو کہتے ہین اگر نو ایجاد ہونا موجب حرمت و کراہت ہوتا تو نیت نماز کو زبان سے کہنا ضرور حرام یا مکروہ ہوتا لیکن اسکو تو مستحسن کہا ہے پھر یہ قیام کہ جسکو جمہور علما نے پسند کیا ہے یہی بالضرورت و بالبداہت مستحسن و احسن ہے ١٢

حصول فیض و رحمت ہے نزول خیر و برکت ہے — وصول عشق حضرت ہے قیام محفل مولد
اٹھی صف جب یہ صف محفل کھڑا ہو تو بھلی ہی بیل — ادب کی خاص ہیئت ہے قیام محفل مولد

استحباب محفل میلاد رسالت مآب ﷺ

ہین اہل کعبہ کیسے قدردان محفل مولد — سدا رہتا ہی کعبہ مین بیان محفل مولد
ہی قدر اسکی مدینہ مکہ اور بیت المقدس مین — ہو کفرستان مین کیا عز و شان محفل مولد
کیا ہی جنکا دل تازہ خدا نے آب رحمت سے — رہا کرتے ہین وہ رطب اللسان محفل مولد
لکھا ہی بو سعید و ابن جزری اور قاری نے — رہے ہی سال بھر امن و امان محفل مولد
حصول مدعا ہی نور دل ہی خیر و برکت ہے — لیا روشن دلون نے امتحان محفل مولد
شہود اپنا یہ خود شاہ ولی اللہ لکھتے ہین — کہ مین حاضر تھا مکہ مین میان محفل مولد
ولادت کا بیان تھا اور بلند انوار رحمت تھے — فرشتے اُترے سُنکر داستان محفل مولد
تعجب ہے کہ انسانو نکو اس محفل سے وحشت ہو — فرشتے ڈھونڈتے آئین مکان محفل مولد
نہ آو بزم مین مختار ہو لیکن ڈرو حق سے — کرو مت بدزبانی سے بیان محفل مولد
بہت بھونچال آئی نجد اور بھوپال مین دیکھو — کہ درہم ہو گئے برہم زبان محفل مولد
پڑا ہی پردہ غفلت کا ذرا کھلجائین گر آنکھین — تو آنکھوں سے ملین سب آستان محفل مولد
مشام جان کو یاد آتی ہی خوشبو عطر جنت کے — مہک اُٹھتا ہے جسدم عطردان محفل مولد
بخور و عود ہو گا خلد مین بھی ۱؎ اس لئے ہمکو — پسند آتی ہے خوشبوی دخان محفل مولد
عجب خوشبو عجب زینت عجب پھولونکی گلدستے — بنا جنت کا نقشہ بوستان محفل مولد
کہان ہی یہ ترپ طوطی و بلبل کے ترانہ مین — جو چہچہ کاتے ہین پڑھکر مدح خوان محفل مولد

۱؎ صحیحین کی حدیث مین اہل جنت کے حالات مین ہی و قود مجامرہم الالوۃ اہل جنت کی انگیٹھیون مین الوہ یعنی اگر سلگائی جاویگی ١٢

صفت اُس قاسم رزاق کی پھرتی ہے آنکھوں
خلوص دل سے مشتاق تبرک لو تبرک لو
غذای روح ہے یہ من و سلوی ہے شفا ہے یہ
چلو جلدی سے گلچینو چو پھول اپنے مقصد کے
عیان ہی شان تعظیم نبی آداب محفل سے

جو لٹتے پھرتے ہین محفل مین خوان محفل مولد
نبی کا خوان نعمت ہے بیان محفل مولد
نبی کے نام سے آیا جو خوان محفل مولد
نہال لطف حق ہے گلفشان محفل مولد
بیان کیا کیجئے بیدل عیان محفل مولد

استحسان محفل میلاد خیر العباد صلی اللہ علیہ وسلم

بزم مولد مین امت احمد
نہین بدعت یہ بزم بلکہ یہان
پڑہتے منبر پہ ہین بصد آداب
آتا ہے جب بیان مولد پاک
ہی روات کہ تھے فرشتے کہڑے
اونکے پڑھنا درود مدح و سلام
کہڑے منبر پہ ہو کے خود حسّان
عطر ملنا بخور[1] سلگانا
اور بخاری مین ہی کہ شیرینی
کی جو تقسیم سب مین شیرینی
گھر پہ آئے ہو تو کچھ کم و بیش

کری ظاہر ہے شوکت احمد
جمع ہین چند سنت احمد
معجزات و کرامت احمد
اونکے تھے مین ہر عزت احمد
ہوئی جب دم ولادت احمد
نہین ممنوع حضرت احمد
پڑہتے دایم تھے مدحت احمد
دونون خصلت ہین عادت احمد
تھی پسند طبیعت احمد
اسمین بھی ہے مسرت احمد
ہے کہلا دینا سیرت احمد

[1] شرف الانام جو تصنیف شیخ احمد بن علامہ قاسم بخاری کی ہے اسمین لکہا ہے کہ حضرت میکائیل جناب آمنہ کے دہنی طرف کہڑے تھے اور جبرئیل سامنے ۱۲ ۔ [2] صحیح مسلم مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کی دہونی بنایا کرتے تھے دیکھو مشکوۃ باب الترجل مین ۱۲

حکم فلیفرحوا[1] ہی قرآن مین
ایسی رحمت کا ہے سرور ضرور
الغرض کوئی بات محفل مین
جو ہین عاشق کبہی نہ چہوڑینگے
جزو اعظم ہی ان محافل کا
بھائیو رد و کد سے باز آو
وہی بدعت ہے رد کہ جس سے مٹے
جو کوئی بات اس صفت پہ نہین
گر نہ مانو یہ ضابطہ تو چلو
کرین اس کا محاکمہ حرمین
ہوا نازل ہی جس جگہہ قرآن
اُس عدالت کے مفتیان امین
دیتے فتوے مین یہ کہ ہی محبوب
کرتے ہین وہ کمال ادب کے ساتھ
اور اگر اُن کو بھی نہ مانو تم
حشر کے دن جو ہوگا مجمع عام
احکم الحاکمین کا ہو دربار
منکر بے ادب پہ ہونے لگے

کیجیے کیون نہ فرحت احمد
رحمت کل ہین حضرت احمد
نہین عکس طریقت احمد
فکر و ذکر و حکایت احمد
شوق و ذوق و محبت احمد
سنو قانون ملت احمد
حکم قرآن و سنت احمد
ہے وہ زیر اباحت احمد
سوے دار الخلافت احمد
ہین وہ دار العدالت احمد
ہوے جس جا ہی بعثت احمد
ہین جو جیران حضرت احمد
بزم ذکر ولادت احمد
ذکر اوصاف و سیرت احمد
بیٹھو چپ ہو کے امت احمد
ہوگی وہان سب جماعت احمد
گرم ہووے شفاعت احمد
زجر و توبیخ حضرت احمد

[1] آیہ کریمہ فلیفرحوا کا بیان اُس غزل کے حاشیہ پر گذر چکا جسکا اول مصرع یہ ہے ۔ شعار اہل شریعت ہی محفل میلاد ۱۲

ہو محبوبوں کی عزت و تکریم
جنکے دلمین ہی الفت احمد

انکو دیگا مقام رب غفور
زیر ظل عنایت احمد

دیکھین اُس روز مخلص اور منکر
آج کسپر ہے رحمت احمد

کون ہی پاس کون وہی کج
کون ہے زیر رایت احمد

مخلصون کو خدا نصیب کرے
اپنا دیدار و قربت احمد

پائے مولد سے یہان مین دلکی مراد
پائینگے وہان شفاعت احمد

بھیج بیدل نبی پر اپنے درود
نیز بر آل و عترت احمد

شرح بعض صفات سید الکائنات صلے اللہ علیہ وسلم

ہے محبوبی مین وہ شان محمدؐ
کہ خود خالق ہی خواہان محمدؐ

لب خوشرنگ و دندان محمدؐ
زہے لولو و مرجان محمدؐ

ہے رحپر خط ریحان محمدؐ
کہ ہین آیات قرآن محمدؐ

بٹھایا عرش پر جسنے بلاکر
وہی ہے مرتبہ دان محمدؐ

پر جبریل اوڑنے سے ہوئے بند
بلند اتنا ہے ایوان محمدؐ

زمین سے آسمان پر پہنچا دم مین
براق برق جولان محمدؐ

ملاحت کل ملیحان جہان کی
نمک پروردۂ خوان محمدؐ

جو ہفت اقلیم ہاتھہ آئے تو دم مین
کردن سب لیکے قربان محمدؐ

قسم جس جان کی کھائی خدا نے[لہ]
وہ پیاری جان ہے جان محمدؐ

پھلے پھولے الٰہی باغ اسلام
رہے سرسبز بستان محمدؐ

لہ سورۂ حجر پارہ ۱۴ مین ہی لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون حضرت شاہ عبدالقادر رح نے ترجمہ کیا ہی قسم ہے تیری جان کی وہ اپنی مستی مین مدہوش ہین ۱۲

سوی حق کھینچ لینے کو نبی ہی
کمند زلف پیچان محمدؐ

کسی حالت مین امت کو نہ بھولے
نہ بھولینگے ہم احسان محمدؐ

سیہ کارون پہ محشر کی تپش مین
کریگا سایہ دامان محمدؐ

اندھیرا چھایا آنکھونمین الٰہی
دکھا دے روی تابان محمدؐ

دل پر زخم پر وقت نظارہ
مزہ دیتے ہین مژگان محمدؐ

نہین تو نے فقط بیدل دیا دل
ہزارون دل ہین قربان محمدؐ

لذت روح وروان در ذکر سید الانس والجان صلے اللہ علیہ وسلم

شیرین ہی ایسا قند نہ شہد و شکر لذیذ
جیسا ہے ذکر حضرت خیر البشر لذیذ

عشق نبی کا بوتے ہین دنیا مین جو درخت
جنت مین جاکے پائینگے اُسکا ثمر لذیذ

ہر زخم سے بچاتا ہی انسان اپنی جان
ہی عاشقون کو زخم تعشق مگر لذیذ

گھائل ہوئے جو نشتر عشق حبیب سے
ہے اُنکو نیشکر سے سوا نیشتر لذیذ

ذکر نبی کو سنکے ملائک اوترتے ہین
کسکو نہین ہی نام شہ بحر و بر لذیذ

منکر کو قدر ذکر نبی گر نہین نہو
کب تلخ ذائقونکو ہی لگتی شکر لذیذ

دل جبتلک نہ پختہ ہو پیدا نہو مذاق
دیکھا بھی ہے بھلا کہین کچا ثمر لذیذ

غافل ذرا تو ذکر نبی جی لگا کے سن
ہوجائے تیری جان سے لے تا جگر لذیذ

کھلتا مذاق دل سے ہے ذکر نبی کا کیف
کیا منہہ سے حد بتاؤن کہ ہی کسقدر لذیذ

ہر صبح و شام سنتا اذان مین ہون نام پاک
ملتی غذا ہے روح کو شام و سحر لذیذ

کاٹینگے ہونٹ دیکھ کی جنت کی وہان بہار
سمجھے تھے یہانکی چاٹ کو جو بیخبر لذیذ

ہے وہان کے ہر شجر مین لکھا نام مصطفےٰ
پیدا نہون بہشت مین پھر کیون ثمر لذیذ

دائم جو ذکر ہو نہیں رہتا پھر اسکا ذوق
ہے مصطفےٰ کا ذکر مگر عمر بھر لذیذ

شیرین ہوا لعاب مبارک سے چاہ شور
اُس لب کے صدقہ جائیے تھا کسقدر لذیذ

وصف نبی سے حسن سخن ہو گیا دو چند
چھڑکا گیا نمک تو ہوا بیشتر لذیذ

کاغذ ہو شیر نعت نبی اُسپہ ہو شکر
بیدل ہے بس یہی مجھے شیر و شکر لذیذ

تنویر جان بوصف نور محمد نبی ﷺ و قرآن

کہے اللہ نے سب انبیا نور
محمد کو کیا نور علیٰ نور

نبی خود نور اور قرآن ملا نور
نہوں کیوں ملکے پھر نور علیٰ نور

جو چاہا حق نے ظاہر ہو مرا نور
رسول اللہ کا پیدا کیا نور

مٹی اُس نور سے ظلمت عدم کی
چمک اوٹھا زمین سے تا سما نور

زمین کیا عرش کیا خلد برین کیا
رسول اللہ کا ہے جا بجا نور

نہ دیکھا ڈھلکے اندھوں نے نبی کو
چھپا یہ تل کے اوجھل رہ گیا نور

کہوں کیا جسم نورانی کا عالم
تھا پردہ میں چھپا زیر قبا نور

نہ پڑتا آپ کا سایہ زمین پر
ہوا روشن کہ تھا جسم آپکا نور

پڑھو قد جاءکم نور من اللہ
فیا بشریٰ لنا قد جاءنا نور

جہان یہ نور ہوں ظلمت کہاں پھر
کلام اللہ نور اور مصطفےٰ نور

نبی کے عشق کا جس دل میں ہے داغ
اندھیری گور میں چمکایگا نور

خودی جل بجھکے مثل طور ہو خاک
خداوندا کوئی ایسا دکھا نور

ترا جلوہ رہے ہر دم نظر میں
وہ دے آنکھوں میں میرے اے خدا نور

ازل سے نور کا طالب ہوں بیدل
پڑھا کرتا ہوں یا اللہ یا نور

بیان عزت محبوب ﷺ رب العزت

جسکو ہے ذکر رسول اللہ کی محفل عزیز
مصطفےٰ انکے لئے ہین بھی ہوگا وہ صد دل عزیز

جیسے نور آنکھوں میں ہے اور تن میں جان و دل عزیز
اس سے بڑھکر مصطفےٰ کو رکھتے ہیں عاقل عزیز

اُس تن بیمثل پر تل انتخاب بے نقطہ ہے
آنکھ کے تل سے سوا کیونکر نہو وہ تل عزیز

جسنے دیکھا ہے جمال باکمال مصطفےٰ
کب ہے اُس کامل کی آنکھوں میں مہ کامل عزیز

پانوں سنگستان پر گر دہر ہو وہ کان حسن
لعل و یاقوت و زمرد سے بھی ہو وہ سل عزیز

خاک آدم کو فرشتے سجدہ کرتے کسطرح
ہو گیا اُس نور کے صدقہ وہ آب و گل عزیز

سب کو تھا مینگے وہی اُس دن کہ جسدن خوف ہے
دوستوں سے بیخبر ہوں دوست اور غافل عزیز

دل کی خوبی کیا اگر وہ نور کا حامل نہو
جلوہ اجلاس لیلےٰ سے ہوا محمل عزیز

کیوں پڑے ہو خواب غفلت میں اوٹھو ای غافلو
سوتے ہیں کب وہ مسافر جنکو ہی منزل عزیز

اُنکا دامن چھوڑ مت بیدل کہ جنکی ذات پاک
رحمۃ للخلق مہداۃ؎ من اللہ العزیز

دنیا چند روز

دوستو ہے دار فانی چند روز
یہاں کا عیش و کامرانی چند روز

ہیچ ہیں سب نغمۂ چنگ و رباب
لذت صوت اغانی چند روز

کبتلک ای غافل یہ مستی اور خمار
ہے یہ جام ارغوانی چند روز

بس کوئی دن کی ہے یہ رنگین بہار
ہے چمن کی گلفشانی چند روز

چشم نرگس کا ہے غمزہ کوئی دن
ناز سرو بوستانی چند روز

؎ حدیث شریف میں ہے کہ آپنے فرمایا ہے انما انا رحمۃ مہداۃ یعنی سوا اسکے نہیں کہ میں ایک رحمت ہوں بطور ہدیہ بھیجا گیا عالم پر ۱۲

کبتلک یہ بانکپن اے نوجوان
ہے بہار نوجوانی چند روز

کوئی دن کی ہے یہ سج دھج اور بنن
ہے لباس زیبانی چند روز

ہوگی ان آنکھونمین ایکدن خاک کور
ہے یہ کحل صفہانی چند روز

ملگئی سب خاکمین کسری و کے
رکھ چکی تاج کیانی چند روز

کیون ہین پھر صدہا برس کے اہتمام
جبکہ ٹھیری زندگانی چند روز

پھر تو ہونا ہی جدا ایک ایک کو
مل لو ای یاران جانی چند روز

ہے چہکتا طوطی شکر شکن
سن لو اسکی خوش بیانی چند روز

پھر جو ڈھونڈوگے تو یہ بیدل کہان
کرلو اسکی میہمانی چند روز

نعت آن صاحب الجمال صلی اللہ علیہ وسلم و تضرع بدرگاہ ذوالجلال

یون لطف جلوہ گر ہے رخ پر ضیا کے پاس
والیل جسطرح ہے لکھی والضحی کے پاس

دل صاف کرلو رہے اگر اولیا کے پاس
دیکھو وہ نور تھا جو شہ انبیا کے پاس

سالک کو رہنما کا توسل ضروری
بے خضر کیسے جایئے آب بقا کے پاس

مسلم مین حنظلہ سے ہے مروی کہ امر غیب
تھا کالمعاینہ ہمین خیرالوری کے پاس

لیکر اُدھر سے فیض اِدھر دیتے مصطفے
تن سے شریک خلق تھے اور دل خدا کے پاس

گر پڑ کے جسنے باب مدینہ کو جا لیا
گویا مریض آگیا دارالشفا کے پاس

آنکھون سے کسب دولت دیدار کیجیے
جی مین ہی جایئے در دولت سرا کے پاس

ناکام ہی رہی مری فریاد نارسا
پہنچا کبھی نہ تیر دعا مدعا کے پاس

کیا پوچھتے ہو دوستو بیمار غم کا حال
جو چارہ گر سے دور ہو وہ ہے فنا کے پاس

اس ناتوان حیف ہی منزل تو ایسی سخت
توشہ تلک کمر مین نہین بینوا کے پاس

صوم و صلوۃ و حج و زکوۃ آہ کچھ تو ہو
کیا خالی ہاتھ جائینگے رب العلی کے پاس

مولی ہو جیسا ویسی تو خدمت نہین ہوئی
کس منہ سے جاؤن مالک ارض و سما کے پاس

بیدل کہونگا حشر مین پوچھینگے جب عمل
جز نام مصطفے نہین کچھ اس گدا کے پاس

گلزار گشتن آتش خلیل اللہ علیہ السلام ببرکات نور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کی سوز الفت سے ہے جس دلمین لگی آتش
لگیگی پھر نہ اُس دلکو جہنم کی کبھی آتش

شرر افشان تھے آتشخانہ نمرود کی آتش
پڑا جب عکس روی مصطفے گل ہوگئی آتش

خلیل اللہ کے قالب مین تھا نور رسول اللہ
جلا انکی نہ پائی تاب ٹھنڈی ہوگئی آتش

نہ رہتی آگ دنیا مین کہین اک ذرہ بھر باقی
جو ابراہیم پر اک ذرہ کرتی سرکشی آتش

بہار احمدی کا اللہ اللہ کیا کرشمہ ہے
وہی پھولون کا گلشن بنگیا جو جلی تھی آتش

وجود رحمۃ للعالمین کیا ابر رحمت ہے
ہوئے پیدا عرب مین اور فارس کی بجھی آتش

ہمین بھی حشر کی گرمی خدا بردا سلاما ہو
خلیل اللہ پر جسطرح ٹھنڈی ہوگئی آتش

نہان سوز نبی یون دلمین ہے ہم خاکسارونکی
رہا کرتی ہے خاکستر مین جس صورت دبی آتش

کباب خام اُس دلکو سمجھنا چاہیے بیدل
لگی جسمین نہین عشق رسول اللہ کی آتش

ذکر معراج صاحب اللوا والتاج

اُس سیدالرسل پہ ہو اپنا سلام خاص
بلوائے جسکو عرش پہ رب الانام خاص

آئے براق برق روش لیکے جبرئیل
دربار خاص حق کا سنایا پیام خاص

آئے فرشتے نور کی شمعین لئے ہوئے
اللہ رے روشنی کا تھا کیا اہتمام خاص

جاتے تھے ہم رکاب فرشتے پرے بندھے
اُس شاہ انبیا کا تھا یہ احتشام خاص

آئے فرشتے مسجد اقصے مین اور رسل
سب مقتدی تھے آپکے اور آپ امام خاص

دولہا پہ جیسی ہوتی ہی ہر ایک کی نظر
محبوب حق پہ محو تھے حق کے تمام خاص

سدرہ پہ جبرئیل تو بس جا کے رہ گئے
آگے بڑھے رسول علیہ السلام خاص

افلاک طے کئے طبقاً عن طبق تمام
پھر جا لیا دنیٰ فتدلیٰ مقام خاص

راز و نیاز کا جو ہوا سلسلہ دراز
جی بھر کے پھر ہوا کیا باہم کلام خاص

خالق سے کی شفاعت امت میں گفتگو
یاد آئے وہاں بھی انکو اپنے غلام خاص

افسوس ہم خطا کریں اور بخشوائیں وہ
وہ انکا فیض عام اور اپنا یہ کام خاص

قربان جان و دل سے ہو ایسے شفیع پر
بھیجو درود لیکے محمد کا نام خاص

آنکھوں کو آج عشق نبی میں کرو سبیل
لینا ہے کل جو دست مبارک سے جام خاص

خاصوں سے بھی عوام کا درجہ ہو خاص تر
ہو مہرباں جو شافع یوم القیام خاص

زاہد مگر غرور یہ قدرت سے کب ہے دور
گھٹ جائیں خاص عام سے ہو جائیں عام خاص

بیدل کو ان لبوں کی شفاعت ہو اے خدا
ہو جن لبوں میں مایۂ یحیی العظام خاص

عاشق کردگار را با دنیا چہ کار

مولا کے عاشقوں کو ہی دنیا سے کیا غرض
کعبہ کے زائروں کو کلیسا سے کیا غرض

حسن قدم سے جنکی نظر ہے لڑی ہوئی
شیریں سے کام کیا انہیں لیلیٰ سے کیا غرض

جو اسکے درد مند ہیں کرتے نہیں دوا
کشتوں کو اسکے خضر و مسیحا سے کیا غرض

ہو کر فنا بقائے ابد کرتے ہیں حصول
عشاق کو بقائے دو روزہ سے کیا غرض

بازار میں جو لینے تو آیا ہے لیکے چل
غافل یہاں کی سیر و تماشا سے کیا غرض

گردن جھکا کے دل میں ازل کی بہار دیکھ
مطلب چمن سے کیا گل رعنا سے کیا غرض

بیدل در کریم پہ بس مستقیم ہو
تجھکو کسی سکندر و دارا سے کیا غرض

رجوع الی اللہ و ترک ما سوی اللہ

مر کے سمجھو گے کہ یہ سب تھا غلط
حب دنیا شغل ما فیہا غلط [۱]

دیکھ مت گمرہ ہو غافل زر و زمیں
گور میں دب کر ہو سب غرا غلط

آگے گردن توڑ ڈالی موت نے
سرکشوں کا ہو گیا دعوا غلط

دین دیکر جسنے لی دنیای دون
بیع باطل ہے یہ اور سودا غلط

ہو چکے سیدھے وہ کجرو جو کہ ہیں
خود غلط انشا غلط املا غلط

ہے وہی اللہ کا طالب صحیح
جسنے غیر اللہ کو سمجھا غلط

یوں مٹا دنیا کو دل سے جس طرح
چھیلا کاغذ سے کوئی کلمہ غلط

جتنے غم ہیں سب غموں پر خاک ڈال
کر غم مولا میں غم اپنا غلط

بیدل اپنا دھیان مولا سے لگا
ما سوی کا جان سب دھندا غلط

شدائد العذاب فی یوم الحساب

چھایا دل پر حشر کا غم الحفیظ
غم میں جاتے ہیں گھلے ہم الحفیظ

پوچھیگا ایک ایک عمل اسدن خدا
شان قہاری کا عالم الحفیظ

دینگے کیونکر ہم جواب اسدن کہ ہو
ہوش درہم عقل برہم الحفیظ

آتش دوزخ کی سن سن کر جلن
آہ نکلا جاے ہے دم الحفیظ

وہ بلا کی آگ جس سے یہاں کی آگ
ہے انہتر حصے [۲] مدہم الحفیظ

سرخ مونہہ ہو جائینگے جلکر سیاہ
لعل بنجائیں گے نیلم الحفیظ

[۱] حدیث شریف میں ہے الا کل شی ما سوی اللہ باطل ۱۲ [۲] مشکوۃ میں صحیحین سے نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تماری آگ کی گرمی دوزخ کی آگ کی ستر حصہ گرمی اور تیزی سے ایک حصہ ہے ۱۲

جل چکین[1] جب تن تو پھر بنکر جلین | تا جلین ہر لحظہ ہر دم الحفیظ
بچھو[2] اور سانپون کے زہری ایسے ڈنک | زہر برسون تک نہو کم الحفیظ
اہل محشر گر پڑین گھٹنون کے بل | نعرہ جب مارے جہنم الحفیظ
نفسی نفسی بول اُٹھین[3] گے انبیا | ہیبت جبّار عالم الحفیظ
انبیا کا خوف سے جب ہو یہ حال | چیز کیا ناچیز ہین ہم الحفیظ
بخت بد طاعات کم عصیان بہت | سب کے سب سامان ہین برہم الحفیظ
خالی توشہ سے کمر رستہ کٹھن | پھر کوئی محرم نہ ہمدم الحفیظ
ٹوٹی کشتی اور طوفان زور پر | موج کی ٹکر ہے پیہم الحفیظ
اپنے بیدل کو تو ہی دیگا نجات | میرے مولا میرے اکرم الحفیظ

حمایت عبداللہ و دیگر آبا کرام از آفات و آلام

جسکو تو رکھے اے خدا محفوظ | ہر بلا سے رہے سدا محفوظ
اُن سب چاہتے ہین پر تونے | جسکو چاہا وہی رہا محفوظ
کیسی غرقاب جوش طوفانین | کشتی نوح لی بچا محفوظ
آگ کے شعلہ کردیے گلزار | تھا جو کہنا خلیل کا محفوظ
کیسا نیچے چھری کے اسمٰعیل | تو نے قدرت سے رکھ لیا محفوظ
باپ حضرت کے تھے جو عبداللہ | جنمین تھا نور مصطفےٰ محفوظ

ے یہ مضمون قرآن و حدیث مین ہے ۱۲

سلہ مشکوۃ مین امام احمد سے روایت ہے کہ جب سانپ یا بچھو کاٹیگا چالیس برس تک اُسکی جلن اور زہر کی اذیت رہیگی ۱۲ سلہ موقف حساب مین دو سو برس کے رستہ سے جہنم کا نعرہ سنینگے تو اولیا اور انبیا گھٹنو کے بل گرینگے اور نفسی نفسی کہینگے یہ روح البیان اور تفسیر عزیزی وغیرہ کا مضمون ہے لیکن ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمتی اُمتی فرمائینگے جیسا کہ روایات مین وارد ہوا ہے ۔ ۱۲

فوج دشمن نے انکو گھیر لیا | پا کے تنہا غریب و نا محفوظ
غیب سے حق نے بھیجا اک لشکر | جس سے کوئی نہ رہ سکا محفوظ
کردیا سب کو قتل اور رہا | حامل نور مجتبےٰ محفوظ
کون مارے اُسے جسے رکھے | خالق الارض والسما محفوظ
کیڑا پتھر مین رزق کھاتا ہے | آفتون سے بچا ہوا محفوظ
جلتے شعلون مین حق بچای جسے | بال بال اپنا پائیگا محفوظ
اپنے بیدل کو بھی خداوندا | رکھیو آفات سے سدا محفوظ

ترغیب امت بر اتباع سنت و ردّ بدعت ضلالت

خیر کا طالب کرے خیر الوریٰ کا اتباع | طالب حق کو ہی لازم حق نما کا اتباع
اپنا دستور العمل ہے مخبر صادق کا قول | فلسفی کرتا ہے فکر نارسا کا اتباع
ٹھوکرین کھاتے ہو تاریکی مین گمراہو عبث | قاطع ظلمت ہے اُس شمس الضحیٰ کا اتباع
ہو چکے منسوخ سب جتنے تھے ادیان قدیم | حشر تک باقی ہے شرع مجتبےٰ کا اتباع
جی اوٹھین بالفرض اگر سب انبیا و مرسلین | سب پہ ہو فرض اُس امام الانبیا[1] کا اتباع
جب یہ ثابت[2] ہے کہ خیر الہدیٰ ہدیِ محمد | چھوڑ دو سب رستے کرو اُس پیشوا کا اتباع
پائے کب صوفی صفائی بے اتباع مصطفےٰ | ہے تصوف اُس امام الاصفیا کا اتباع

سلہ مشکوۃ کے باب الاعتصام فصل ثانی مین ہے کہ آپنے فرمایا اگر موسیٰ زندہ ہوتا نہ بن آتا اُسکو سوا میرے اتباع کے اور فصل ثالث مین ہے اگر موسیٰ میرا زمانہ نبوت پاتا ضرور میرا اتباع کرتا اور فرمایا شیخ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ آپ امام الانبیا ہین روز قیامت سب انبیا آپکے نیزہ کے نیچے ہونگے اور سب انبیا نے آپکے پیچھے شب معراج نماز پڑھی اور اگر آپکا زمانہ وہ انبیا پاتے آپکا اتباع اُنپر فرض ہو جاتا یہ مضمون مینے راحۃ القلوب مین بھی لکھا ہے ۱۲ سلہ یہ مسلم کی حدیث ہے یعنی سب طریقون مین اچھا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ۱۲

جو خلاف شرع ہوے ایجاد باطل جان اُسے
کیجیے مستحسنات اتقیا کا اتباع

نایب حضرت ہین وہ گذرے جو حقانی امام
اتباع اُنکا ہی خود خیر الوریٰ کا اتباع

بو حنیفہ ہین چراغ امت خیر الانام
حق ہی ہمپر اس چراغ حق نما کا اتباع

آگے ہونگے مصطفےٰ اور پیچھے پیرو آپکے
جائیگا جنت مین لیکر مصطفےٰ کا اتباع

پیرو ونکو آپکے یحببکم اللہ ہے خطاب
بنتے ہین محبوب کرکے مجتبےٰ کا اتباع

بیدل اپنا قول ہی جان اگر جاے تو جاے
ہاتھ سے جاے نہ محبوب خدا کا اتباع

الوداع رمضان در موسمیکہ گرما شدید بود تحریر نمود

ہوئے ہو تم ہمسے جدا ای ماہ رمضان الوداع
ملوائی پھر تمسے خدا ای ماہ رمضان الوداع

ماہ صیام ایسے چلے قالب سے جان جیسی چلے
ہیہات تم کیسے چلے اے ماہ رمضان الوداع

جاتے ہو ای ماہ نجات ہم ہاتھ پر ملتے ہین ہاتھ
آتی ہی یاد ایک ایک بات ای ماہ رمضان الوداع

جنت کے تھے سب در کھلے دوزخ کے سب در بند تھے
ہر دم تھی رحمت غیب سے اے ماہ رمضان الوداع

وہ سنت نان سحر وہ لذت شیر و شکر
وہ جاگنا پچھلے پہر اے ماہ رمضان الوداع

افطار مین شربت کے گھونٹ اللہ رے وہ لذت کے گھونٹ
کس خیر کس برکت کے گھونٹ ای ماہ رمضان الوداع

بھر بھر کے جب پیتے گلاس بجھتی جگر تک کی پیاس
مٹ جاتا دلکا سب ہراس اے ماہ رمضان الوداع

راتوں کو وہ پڑھتے نماز طاعت کا وہ دامن دراز
خالق سے وہ عجز و نیاز اے ماہ رمضان الوداع

شہر تراویح الوداع ماہ تسابیح الوداع
نور مصابیح الوداع ای ماہ رمضان الوداع

ف۔ جو بات دین مین نئی ایجاد ہوا گر وہ خلاف شرع ہی مردود ہے اور اگر علماء ربانی نے اسکو موافق ادلۂ شرعیہ پاکر پسند فرمایا وہ درست ہے بعض علماء اُسکو سنت حکمیہ کہتے ہین اور بعضے بدعت حسنہ اور مین نے اپنی کتاب انوار ساطعہ مین اٹھارہ ورق تحقیق بدعت مین لکھے ہین طالبان حق اسکو ملاحظہ فرماوین ۱۲

محشر مین ہمکو لیجیو حق سے شفاعت بخشیو
اچھی شہادت دیجیو ای ماہ رمضان الوداع

ای ماہ رمضان السلام ای فرض رحمن السلام
ای شہر قرآن السلام ای ماہ رمضان الوداع

ای حضرت ماہ صیام بیدل کا لیجے اب سلام
تسلیم ہے ختم الکلام ای ماہ رمضان الوداع

بہار باغ دنیا را خزان فنا در قفاست

کس آرزو پہ یہان کوئی عاقل لگای باغ
آخر خزان بگاڑیگی اکدن ہوای باغ

جو داغ عشق حق مین دل اپنا بنای باغ
دیکھے کبھی نہ آنکھ اوٹھا کر فضای باغ

جلوے تجلیون کے ہین دل مین بسے ہوئی
کیا عاشق خدا کی نگاہون مین آی باغ

غافل جمال حسن قدم کی بہار دیکھ
دو روز کی بہار پہ مت ہو فدای باغ

اس گلشن حدوث کی نیرنگیان نہ دیکھ
گو چشم نرگسین کے کرشمے دکھای باغ

منزل پہ گر پہنچنا ہی مت بیٹھ باغ مین
سو جائیگا جو کھائیگا ٹھنڈی ہوای باغ

اوجڑی بہت چمن کہ پتا بھی نہین کہین
وہ پھول پھل کدھر ہین کہان غنچہای باغ

روتا ہی غم سے باغ کہ انجام ہے خزان
شبنم کے آنسوؤن سے ہی ظاہر بکای باغ

پھولا پھلا نہ کوئی ہزارون چلے گئے
کہتے ہوی کہ ہای چمن ہای ہای باغ

حسرت زدون کے سینے بھی دیکھو تو منعمو
ہین حسرتون کے داغ نے کیا کیا کھلای باغ

باغون مین جسکا دل تھا تڑپتا ہے گور مین
ہی ہی کدھر گئی مری ٹھنڈی ہوای باغ

کرتے سدا جو عیش تھے باغون کے سایہ مین
کانٹے اوگے ہین قبر پہ اُنکے بجای باغ

دنیا کے باغ کی نہین بیدل مجھے ہوس
عقبے مین خلد کا مجھے مولے دکھای باغ

ف۔ اس قسم کے اشعار کہ جسمین ردیف مین ایک ہو اور قافیہ معین نہو بلکہ ہر شعر کا قافیہ جدا جدا ہو اساتذہ کے کلام مین پایا گیا ہے ازان جملہ امیر خسرو کی غزل کہ بے نظر بر من فگن مشہور ہے ۱۲

فضائل درود بر محبوب حضرت ودود صلے اللہ علیہ وسلم

حکم حق ہی پڑھو درود شریف — چھوڑو مست غافلو درود شریف
پڑھکو ایکبار پاؤ دس رحمت — خوب سودا ہی لو درود شریف
تحفہ روح نبی کو پہنچاؤ — جتنا پہنچا سکو درود شریف
جاکے وہان پیش ہوگا نام بنام[۱] — جسقدر جس کا ہو درود شریف
خود خدا بھیجتا ہے انپہ درود — تم بھی بھیجا کرو درود شریف
بزم مولد مین جب ہو تم حاضر — پڑھتے ہر دم رہو درود شریف
حضرت مصطفے کا پیارا نام — جب سنو تب پڑھو درود شریف
جس سے لوہا سا دل بنے سونا — ہے وہ اکسیر لو درود شریف
گر پڑھین صدق دلسے کافی ہے — جملہ حاجات[۲] کو درود شریف
پائینگے چار پشت[۳] تک برکت — دل سے بھیجینگے جو درود شریف
آخرت[۴] کے سفر کو ای بیدل — توشہ تم لیچلو درود شریف

بیان فضائل قرآن

نور دل روشنی جان ہی قرآن شریف
کہتا ہی دل میرا ایمان ہی قرآن شریف
دین و ایمان کی پہچان ہی قرآن شریف

ہادی انس و نبی جان ہی قرآن شریف
جان کہتی ہی مری جان ہی قرآن شریف
کرتا کافر کو مسلمان ہی قرآن شریف

[۱] علامہ زرقانی شارح مواہب نے روایت کی ہو کہ جب کوئی امتی درود پڑھتا ہے فرشتہ جناب نبوت مین عرض کرتا ہے اُس آدمی کا نام لیکر کہ فلان بیٹا فلانے کا آپ پر درود پڑھتا ہے اور یہ روایت جذب القلوب مین بھی ہے ۱۲
[۲] درود سے جمیع حاجات و مہمات کا پورا ہونا جذب القلوب مین شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح نے روایت کیا ہے ۱۲
[۳] جذب القلوب مین ہی کہ درود کی برکت اولاد اور اولاد کی اولاد چار طبقہ تک پہنچتی ہے ۱۲ [۴] درود خوان کو پل صراط پر نور ہوگا اور قدم ثابت رہینگے اور نجات ہوگی یہ جذب القلوب مین ہے ۱۲

چشم حق بین کو دکھاتا ہی حقائق کیا کیا
جسنے قرآن پڑھا گویا کیا حق سے کلام
وہ تلاوت ہے جو آداب و شرائط سے ہو
دیتا ابرار کو کیا کیا ہے غذائین روحی
بوی معنی کی مہک مغز نے پائی تو کہا
حسن قرآن کو ہوجاتی ہی دونی زینت
ملتی ہر حرف کے پڑھنے مین ہی دس دس رحمت
دس گنہگار کو لیگا وہ جہنم سے بچا
مانو قرآن کے فرمان مسلمانو تم
بے وضو ہاتھ لگاتے نہین اسکو مومن
تاج اُس شخص کے مان باپ کے سر پر ہوگا
جسکا جی چاہے رہے سیر چمن مین بیدل

سرمہ دیدہ عرفان ہی قرآن شریف
واہ کیا قرب کا سامان ہی قرآن شریف
یون تو پڑھ لیتا ہر انسان ہی قرآن شریف
گویا نعمت[۱] کا بھرا خوان ہی قرآن شریف
پھول ہی سنبل و ریحان ہی قرآن شریف
پڑھتا جب کوئی خوش الحان ہی قرآن شریف
واہ کیا رحمت رحمن ہی قرآن شریف
حفظ رکھتا جو مسلمان[۲] ہی قرآن شریف
دیکھو اللہ کا فرمان ہی قرآن شریف
کیا ہی ذی عزت و ذی شان ہی قرآن شریف
پڑھتا جو عاشق قرآن ہی قرآن شریف
اپنا منظور تو بستان ہی قرآن شریف

موت اور قبر کی ضیق مین کوئی رفیق نہین

خدا ہی بندونکا اپنے ہی غمگسار رفیق
سنی اجل نے کسیکی نہ ایک بھی فریاد
ہزار حیف اُن آنکھونکے سامنے ہو خزان
جو مر گیا وہ گیا پھر کے یہان نہ آئیگا

نہ مان نہ باپ نہ بھائی نہ کوئی یار رفیق
تڑپتے رہگئے سب چیخ مار مار رفیق
سدا جن آنکھون سے دیکھا کیے بہار رفیق
تمام عمر بھی روئین جو زار زار رفیق

[۱] حدیث شریف مین آیا ہے القرآن مادبۃ اللہ یعنی قرآن ایک ضیافت عام ہی اللہ تعالی کیطرف سے یہ حدیث شیخ محدث دہلوی نے شرح فارسی مشکوۃ مین روایت کی ہی ۱۲ [۲] یہ حدیث مشکوۃ مین ہے لیکن عمل شرط ہے کہ حلال و حرام کو سمجھے اسیواسطے شعر مین لفظ مسلمان لکھا ہے کہ اصل مسلمان وہی ہی جو احکام قرآن پر گردن جھکا دے ۱۲

دیا اجل نے کنار لحد پہ جب پہنچا / کنارہ کر گئے سب جو تھے ہمکنار رفیق

کسی نے جان نہ کی جانکنی کیوقت نثار / جو مدعی تھے میان ہم مین جان نثار رفیق

پڑا ہے گور مین تنہا غریب او ربیکس / کروڑ جسکے یگانے تھے سو ہزار رفیق

نہ آئے قبر پر اکدم کدھر مین وہ ہمدم / جو آکے ملتے تھے دم دم مین بار بار رفیق

زمانہ آج ہی اپنا تو کل پرایا ہے / کرین نہ اسکی رفاقت پہ اعتبار رفیق

رفیق چاہے تو کر صدق دل سے نیک عمل / یہ ہوگا قبر کی وحشت مین دوستدار رفیق

توہی رفیق ہو بیدل کا اسگھڑی یا رب / نہو گا گور مین جب کوئی یار غار رفیق

انشاد بیدل او آہ در فضائل حج بیت اللہ

کہتا ہی باندہ کے احرام جو بندا لبیک / لطف دیکھو اسے خود کہتا ہی مولی لبیک[۱]

جب بنا کعبہ تو کی حق تعالیٰ نے منادی حج کی / صلب و ارحام مین روحون نے پکارا لبیک[۲]

آکے دنیا مین وہی جاتا ہی بندہ حج کو / جسنے وہان حق کی منادی مین کہا تھا لبیک

گرگئی مست ازل مین جسے آواز الست / اسکا نغمہ ہے بلی اس کا ترانہ لبیک

لب سے لب ملگئے لبیک جب آیا لب پر / کلمہ کس ذوق محبت کا ہے میٹھا لبیک

حج تو سب کرتے ہین پر حج کی حلاوت جب ہے / کرلے مقبول جب اللہ تعالی لبیک

حاجیو رہنا ادب سے کہین ایسا تو نہو / کہو لبیک جواب اسکا ملے لا لبیک

اسکا احرام طواف اسکا اسیکا حج ہی / حق تعالی کو پسند آگیا جسکا لبیک

۱ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے تنبیہ الغافلین مین روایت کی ہی کہ جب بندہ احرام کے کپڑے پہنکر لبیک کہتا ہی خود پروردگار عزوجل اسکے جواب مین لبیک فرماتا ہی ۱۲ ۲ تفسیر روح البیان وغیرہ مین ہی جب حضرت ابراہیم کعبہ بنا چکے حکم ہوا کہ لوگون کو حج کیواسطے پکارو تب دونون نے پکارا اور اللہ تعالی نے اپنی قدرت سے انکی آواز زمین و آسمان تک سب جگہ پہنچا دی اسوقت جو روحین اپنی ماں کے پیٹ یا باپ کی پشت مین تھین سب نے کہا لبیک اللہم لبیک ۱۲

کرلو حج یہ بھی تو ای اہل دول دولت لو / جاؤ جب تم کہے معبود تمہارا لبیک

منعمو خوب سنے جشن طرب کے نغمات / اب سنو کعبہ مین عشاق کا نعرا لبیک

مائل حج نہوئی دل تو حسرت ہے کمال / نعمتین کھاکے نہ منعم کو پکارا لبیک

یہ تعبد ہی یہی شان اطاعت بیدل / حکم جو کچھ کرے مولیٰ کہے بندا لبیک

توصیف ماہ میلاد شریف

آیا پھر خیر سے اب ماہ ربیع الاول / رحمت حق کا سبب ماہ ربیع الاول

سال بھر رہتے ہین مشتاق تمنا کرتے / ایکدن آئیگا کب ماہ ربیع الاول

دیکھا جب چاند تو گھر گھر ہوئی عشاق مین عید / دل سے غم لیگیا اب ماہ ربیع الاول

کھلگیا غنچہ دل آگئی عالم مین بہار / ہی عجب رحمت رب ماہ ربیع الاول

ہر طرف ہونے لگی مولد اقدس کی دھوم / آگیا دھوم سے جب ماہ ربیع الاول

مدح کا زور ہے اور صل علی کا ہی شور / کیا مہینا ہے عجب ماہ ربیع الاول

کسقدر ہوتی ہے تعظیم ہمیں اس مین / ہے عجب ماہ ادب ماہ ربیع الاول

سعی نے سنکے ہوا تازہ دلون مین ایمان / ہی ہدایت کا سبب ماہ ربیع الاول

سال بھر دلمین سرور انکے رہیگا جنکو / کرگیا محو طرب ماہ ربیع الاول

سعی اس نام کے ہین در جا اول کی بہار[۱] / رکھتا ہی طرفہ لقب ماہ ربیع الاول

کس مہینہ مین ہی بیدل یہ فضیلت کہ ہوا / مولد شاہ عرب ماہ ربیع الاول

بیان اولیت نور خیر البریۃ علیہ الصلوۃ والتحیۃ

بنایا صانع قدرت نے نور مصطفی اول / جمال غیب کا مظہر بنا یہ آئینہ اول

۱ ربیع موسم بہار کو کہتے ہین اور لفظ اول مراد لے لیا ہے ۱۲

کبھی ظلمت عدم کی ذرہ ذرہ سب چمک اوٹھا
جو نکلا مطلع وحدت سے وہ شمس الضحیٰ اول

ہے پرتو اُسکا یہ انوار رنگارنگ کے جلوے
نہ تارے تھے نہ سورج تھا نہ ماہ پر ضیا اول

پھلا پھولا ہے کیا کیا باغ عالم شان حق دیکھو
وہ سب کچھ بنگیا قدرت سے جو کچھ بھی نہ تھا اول

خطاب کن ہوا خالق سے جب نور محمدؐ کو
جھکا تعظیم مین خالق کے اور سجدہ کیا اول

جناب مصطفےٰ کی روح[1] سے سب فیض لیتے تھے
مقیم عالم ارواح تھے جب انبیا اول

ہوئی جب آدم و حوا کی قربت باغ جنت مین
پڑھا آدم نے روح پاک پر صلّ علیٰ اول

تماشا ہے کہ پھر پیدا ہوئے وہ نسل آدم سے
کہ جنکے فیض سے آدم کا تھا پتلا بنا اول

یہی وہ ہے شجر نکلا شجر سے پھر وہ تخم آخر
شجر جس تخم کے اندر سے پھوٹا اور اگا اول

بظاہر گرچہ آئے دورۂ آخر مین وہ لیکن
وہی دل ہین جنکو حق نے رکھا جا بجا اول

ہوا اظہار جب ذات احد سے میم ممکن کو
تو ظاہر اسم احمد لوح ہستی پر ہوا اول

لیا ارواح سے عہد الست اللہ نے جسدم
جواب آپ ہی نے فرمایا دم قالو بلیٰ اول

کھڑے سب انبیا معراج مین تھے آپکے پیچھے
امامت پر ہوئے قایم وہی صدر العلیٰ اول

اٹھائے جائینگے سب اولین و آخرین جسدن
اُٹھینگے قبر سے وہ شافع روز جزا اول

گذر ہوگا نہ ہرگز انبیا کو باغ جنت مین
نہ داخل ہونگے جبتک حضرت خیر الورا اول

بیان کیجیے کہانتک مصطفےٰ کی اولیت کو
کہ ہر منصب مین تھے وہ صاحب مجد و علا اول

جسے حب خدا ہو جسکا مقصد حق سے ملنا ہو
کرے پیدا وہ دل مین حب محبوب خدا اول

کریگا بس وہی الفت رسول پاک سے بیدل
ازل مین جسکو جام عشق احمد مل چکا اول

[1] حضرت شیخ رحمہ اللہ نے مدارج النبوۃ مین لکھا ہے روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درعالم مربی ارواح انبیا و مفیض علوم الیہ بود در ارشاد ۱۲

سلام مشتمل بر حلیہ خیر الانام علیہ السلام

تا قیامت اُس بہار باغ جنت پر سلام
شان عزت کان رحمت جان عفت پر سلام

دل سے اُس جان جہان پر چاہیے پڑھنا درود
پہنچے امت سے شفیع جرم امت پر سلام

خاک طیبہ[1] آب جنت سے گندھا اُنکا خمیر
اُنکی طینت اُنکی صورت اُنکی سیرت پر سلام

سر سے پا تک نور تھا تن اسلیے سایہ نہ تھا
ایسی جسم جان صفت مربوع[2] قامت پر سلام

ریش گنجان اور کلانی سر مین اُس ورد کے تھی
اُس عظیم الہامہ ورراس یاست پر سلام

چاند کا ٹکڑا تھا پیشانی تو رخ بدر تمام
چہرۂ تابان کے انوار وجاہت پر سلام

سرخ ڈورے آنکھ مین رہتے تھے اور نیچی نگاہ
اکحل العینین کی عین عنایت پر سلام

ناوک اندوز مژگان کی نفاست پر درود
قوس ابروی معنبر کی لطافت پر سلام

بینی اقدس تھی جیسے شمع کی لو ہو بلند
لب کی سرخی اور دانتوں کی نزاہت[3] پر سلام

بطن صافی سینہ چوڑا دونون شانہ تھے قوی
پشت پر تھی مہر اُس مہر نبوت پر سلام

رہتا ہے خوشبو معطر دست عالی دستگاہ
نرم تر دیبا سے تھی کف اُسکے لینت[4] پر سلام

تھا ورم آجاتا قدمون پر قیام اللیل مین
ایسے قدمون کے قیام و استقامت پر سلام

بیدل مسکین کا یا رب بھیجتا رہ تو مدام
تا قیامت شافع روز قیامت پر سلام

نعت شریف مشتمل بر حلیہ لطیف

اے سیہ گیسوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم
برق تجلی روی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

[1] طیبہ بفتح طا و سکون یا تحتانی مدینہ منورہ کا نام ہے پہلے مدینہ کو یثرب کہتے تھے یہ مشتق ہے ثرب سے ثرب کہتے ہین فساد کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا کہ مدینہ کو یثرب مت کہو بلکہ طابہ اور طیبہ کہو یہ دو لفظ مشتق ہین طیب سے یہ مجمع البحار مین لکھا ہے اور طیب بکسر طا و سکون کہتے ہین خوشبو کو اور بفتح طا و سکون کہتے ہین لذیذ اور پاک چیز کو یہ منتخب مین ہے ۱۲ [2] مربوع قامت میانہ قد ۱۲

[3] یعنی صفائی و رونق ۱۲ [4] یعنی نرمی ۱۲

بے سر و پا بروی محمد صلے اللہ علیہ وسلم | عید طرب ہے روی محمد صلے اللہ علیہ وسلم
دہن میں گو دندان لعل ہیں مونہہ خنداں ان | مشک ختن ہیں موی محمد صلے اللہ علیہ وسلم
گرچہ میانہ تھا قد والا دیتا دکھائی سب سے بالا | سرو قد دلجوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم
رخ پہ بشاشت وقت تکلم ولبین ترحم لب پہ تبسم | کیا دلجو ہے خوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم
سبز خط وہ لطیف اور گنجان لطف دکھاتا اسپہ فراوان | رنگ رخ نیکوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کاش ہمین ہر غم سے نکالے دام میں اپنے ہمکو پھنسالے | پیچ و خم گیسوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم
ضخم کرادیس انکی صفت ہے یعنی قوی تھے جوڑ بدن کے | دوش و بر و زانوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم
معجزہ سنگ ریزی حصا کا سمجھو بھید اللہ رمی کا | ہے یہ حق بازوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم
محو طرب کل اہل زمین ہوں شیفتہ اہل خلد برین ہون | پائیں اگر خوشبوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم
لکھتے ہیں اُسکو عرش علی سے اعلے قبر شریف کا اونا ٹکڑا | جو ہے تہ پہلوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم
خاک شفا ہے غبار مدینہ آب بقا ہے نہار مدینہ | دار شفا ہے کوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم
حد سے بڑھے جب ہول قیامت تب گھبرا کر ہے شفاعت | کل کی نظر ہو سوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم
ایسی تپش میں بار خدایا تیری عرش کا پائی سایہ | بیدل مدحت گوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

سه

صلی اللہ علی محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

معراج سیدنا محمد | قد کان فی رجب مکرم
حین اتی ایلیا محمد | جبریل قال لہ تقدم

له روز بدر جب لڑائی کفار کی تیزی پر آئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی خاک اور کنکر اوٹھا کر کفار پر پھینکدی اور فرمایا شاہت الوجوہ کوئی مشرک باقی نہ رہا جسکی آنکھ اور ناک اور مونہہ میں اس مٹی کا ریزہ نگیا ہو تب وہ سب بھاگ گئے حق سبحانہ نے سورہ انفال میں اس قصہ کو فرمایا ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اس آیت کا ترجمہ شاہ عبد القادر نے اس طرح فرمایا ہے اور تو نے نہیں پھینکی مٹھی خاک جس وقت پھینکی تھی لیکن اللہ نے پھینکی ۱۲ منہ درمختار اور اسکی شرح شامی میں ہے کہ قبر شریف کی وہ جگہ جس سے اعضاء مبارک

صاد ار اماما ہنا محمد | صلی بالانبیا وآدم
فوق السماء علا محمد | اللہ شرفہ وکرم
فاز وراء الوری محمد | مولاہ قربہ وکلم
لا تسأل عن علا محمد | لا ندری واللہ اعلم
یشکو الیک یا محمد | عبد السمیع وقد تہیم
ما لی شفیع سوی محمد | یا کہف الفقرا ارحم
واشفع للعیش المخلد | ثم التبعید من جہنم
واکشف دجانا یا محمد | بالوجہ کالبدر المتمم

نعت فارسی

محو انوار لقای کیستم | غرق موج جلوہ ہای کیستم
ہر سخن شد در دہن قند و نبات | طوطی مدحت سرای کیستم
میرسد یحببکم اللہ در جواب | تابع حکم و رضای کیستم
میتراود از لبم آب حیات | محو ذکر جانفزای کیستم
گر نہ بندم دل بدین مصطفی | گشتہ مخلوق از برای کیستم
نغمہ ام شد زیب گوش قدسیان | عندلیب خوشنوای کیستم
سالکان را نالہ ام دل می کشد | یا رب آواز درای کیستم
خامہ ام چون شاخ گل شد گلفشان | گلشن آرای ثنای کیستم

کی بود بیدل بشاہانم نیاز
زانکہ میدانی گدائی کیستم

حمد رب العلمین

تو ہی شاہ ہو نکا شاہنشاہ رب العلمین ۔ سب کا قبلہ ہے تیری درگاہ رب العلمین
سر رگڑتے ہین تیری درگاہ عالیجاہ مین ۔ جتنے ہین شاہان عالیجاہ رب العلمین
عرش سے لے فرش تک لیکر ازل سے تا ابد ۔ ذرہ ذرہ سے ہے تو آگاہ رب العلمین
فلسفی کی عقل چکر کھائے صد ہا سال تک ۔ کب تری حکمت سے ہو آگاہ رب العلمین
انبیا و اولیا کیا قطب کیا ابدال و غوث ۔ سب ہین تیری بندہ درگاہ رب العلمین
کوثر و تسنیم کیا مانگین وہ تیری تشنہ لب ۔ دلمین جو رکھتے ہین تیری چاہ رب العلمین
ہوتا ہی بندونکا ایسی بیکسی مین تو رفیق ۔ جب کوئی ہمدم نہو ہمراہ رب العلمین
لیچل اُس رستہ کو تو راضی ہو و تیرا رسول ۔ ہو وہی جنت کی سیدھی راہ رب العلمین
کس سے لون فریاد بیدل کون ہے اسکے سوا ۔ مُستعانی لَیس اِلّا اللہ رب العلمین

[illegible]

شرح راز و نیاز در ادای نماز

جلوہ ہی خاص رحمت حق کا نماز مین ۔ انوار قدس کا ہی نظارا نماز مین
مولی سے اپنے ملتا ہے بندہ نماز مین ۔ اوٹھ جاتا ہی جدائی کا پردا نماز مین
آپہونچا خاص اپنے شہنشاہ کے حضور ۔ جب بندہ ہاتھ باندہ کے آیا نماز مین
مولی مین اور بندہ مین رہتا نہین حجاب ۔ بے پردہ ہے تجلی مولی نماز مین
جب ہاتھ اوٹھای باندہ کے نیت تو یون سمجھ ۔ دونون جہان سے ہاتھ اوٹھایا نماز مین
کیا جانے تو رکوع و سجود و قعود کو ۔ ہی کن حقیقتونکا اشارا نماز مین

ےلہ جب نمازی بلا حظہ حضور حجاب باری دست بستہ کھڑا ہوا اسکا نام قیام ہی پھر جب کھڑا ہو کر فاتحہ وغیرہ پڑھنے مین عظمت الہی کا معائنہ ہوا تب وہ انتہاء عظمت رب العرش العظیم کیلیے جھک گیا اور کہا سبحان ربی العظیم اسکا نام رکوع ہوا پھر انتہا درجہ کی عاجزی عمل مین لایا کہ اپنا سر اور موہنہ جو تمام بدن مین شریف ہے زمین کثیف پر رکھدیا اور سبحان ربی الاعلی کہنے مین یہ اشارہ کیا کہ سب سے اعلی وہی ہے مین کیا ناچیز ہون اس زمین سے پیدا ہوں جس پر سر رکھا ہی پھر اسی مین جلا جاونگا جب بندہ یہ افعال سے ادا کر حصول [illegible]

[illegible]

الحمد کی شروع تو ہر کلمہ کا جواب ۔ معبود ذو الجلال سے پایا نماز مین
حمد و ثنا درود و قراءت دعا سلام[لہ] ۔ ہے جمع ہر طرح کا وظیفہ نماز مین
تن کی صفائی حق کی رضا دلکی روشنی ۔ ای بندے خوبیان نہین کیا کیا نماز مین
قبلہ کر اپنے قلب کا رب کریم کو ۔ جسطرح موہنہ کا قبلہ ہے کعبہ نماز مین
کیون در بدر پھرے وہ مدد مانگتا کہ جو ۔ ایاک نستعین ہے پڑہتا نماز مین
پڑہ پڑہ کے تو نماز دعا صدق دلسے مانگ ۔ مقصد وہ کیا ہے جو نہین ملتا نماز مین
مدہوش و مست خواب سحر مین ہے بے نماز ۔ اور اوٹھ کے آیا عاشق مولا نماز مین
مت کر قضا نماز کھڑی سر پہ ہے قضا ۔ سن مالک قضا کا تقاضا نماز مین
گر قبر کی اندھیری سے ڈرتا ہے پڑہ نماز ۔ ہے ظلمت لحد کا اوجالا نماز مین
نرمی سے کرتا ہے ملک الموت قبض جان ۔ تلخی موت کا ہے مداوا نماز مین
یہ قبر مین انیس یہ محشر مین ہو شفیع ۔ عقبے کی راحتین ہین سراپا نماز مین
رکھیگا سر بلند اونہین پاک بے نیاز ۔ ہے جنکا سر نیاز سے جھکتا نماز مین
بیدل نماز کیون نہو معراج مومنین ۔ پاتا عروج و قرب ہے بندہ نماز مین

اعلان فضائل رمضان

واہ کیا ماہ مبارک ہے یہ ماہ رمضان ۔ حق نے کی جس کی صفت اُنزِل فیہ القرآن
جو ہوا اسبات سے خوشنود کہ آئے رمضان ۔ کردیا حق نے حرام[لہ] اُسپہ عذاب النیران[لہ]
چاند ہوتی ہی ہوا حکم کہ ہان ای رضوان ۔ روزہ دارونکے لئے کھولدی ابواب جنان
بند دروازے جہنم کے کئے جاتے ہین ۔ باندھے زنجیرونمین جاتے ہین جنود الشیطان

لہ سلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جمیع ملائک اور بشر عباد اللہ الصالحین پر ہے ۱۲ منہ لہ یہ حدیث درۃ الناصحین مطبوعہ مصر کی صفحہ ۸۴ پر ہے ۱۲ لہ شعلہاے جہنم ۱۲

عرش کے نیچے لگی چلنے ہوا جنت کی
اور سجائی گئیں جنات ذوات الافنان

نخل جنت میں ہوا الگ کہ وہ نکلی نغمات
کہ کبھی نہ سنا ایسا غنا یہ الحان

پوچھا حوروں نے یہ کیا جشن ہے رضوان نے کہا
ہے یہ اس ماہ مبارک کی خوشی کا اعلان

بارہ بیٹوں میں تھے یعقوب کے جیسے یوسف
یوں ہی کل بارہ مہینوں میں ہے پیارا رمضان

کرتے اس ماہ طرب میں ہیں فرشتے شب و روز
روزہ داروں کے لیے حق سے دعائے غفران

یہ وہ دن ہیں کہ ملے نفل میں فرضوں کا ثواب
ہو وہی اک فرض تو ستر کی جزا دے منان

روزہ والے اٹھیں جب قبر سے بھوکے پیاسے
خوان میووں کے بھرے آئینگے لیکر غلمان

کیا مہینہ ہے کہ دن رات ہے طاعت کی بہار
دن کو روزہ ہے تراویح کا شب کو سامان

حشر میں اہل تراویح کا قرآن ہو شفیع
روزہ داروں کی شفاعت پہ ہو قائم رمضان

روزہ داروں کی خوشی ایک ہے افطار کے وقت
پھر خوشی ہوگی بڑے وقت لقاء الرحمٰن

اجر دلوائینگے ہر شے کا ملائک کے ہاتھ
دیگر روزہ کی جزا آپ وہ مالک ذیشان

خواب راحت میں بھی صائم کو ہے طاعت کا ثواب
روزہ داروں پہ ہے اللہ کا کیا کیا احسان

روزہ رکھنے میں جو تسلیم و رضا کے طالب
انکے مشتاق بہشت اُن سے ہے راضی دیان

حشر یا انہی بندوں میں ہو یا رب جنکو
رضی اللہ رضوا عنہ ملیگا فرمان

۱ صاحب شاہ خان کی کثیرہ ۱۲ ۲ یہ خوش آوازی کی حدیث فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے روایت کی ہے تنبیہ میں ۱۲ ۳ نزہۃ المجالس میں ابن جوزی سے یہ تشبیہ نقل کر کے لکھا ہے کہ جیسے ایک بیٹے یوسف کی دعا سے انجام کار کل گیارہ بیٹوں کی خطائیں معاف ہوئیں اسی طرح اس مہینہ رمضان کی برکت سے کل گیارہ مہینوں میں خطائیں کی ہوئیں معاف ہو جائینگی ۱۲ ۴ بیہقی نے باسناد مقبول روایت کی ہے کہ ہر روز اور ہر رات فرشتے دعا مغفرت کرتے ہیں روزہ داران رمضان کے واسطے یہ شرح مواہب لدنیہ میں زرقانی نے لکھا ہے ۱۲ ۵ نزہۃ المجالس میں اور حضرت غوث اعظم کی غنیۃ الطالبین میں ہے کہ روزہ دار کا سونا بھی عبادت ہے ۱۲ ۶ یہ حدیث مشکوۃ میں ہے ۱۲ ۷ یہ روایت نزہۃ المجالس میں ہے ۱۲

روزہ داروں کے لیے کھولینگے محشر کے دن
باغ جنت کا وہ در نام ہے جسکا ریان

مرتے دم گر ہو تجلی کا کرشمہ بیدل
ظلمت گور ہو رشک شب قدر رمضان

حکم تنزیہ بصائمان در ماہ رمضان

شان تقدیس کا مظہر ہے مہینہ رمضان
جسکی تنزیہ میں ناطق ہیں حدیث اور قرآن

کھانا چھڑواتے ہیں روزہ میں تو حکمت یہ ہے
تاکہ انسان میں پیدا ہوں تقدس کے نشان

کرتے ہیں لذت حیوانی و شہوانی ترک
جوہر روح میں دیتا ہے لطافت انسان

کسی طاعت کی جزا حور کسی کی ہے قصور
اور جزا روزہ کی یہ ہے کہ ملے خود رحمٰن

ایسے درجوں پہ وہی بندے پہنچتے ہیں کہ جو
جان و دل کرتے ہیں مالک کی رضا میں قربان

رکھیں روزہ کو جو روزہ کی طرح تب دیکھیں
کیا اثر اسکا ہے کیا اسکی صفت ہے کیا شان

روزہ دار ایسے بھی کتنے ہیں کہ روزوں کا مفاد
نہیں پاتے بجز اسکے کہ رہے وہ عطشان

حق نے دی ہم کو شب قدر نہ سمجھے ہم قدر
ہائے اسکا وہ کرم اور یہ اپنا حرمان

چاہیے روزہ میں پاک اور منزہ رہنا
چھوڑنا بغض و حسد فسق و فجور و عصیان

یہ بھی کچھ روزہ ہے سب چھوڑ کے آب و طعام
کھاتے مردار ہیں کرتے ہیں جو غیبت کا بیان

کھانا جب روزہ میں چھوڑا جو ہمیشہ تھا حلال
کیوں نہیں بچتے حراموں سے یہ ہے کیا ایمان

کام کیا دینگے عمل بے سر و سامانوں کے
نہ کچھ آداب و سنن ہیں نہ شروط و ارکان

کچھ بھروسا نہیں طاعات پہ اپنی بیدل
کرلے مقبول مگر رحم سے اپنے رحمٰن

۱ تفسیر روح البیان میں حدیث انا اجزی کی ذیل میں لکھا ہے کہ روزہ دار کی جزا خود میں ہوں نہ حور نہ قصور پھر لکھا کہ یہ وہ روزہ ہے جو خواص کا روزہ حقیقی ہوتا ہے کا حقہ ۱۲

معائنہ ظہور اسرار کامنہ در ایام حمل جناب آمنہ

مبارکباد[1] ہے ارض و سما مین ۔ وہ نور آ ظہر البطن آمنہ مین
مہک پہنچے زمین سے آسمان تک ۔ عجب خوشبو بسی باد صبا مین
معطر کیون نہو عالم کہ خوشبو ۔ اُڑی جاتی ہے مل ملکر ہوا مین
ہری شاخون مین رنگین کھلے پھول ۔ عجب جوبن ہے باغ خوشنما مین
ہے سبزہ جنگلون مین لہلہاتا ۔ بہار آئی بہار آئی فضا مین
خدا یاد آگیا جس دم نظر کی ۔ بہار صنعت کلک قضا مین
ادھر ہے چہچہون مین مست بلبل ۔ اُدھر گل محو ہین رنگین ادا مین
اگر طوطی ہے یا قمری ہے یا مور ۔ عجب مستی ہے ہر اک کی صدا مین
جھکا ہر پیڑ پھلکر جیسے مومن ۔ جھکاتے سر ہین حکم کبریا مین
اُدھر قدوسیون نے آسمان پر ۔ مچائی دھوم تحمید و ثنا مین
عبادت کو بچھے[2] ہین جانمازین ۔ تمام اضلاع و اطراف السما مین
کوئی تقدیس اور تہلیل مین غرق ۔ کوئی سرشار ہے ذوق دعا مین
کسیکا نعرہ ہے سبحان ذی الملک ۔ کوئی مشغول ہے صل علی مین
کھلا ہے جنت الفردوس کا در ۔ ہین حورین جلوہ ہای جانفزا مین

١ کعب احبار سے روایت ہے کہ شب حمل مین غیب سے منادی نے تمام زمین و آسمان مین آواز سنائی کہ آج وہ نور بطن آمنہ مین ظاہر ہوا ہے خوشحالی ہو آمنہ کو بہر خوشحالی ہو آمنہ کو اور یہ بھی روایت آیا ہے کہ ایام حمل مین بہت خیر و برکت غلہ اور ثمرات و باغات مین ہوئی جسکا بیان اشعار آیندہ مین ہے ١٢ ٢ مواہب لدنیہ مین قسطلانی نے لکھا ہے کہ آسمان مین منادی کی گئی افرشوا سجادات العبادات فی صفف الصفا الصوفیۃ الملئکۃ المقربین مین اہل الصدق والوفا اور شارح مواہب نے اس قول کے نیچے لکھا ہے کہ مراد تیاری عبادت اور اظہار فرحت و سرور ہے بوجود مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم پس یہی مراد شعر مین رکھنا چاہیے بطور استعارہ ١٢

خوشی کے چہچہے ہم رنگ بلبل ۔ ہین ہاتف کے گلوی خوش نوا مین
یہی غل ہے یہی چرچا یہی دھوم ۔ وہ نور آ ظہیر البطن آمنہ مین
جناب آمنہ فخر عرب ہین ۔ نسب مین شان عفت مین حیا مین
دیا فرزند بھی حق نے وہ ذی شان ۔ نہین ایسا کوئی خلق خدا مین
جدا ہر ہر نبی مین تھی جو خوبی ۔ ملا دین حق نے وہ سب مصطفی مین
اوٹھائی پھر نہ روی پاک سے آنکھ ۔ نظر کی جس نے حسن دلربا مین
ہو شاہون مین کوئی جیسا شہنشاہ ۔ وہ اُنکی شان ہے کل انبیا مین
کہلیگی شان عالی حشر کے دن ۔ نہین ہو نہ انکا سب روز جزا مین
سدا بیدل کو رکھیو ای خداوند ۔ نبی کے عشق مین اپنی رضا مین

بالاجمال ذکر اکثر احوال آن صاحب جمال صلی اللہ علیہ وسلم

جنکی صفت ہے والضحیٰ شمس الضحیٰ یہی تو ہین ۔ طلعت ہے جسکی شاہد بدر الدجی یہی تو ہین
جنکا ہے رخ مرآت حق وجہ حق نما یہی تو ہین ۔ روشن ہے جسکے چودہ طبق نور خدا یہی تو ہین
تھے کنز مخفی کیطرح پنہان بہار لم یزل ۔ جس نور سے اُس حسن کا جلوہ کھلا یہی تو ہین
آغاز خلقت جنسے ہے انجام بعثت جنسے ہے ۔ جو ہین ازل مین ابتدا پھر انتہا یہی تو ہین
آدم کو یون با صد ادب کرتے فرشتے سجدہ کب ۔ جس نور نبی کے سبب سجدہ ہوا یہی تو ہین

٣ فائدہ اس غزل مین حضور کا سب حال ابتدای خلقت نور محمدی سے معراج تک گویا پورا مولد شریف ہے بعض اوقات مجلس میلاد مین جہان مختصر بیان منظور ہوتا ہے صرف اسی غزل پر اکتفا کیا جاتا ہے اور قیام ساتوین شعر پر کردیا جاتا ہے جسکا شروع یہ ہے ع مولد مین ان کے سننے مین الخ لیکن اس صورت مین ہر شعر کے بعد یہ شعر پڑھا جاتا ہے صلے علیک اللہ یا نور سا احمد یا محمد یا نور عینی و من کان للنہ ابا من کان جدا للحسنین ؛ ٤ تفسیر لفظ طہ مین یہ بھی بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ طا حطی کے عدد نو اور ہائے ہوز کے عدد پانچ ہوتے ہین نو اور پانچ چودہ ہوئے یہ اشارہ ہوا چودہوین رات کے چاند کا یعنی آپکا جمال ایسا خوشنما ہے گویا چاند چودہوین رات کا ہے ١٢

انکی بشارت سب نے دی آدم سے تا عیسیٰ نبی ‌ ‌ جنکی خبر اول سے تھی وہ مبتدا یہی تو ہین

مولد مین انکے سنتے ہین جمع ملائک تھے کھڑے ‌ ‌ جس شہ کے یہ آداب تھے وہ مقتدا یہی تو ہین

نور ولادت کی چمک پہنچی زمین سے تا افلاک ‌ ‌ تھی عرش تک جسکی دمک وہ پرضیا یہی تو ہین

نور احد فیض صمد روح ازل جان ابد ‌ ‌ جنکی مدد ہی بیعدد وہ ذی عطا یہی تو ہین

پاتا جدھر[1] سے رمز لفک جھکتا ادھر ماہ فلک ‌ ‌ تکتے تھے صورت کو ملک وہ مہ لقا یہی تو ہین

سینہ الم نشرح کیا دل معرفت سے بھر دیا ‌ ‌ ناسخ تمام ادیان کا جنکو کیا یہی تو ہین

انکا محب ہے خود خدا اُن پر فدا ہین انبیا ‌ ‌ بردی مین جنکے اولیا وہ بادشاہ یہی تو ہین

پہنچے جب اقصیٰ مین نبی سب انبیا تھے مقتدی ‌ ‌ کل کی امامت جسنے کی وہ پیشوا یہی تو ہین

چھوڑا بساط خاک کو پھر طے کیا افلاک کو ‌ ‌ دیکھا خدای پاک کو وہ مجتبیٰ یہی تو ہین

جنکا سفر معراج ہی تا عرش جنکا راج ہے ‌ ‌ لولاک جنکا تاج ہے صدر العلیٰ یہی تو ہین

وہ عرش کی مسند نشین توسین کے خلوت گزین ‌ ‌ قصر تدلیٰ کے مکین شاہ دنیٰ یہی تو ہین

لب پر تصدق تارون سینہ پہ قربان نسترن ‌ ‌ رخ پر فدا رنگ چمن رنگین ادا یہی تو ہین

وہ غمزدونکے غم ربا وہ مفلسون کے کیمیا ‌ ‌ محتاج کے حاجت روا کان سخا یہی تو ہین

مردے جلائے اپنے بیمار اچھے کر دیے ‌ ‌ جانکی جلا یہی تو ہین تن کی شفا یہی تو ہین

ہان ای گروہ عاشقان کیون لوٹتے ہو نیمجان ‌ ‌ چاہو شفا تو آو یہان دلکی دوا یہی تو ہین

کرتے ہو کیون ای جان لب خضر و مسیحا کی طلب ‌ ‌ آب بقا یہی تو ہین عیسیٰ لقا یہی تو ہین

بیدل تجھے کھٹکا ہی کیا میدان یوم الحشر کا ‌ ‌ شافع مین تیری مصطفیٰ مشکلکشا یہی تو ہین

[1] یہ ایک وقت خاص کا بیان ہے جب ایام رضاع مین آپکو حلیمہ نے مہد مین لٹا دیا جسطرف آپ انگلی اوٹھاتے تھے ادھر چاند جھک جاتا تھا یہ روایت حضرت عباس سے بیہقی نے روایت کی ہے ۱۲

استحسان محفل میلاد محبوب رب العباد صلی اللہ علیہ وسلم

آو مشتاقان محفل محفل میلاد مین ‌ ‌ رحمتین بیحد ہین نازل محفل میلاد مین

حمد حق نعت پیمبر اجتماع المومنین ‌ ‌ سب ہین سنت کی خصائل محفل میلاد مین

عطر ملنا بانٹنا شیرینی سلگانا بخور ‌ ‌ ہین نبی کے سب شمائل محفل میلاد مین

کان ہین سننے مین دل تعظیم مین لب درود ‌ ‌ ہین یہ امت کے مشاغل محفل میلاد مین

قاری میلاد جب ٹھکر لگا پڑہنے سلام ‌ ‌ سب اوٹھی محفل کی محفل محفل میلاد مین

حیف اُسپر جب کھڑی سب ہو مین وہ بیٹھا رہے ‌ ‌ ہو کے پابند سلاسل محفل میلاد مین

مدح خوان پڑہتے ہین گویا پھول مُنہ سے جھڑتے ہین ‌ ‌ کیا چہکتے ہین عنادل محفل میلاد مین

موج لحن مدح خوان آتی ہے جون موج نسیم ‌ ‌ غنچۂ دل جاتی ہے کھل محفل میلاد مین

جنکا دل گھائل ہوا عشق رسول اللہ سے ‌ ‌ ہین تڑپتے نیم بسمل محفل میلاد مین

ہرطرف سے امتی پڑہتے ہین تسلیم و درود ‌ ‌ ہے عجب اک شان حاصل محفل میلاد مین

جب نبی سے آیا امت کے سلامونکا جواب ‌ ‌ ہوگئے انوار نازل محفل میلاد مین

آیا نور فیض روحانی جسے کہتے ہین لوگ ‌ ‌ خود بدولت خود ہین شامل محفل میلاد مین

گھر مین جب دھوپ آگئی گویا کہ سورج آگیا ‌ ‌ خود بدولت یون ہین داخل محفل میلاد مین

[1] نظیر اسکی قرآن شریف مین موجود ہے سورۂ والفجر مین آیا ہے وجاء ربک اسکے معنی شاہ عبدالقادر صاحب نے لکھے ہین اور آوے تیرا رب اور کشاف اور بیضاوی اور کبیر تینون تفسیرین متفق ہین اسبات پر کہ یہان رب کے آنے سے مراد یہ ہے کہ قیامت مین قہر اور جلال ربانی کے آثار ظاہر ہونگے اور دوسری جگہ قرآن شریف مین آیا ہے فاتٰھم اللہ من حیث لم یحتسبوا اسکے معنی شاہ عبدالقادر صاحب لکھتے ہین پہر پہنچا انپر اللہ جہان سے انکو خیال نہ تھا یہ وہ مقام ہے کہ کفار کے دلمین رعب اور ہیبت مسلمانون کی چھاگئی اور انکو شکست فاش ہوئی یہان خود اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت اور جلال ظاہر ہونیکو اپنا آنا فرمایا پس اسیطرح سمجھو محفل میلاد شریف مین بھی فیوض روحانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہونے کو نبی کا آنا کہا گیا جیسے گھر مین دھوپ آنیکو آفتاب کا آنا کہدیتے ہین واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم ۱۲

جو برا کہتے ہین محفل کو ڈرین اللہ سے
مُنہ سے کچھ بولین نہ باطل محفل میلاد مین

ہے مجرب اولیا کا جو کہ یہہ محفل کرے
دل کا مقصد جائیگا مل محفل میلاد مین

گازرونی قسطلانی ابن جزری بوسعید
ہین یہ سب کہتے قائل محفل میلاد مین

اِن مسائل کے دلائل کو جو ڈھونڈین حق طلب
وہ پڑھین میرے رسایل محفل میلاد مین

کچھ تو اس محفل مین پایا ہے جو یون آداب سے
سر کے بل آتا ہے بیدل محفل میلاد مین

منقبت حضرت مخدوم سیّد علاؤالدین صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ

ماہ برج ہدیٰ علاؤالدین
نور فیض خدا علاؤالدین

محو رب العلا علاؤالدین
عشق حق مین فنا علاؤالدین

رکھتے فاقہ طعام دنیا سے
کرتے روحی غذا علاؤالدین

پہونچے عالی خطاب صابر کو
تھے جو محو رضا علاؤالدین

سیف قاطع کا تھا زبان مین اثر
کرتے جسدم دعا علاؤالدین

عالم شرع عابد و زاہد
عارفِ باخدا علاؤالدین

فقر مین حیدر اور نسب سیّد
سیّد الاولیا علاؤالدین

کانِ گنج شکر کا دُرِ فرید
گوہر بے بہا علاؤالدین

چشت کے خاندان عالی مین
ہوئے صدر العلا علاؤالدین

طالبان صفای باطن کو
زنگِ دل کی جلا علاؤالدین

ذوق جام الست مین سرشار
رہتے بیخود سدا علاؤالدین

کر دیئے اک نظر مین لاکھون مست
مرحبا مرحبا علاؤالدین

اپنے بیدل پہ بھی نظر رہے
میرے صابر پیا علاؤالدین

منقبت حضرت خواجہ معین الدین سنجری رحمۃ اللہ علیہ

قطب دور زمان معین الدین
شاہ اقلیم جان معین الدین

حکم مولای کل سے خواجہ ہوئے
خواجۂ خواجگان معین الدین

بخشی مولا نے جب ولایت ہند
آئے ہندوستان معین الدین

شب جا کرتے وان طواف حرم
صبح آجاتے یان معین الدین

توڑا سب کفر و کافری کا ہجوم
جب ہوئے حکمران معین الدین

ہوکے مغلوب بول اٹھے کفار
الامان الامان معین الدین

جن بھی فرمان انکا مان گئے
تھے شہِ انس و جان معین الدین

کھولے کیا کیا حقائق و اسرار
محرم کن فکان معین الدین

شان حق کے نشان دکھلا گیا
لابیان کا بیان معین الدین

چشتیان بہشت مسکن مین
رونق خاندان معین الدین

میرا منہ کیا جو انکی مدح کرون
مین کہان اور کہان معین الدین

سب الم دور ہونگے بیدل کے
گر ہوئے مہربان معین الدین

فضائل صلوات بر روح سید الموجودات صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کی شان مین ہو جسقدر درود پڑھو
محب ہو پاؤ گے جنت مین گھر درود پڑھو

پڑھو درود اگر دل کی ہے جلا منظور
یہ چشم دل کا ہے کحل البصر درود پڑھو

خدا تو بھیجے ہے صلو و سلمو کا خطاب
تم ایسے بیٹھے ہو کیون بیخبر درود پڑھو

پہنکے جامۂ خلعت بباس کے عطر خلوص
خدای پاک کے محبوب پر درود پڑھو

جو اپنے کامونکا انجام نیک چاہتے ہو
ہر ایک کام مین تم پیشتر درود پڑھو

خیال قد مین جو ہو سرو قد ادب سے کھڑے
تو یاد چشم مین با چشم تر درود پڑھو

نبی کے صدقہ تمہاری مراد ہو حاصل
دعا کے اول و آخر اگر درود پڑھو

رہو گے حفظ الٰہی مین رات دن محفوظ
رسول پاک پہ شام و سحر درود پڑھو

فرشتے جاتے ہین لیکر درود حضرت کو
اُدھر پہنچتا ہی جو تم ادھر درود پڑھو

رسول پاک کے حق مین تو یہ بھی تھوڑا ہے
جو انکے نام پہ آٹھون پہر درود پڑھو

دو لب دو زلف دو چشم سیاہ دو رخسار
ہر ایک عضو پہ دو دو پہر درود پڑھو

بچاوے تمکو جو دوزخ سے ایسے محسن پر
سدا سلام کہو عمر بھر درود پڑھو

عبث گناہونکی شامت مین مارے پھرتے ہو
خدا کی تمپہ ہو رحمت اگر درود پڑھو

ہزار درد کو یہ ایک دوا الکفایت ہے
جو پیش آئے ذرا بھی خطر درود پڑھو

خدا وہ دن کری بیدل کہ تم کھڑے ہو کر
حضور روضۂ خیر البشر درود پڑھو

عرض سلام در حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

السلام اے روی پاکان سوی تو
قبلۂ عالم خم ابروی تو

اے شب قدر محبان موی تو
عید مشتاقان محزون روی تو

اے نمایان نور حق از روی تو
اللہ اللہ طلعت نیکوی تو

شد شب اسرا چہا اسرار طے
بود با سولی چو گفت و گوی تو

چیست با کحل الجواہر کار ما
کحل چشم ماست خاک کوی تو

لہ فقیہ شامی شارح درمختار نے بہت مواقع درود خوانی کے لکھے ہین انھین سے چند موقع اس غزل مین لکھے گئے مثلاً کوئی مہمات پیش آئے اسکے وقت پڑھنا اور دعا کے اول و آخر و اوسط مین پڑھنا اور صبح شام پڑھنا ۱۲

می وزان دمبدم نفحات مشک
حبذا خاک در مشکوی تو

ہمچو بوی گل ز گلشن می رسد
عاشقانرا از مدینہ بوی تو

جان بلب شد تیم کاش آرد صبا
نفحۂ از نکہت گیسوی تو

لشکری برہم زدی از مشت خاک
مرحبا ای دست وای بازوی تو

خود خدا توصیف خویت میکند
فوق ازین باشد چہ وصف خوی تو

شافع بیدل بروز بعث و نشر
یا توئی یا عترت نیکوی تو

نعت سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم و عرض بعض حاجات

جسکے ہین رہنما رسول اللہ
دینگے حق سے ملا رسول اللہ

اُسکی کشتی کو موج سے کیا غم
جسکے ہین ناخدا رسول اللہ

دل سے بھیجیگا جو درود و سلام
دینگے اُسکو دعا رسول اللہ

کیا مقدس ہین آپکے القاب
مصطفٰے مجتبٰے رسول اللہ

مجکو مطلوب بس یہی دو ہین
اک خدا دوسرا رسول اللہ

ہم گدا ؤن پہ بھی نظر کیجے
اے شہ دوسرا رسول اللہ

ہوا اب تلک سنو ہرگز
دوسرا آپ سا رسول اللہ

جزو شب مین وہ کل کو دیکھ آئے
عرش سے تا ثرٰے رسول اللہ

غل تھا افلاک پر کہ آئے حضور
مرحبا مرحبا رسول اللہ

جا کے سدرہ پہ رہگئے جبریل
ملے مولےٰ سے جا رسول اللہ

تھا نہ وہان غیر کیا ہی خلوت تھی
یا وہ خالق تھا یا رسول اللہ

انبیا سب ہین پیشوا لیکن
سب کے ہین پیشوا رسول اللہ

اہل محشر کی جب بندھینگی صفین
ہو نگے صاحب لوا رسول اللہ

بھولئے گا نہ مجکو محشر مین
یا شفیع الورا رسول اللہ

ہوجیے میری مشکلو نمین شفیع
میرے مشکلکشا رسول اللہ

قبر مین بھی جمال وقت سوال
دیجیے گا دکھا رسول اللہ

اپنے بیدل کی نعت کرکے قبول
دیجیے اس کا صلہ رسول اللہ

دیگر مکرر

لَسْتُ اَهْوٰى سِوٰى رَسُوْلِ اللّٰه
رَبِّ زِدْنِيْ هَوٰى رَسُوْلِ اللّٰه

وَتَقَبَّلْ تَقَبُّلًا حَسَنًا
صَلَوَاتِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰه

وَاجْعَلَنْ شَرْعَنَا شَرِيْعَتَهٗ
وَهُدَانَا هُدٰى رَسُوْلِ اللّٰه

يَوْمَ تَشْكُوْ شِفَاهُنَا عَطَشًا
اَدْنِنَا مِنْ نَدٰى رَسُوْلِ اللّٰه

مُظْلِمٌ لَيْلُ فُرْقَتِيْ فَاضِئْ
بِسِرَاجِ الدُّجٰى رَسُوْلِ اللّٰه

اَرِنِيْ بَدْرَ وَجْهِهٖ اَرِنِيْ
طَالَ شَوْقِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰه

فَجَحِيْمٌ فِرَاقُ لُقْيَتِهٖ
وَنَعِيْمٌ لِقَا رَسُوْلِ اللّٰه

مَا لِعَبْدِ السَّمِيْعِ مُلْتَحَدٌ
غَيْرُ كَهْفِ الْوَرٰى رَسُوْلِ اللّٰه

رَبِّ سَلِّمْ عَلَيْهِ ثُمَّ عَلٰى
مَنْ مَّضٰى فِيْ رِضٰى رَسُوْلِ اللّٰه

ظہور خوارق علیہ در ایام ارضاع حلیمہ سعدیہ

وہ چاند آگیا تیرے گھر پر حلیمہ
ہے برج قمر اب ترا گھر حلیمہ

وہ آئینہ رو اور ترا گھر حلیمہ
نصیبے کی ہے تو سکندر حلیمہ

حلیمہ کو رخصت کیا آمنہ نے
خدا ہو نگہبان و یاور حلیمہ

یہ فرزند دلبند ہے جان میری
اسے جان سے رکھیو بہتر حلیمہ

نگاہو نمین یون رکھیو محفوظ جیسی
رہے پتلی آنکھون کے اندر حلیمہ

یہ دُرِ یتیم ایسا نکلیگا جس سے
ہون رد لعل و یاقوت احمر حلیمہ

ہے ذرہ سا گو آج پر بڑہتے بڑہتے
یہ چمکیگا سورج سے بڑہکر حلیمہ

سر عرش اعلےٰ سے تحت الثریٰ تک
نہو کوئی خلق اس کا ہمسر حلیمہ

بٹھاکر سواری پہ خیر الورے کو
نکل آئی مکہ سے باہر حلیمہ

کئے سجدہ مرکب نے شکر خدا مین
سوار ایسا لائی ہے مجھپر حلیمہ

زمین ہوتی سرسبز تا جہان سُم
چلی دیکھتی باغ اخضر حلیمہ

ندا غیب سے آئی اور مچگئی دہوم
ہوئی سب کی سردار افسر حلیمہ

تھی دائی مگر بادشہزادیون سے
ہے اب شان عزت مین بڑہکر حلیمہ

روایت ہی ہمسایہ عورت نے پوچھا
چمکتا ہے شب بھر ترا گھر حلیمہ

جہان کھلگئی آنکھہ دیکھا ترا گھر
کہ دیوار و در ہین منور حلیمہ

ترے گھر مین جلتی ہی کیا رات بھر آگ
کہ بجھتی نہین ایک دم بھر حلیمہ

کہا رات بھر آگ کا کام کیا ہے
نہ مشعل جلائی نہ اخگر حلیمہ

محمد کے کھڑے کی ہے وہ تجلی
جو مکہ سے آئی ہے لیکر حلیمہ

چمک جاتا ہی گھر کا گھر روشنی سے
لٹاتی ہے جب کرکے بستر حلیمہ

وہ معجزے ہون بیان کس سے بیدل
جو کچھہ گذرے دفتر کے دفتر حلیمہ

لا الہ الا اللہ

رکھو اپنا ورد و لا لا الہ الا اللہ
ہے زنگ دل کی جلا لا الہ الا اللہ

وہ شخص پائیگا جنت کی دخلی جسنے
ہے صدق دل سی پڑھا لا الہ الا اللہ

ہے حکم حق وہ بچیگا جو میری حصن مین آئے
وہ اسکا حصن ہے کیا لا الہ الا اللہ

کسی نے پوچھا کہ جنت کی بھی ہی کچھ قیمت
تو مصطفےٰ نے کہا لا الہ الا اللہ

جو چاہو کھولنا جنت کا در یہہ کنجی لو
پڑھو بصدق وصفا لا الہ الا اللہ

کچھ آج کل سے نہین ہے یہ کلمۂ توحید
لکھا ازل مین گیا لا الہ الا اللہ

حدیث مین ہی جو ارض و سما سے وزن کرین
رہیگا سب سے بڑھا لا الہ الا اللہ

ہین پانچ رکن جو دین رسول اکرم کے
مقدم اُن مین ہوا لا الہ الا اللہ

نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ سے پہلے
خدا نے فرض کیا لا الہ الا اللہ

ہزار سال کے شرک اور کفر کی ظلمت
دے ایکدم مین مٹا لا الہ الا اللہ

بہت سے ذکر ہین لیکن حدیث مین آیا
ہے سب مین ذکر بڑا لا الہ الا اللہ

یہ طے کراتا ہی ناسوت و منزل ملکوت
ہے طرفہ راہنما لا الہ الا اللہ

حقایق جبروت و دقائق لاہوت
ہے سب کا عقدہ کشا لا الہ الا اللہ

ثبوت وحدت حق ہی جو لفظ الا سے
تو نفی غیر ہے لا الہ الا اللہ

رموز شرع و طریقت ہین اس مین سب روشن
ہے شمع نور ہدیٰ لا الہ الا اللہ

بحق احمد مرسل دعا ہے بیدل کی
کہ خاتمہ ہو مرا لا الہ الا اللہ

١؎ یہ وہ حدیث ہے کہ اہل بیت نے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپنے جبرئیل ؑ سے اور جبرئیل نے پروردگار جل جلالہ سے کہ فرمایا اُسنے لا الہ الا اللہ حصنی ومن دخل حصنی امن عذابی ۱۲ ٢؎ یہ روایت فقیہ ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے تنبیہ مین لکھی ہے ۔ ۱۲

٣؎ یہ بھی فقیہ سمرقندی کی روایت ہے لا الہ الا اللہ مفتاح الجنۃ ۱۲

٤؎ مشکوٰۃ کے باب التسبیح والتہلیل مین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا اگر ساتون آسمان اور اُسمین رہنے والے اور ساتون زمین ایک پلہ ترازو مین رکھین اور لا الہ الا اللہ ایک پلہ مین البتہ غالب آجائیگا لا الہ الا اللہ ۱۲

فضائل ذکر میلاد و ماہ میلاد حضرت خیر العباد

ذکر کسکے رخ روشن کا کیا جاتا ہے
ایک سمان نور کا آنکھوں مین بندھا جاتا ہے

لب پہ جاری ہی مری کس لب جان بخش کی یاد
مونہہ سے ٹپکا جو مرے آب بقا جاتا ہے

کسکے یہ نام کی تعظیم ہے ہر جانب سے
مرحبا صلّ علیٰ اُنپہ پڑھا جاتا ہے

وہ محمد ﷺ جسے حق نے کیا محبوب اپنا
فخر کل ختم رسل اُن کو لکھا جاتا ہے

اُنکے مولد مین ہوئے آکے ملائک حاضر
حورین حاضر ہوئین جنت سے سنا جاتا ہے

ایسا محبوب کہ جو اُنکی اطاعت مین رہا
وہ بھی اللہ کا محبوب گنا جاتا ہے

ماہ میلاد شریف آتا ہے جب عالم مین
بزم عشاق کو گلزار بنا جاتا ہے

ہے ربیعِ دل عشاق ربیع الاول
غنچہ گل کی روش دل کو کھلا جاتا ہے

اس مہینہ مین جو سُنلیتے مین بیدل مولود
سال بھر دل سے نہین اسکا مزہ جاتا ہے

وقائع میلاد نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

شب مولد ہے رحمت کی گھڑی ہی
اجابت خود لب فرش آکھڑی ہی

بندھا یون رحمتون کا تار پیہم
برستی جیسے ساون کی جھڑی ہی

خوشی مین ہنس پڑے گل کھلکھلا کر
کھلی غنچون کے دل کی گلجھڑی ہی

بیابان عرب گلشن گیا بن
بنا ہر خار پھولون کی چھڑی ہی

جلال احمدی سے تھرتھرا کر
بنائے قصر کسریٰ گر پڑی ہی

زبان سوسن کی بھی حیرت سے ہے بند
نہ اک نرگس ہے سکتہ مین کھڑی ہی

ہے فیض احمدی وہ طرفہ گلشن
گل خورشید جسکی پنکھڑی ہی

کف پائے حبیب کے مقابل
گل فردوس کی پتی کڑی ہی

لب رنگین اگر ہے سلک مرجان
مسلسل دانت موتی کی لڑی ہے

محبت کی ہی محبوب خدا سے
بحمد اللہ کہان قسمت لڑی ہے

خیال زلف مین ہون پا بہ زنجیر
ازل سے عشق کی بیڑی پڑی ہے

تڑپ دلکی نہین تھمتی ہے ایکدم
ہے دل پہلو مین یا جیسی گھڑی ہے

ہے اکسیر اپنی وہ خاک در پاک
مہوس ڈھونڈتا بوٹی جڑی ہے

شہ لولاک کی امت ہون بیدل
ہزار ادنے ہون پر قسمت بڑی ہے

حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم در ایام صبا مصروف لہو و تماشا نمی شد

نہ لڑکون مین جیسے اور سے کھیلتے تھے
وہ کچھ کھیل اپنا جدا کھیلتے تھے

روایت ہے چاند آپ سے کرتا باتین
پڑے مہد مین مہ لقا کھیلتے تھے

فرشتے جھولاتے تھے حضرت کا جھولا
ملک انکے جھولے سے آ کھیلتے تھے

نہ رکھتے تھے کچھ پاس دیتے لٹا سب
یہ بازی وہ راہ خدا کھیلتے تھے

ہوئے مات کافر یہ جانبازیان کین
یہی بازیان بارہا کھیلتے تھے

بتون کے کئے ٹکڑے بتخانے توڑے
یہ کھیل اشرف الانبیا کھیلتے تھے

تھے قدرت کے کھیل انکے سب کھیل بیدل
وہ کھیل ایسے معجز نما کھیلتے تھے

عرض سلام بجناب خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

السلام اے نور حق را مظہری
اے ثنا خوانت جلیل اکبری

چرخ نازد چرخ و تا این دم ندید
چو تو محبوبی ہمایون منظری

کے رسد دستم بدامانش کہ اوست
بادشاہ و من گدای احقری

اے خوشا کز جام صہبای طہور
جرعہ ام بخشی و گویم دیگری

کے رسد فکرم بتوصیفش کہ اوست
لامکان سیری ازان ہم برتری

سروری زینسان جز این است کہ یافت
پیشوائے دستگیری رہبری

شد مطیب طابہ از طیب خوشت
اے خوش اندامی معطر پیکری

کیست از عالی نژادان جہان
چون تو خوش اصلی گرامی گوہری

چیست این گر نیست از اسرار غیب
امیی خواند ز حکمت دفتری

ہمچو انجم جملہ خیل انبیاست
تو دران انجم چو ماہ انوری

ہر دم از ما صد سلام و صد درود
بر روان پاک آن دین پروری

یا رسول اللہ پذیر از ما سلام
تحفۂ ما زین نباشد خوشتری

یک نظر بر زاری بیدل کہ او
بر درت آوردہ رو از ہر دری

محبوبیت مصطفیٰ و ترغیب حب محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم

جسے حب محبوب مولی نہین ہے
وہ مولی کو مقبول بندہ نہین ہے

وہ ہون جس سے راضی خدا ہی ہو راضی
نہ ہون خوش تو خوش حقتعالی نہین ہے

ہین سب انبیا یون تو پیارے خدا کے
مگر آپ سے کوئی پیارا نہین ہے

ازل سے ابد لامکان سے زمین تک
بہت دیکھا پر کوئی تجھسا نہین ہے

ہے پردہ انہین پر نہ دیکھین جو تجکو
تمہاری تجلی پہ پردہ نہین ہے

ترا روضہ دیکھے جو رضوان تو سمجھے
کہ فردوس اعلے کچھ اعلے نہین ہے

ملون منہ کو قدمون سے نعلین چومون
بھری دلمین کیا کیا تمنا نہین ہے

یہان انکے مدارج وہان انکے معارج
امید اپنے منعم سے کیا کیا نہین ہے

قیامت مین جان کندنی مین لحد مین
تمہین ہو کوئی حامی اپنا نہین ہے

تمہین بیکسون کی ہو غمخوار ورنہ
زمانہ مین کوئی کسیکا نہین ہے

قدم تھک گئے چلتے چلتے طلب مین
پتا تک بھی منزل کا پیدا نہین ہے

کیا خون مرے دل کا بیتابیون نے
ذرا تھامے دل کوئی اتنا نہین ہے

یہ سر پہنچے اس آستان پر الٰہی
سر سیر عرش معلی نہین ہے

تڑپتا ہے دل دم بخود ہون ادب سے
کہ بندے کا مولی پہ دعوی نہین ہے

لب جانفزا کا ہے کام اب مسیحا
کہ کچھ دم مین دم غم نے چھوڑا نہین ہے

خبر لیجئے اپنے بیدل کی شاہا
کوئی اسکا جز ذات والا نہین ہے

گلفشانی خامۂ رنگین نگار در عرض سلام و مدیح حضرت احمد مختار

ہو سلام ان پر عرب جنکے سبب گلزار ہے
سنبل و ریحان سے بھی خوشتر وہانکا خار ہے

شعر مین جب سے بیان روئے پر انوار ہے
مطلع الانوار میرا مطلع الاشعار ہے

دل مرا اسکے تصور مین تجلی زار ہے
آسمان پر چاند جسکا[1] طالب دیدار ہے

چاند ہے آنکھون مین ماند اور گل نظر مین خار ہے
جب سے آنکھون مین جمال سید ابرار ہے

میرے آگے سے اٹھا وے باغبان گلشن کے پھول
نرگسین چشم نبی کی اک نظر درکار ہے

زعفران رو زرد ہے اس روئے خندان کے حضور
زلف کے سودا مین خون ہر نافۂ تاتار ہے

ہے جو دلمین کوکب دری دندان کا خیال
جو بہا آنکھون سے آنسو کوکب سیار ہے

جو نبی پر اپنے دیوانہ ہے عاقل ہے وہی
جو ہوا مست انکی الفت مین وہی ہشیار ہے

دل اسیکا دل ہے جسنے دل لگایا آپ سے
عشق حضرت کا نہین جس دلمین وہ بیکار ہے

جلوۂ نور نبوت دیکھ لے اہل نظر
عکس سے روشن مدینہ کا در و دیوار ہے

[1] ایام رضاع مین چاند آپ کے اشارون پر جھکتا تھا اور آپ چاند سے باتین کرتے تھے ۱۲

کیا ہی دندان رسول اللہ مین ہے آب و تاب
شرم سے غرق عرق آب در شہوار ہے

وہ جبین وہ رخ وہ سینہ اور وہ پیارا پیارا رنگ
نور کا پتلا سراپا احمد مختار ہے

انکے ہاتھون کا ہے دھوون دردمندونکی دوا
خاک انکے پانو کی کحل اولی الابصار ہے

دیکھ کپڑونکی پھبن کہتے ہین ہر اک مرد و زن
واہ کیا جبہ ہے کیا پٹکا ہے کیا دستار ہے

بھر دیے حق نے علوم اولین و آخرین
سینہ کیا سینہ ہے اک گنجینۂ اسرار ہے

مشک سے کس طرح دون خط معنبر کو مثال
مشک تو ایک خون ناف آہوی تاتار ہے

ان لب و دندان کی دیکھو سیر اے اہل نظر
موتیا کے گرد کیا اچھا کھلا گلنار ہے

پھرتے ہین اجرام عالی صدقہ ہوتے آپ پر
سبع سیارہ ہین سیار آسمان دوار ہے

آپکی ہستی سے کل ہستی خدا نے ہست کی
آپ ہی کے نور سے ہر نور کا اظہار ہے

کیون نہ بھیجین آدم و جن و ملک تمپر درود
تم ہو محبوب خدا تمپر خدا کا پیار ہے

اپنی بخشش کی توقع ہے تو ہے اسبات پر
تم شفیع المذنبین ہو اور خدا غفار ہے

رحم کر مجھپر خدایا اس پیمبر کے طفیل
درد پر ہین درد اور آزار پر آزار ہے

ہے مدینہ دور اور بیدل ضعیف و ناتوان
رحمۃ للعالمین کی اک کشش درکار ہے

این اشعار ست کہ در ماہ محرم سنہ یکہزار و سہ صد ہجری ہنگام باریابی مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفا و تعظیما تالیف کردم و خاص وقت حصول شرف زیارت روضہ مقدسہ زادہا اللہ فضلا و تکریما بموقف عرض حضور رسالت مآب در آوردم والحمد للہ

کرتا ہون شکر حق کا پیمبر کے سامنے
پہنچا یا مجکو روضۂ انور کے سامنے

طالع کو میرے دیکھنا اللہ رے عروج
پہنچا ہے ذرہ مہر منور کے سامنے

پھرتا کبھی ہوں گرد قدم۱؎ منبر۲؎ کے بیچ مین
ان جالیون۳؎ سے آئی جلا دلکو اور ہوا
برج فلک پہ لاکھ چڑھے چاند کا کلس
روضہ تو دیکھا کاش دکھا دیجے بانی
کیون تیرگی بخت نہ کافور ہو کہ آج
پیاسا زلال لطف کا ٹلے کرکے بجر و بر
زائر ہی۴؎ ہو چکا ہون مجھے اب نہ بھولیے
جنت مین بھی خدا ہی قربت کرے نصیب
بیدل کو لطف ہوتا ہر غم سے یون نشاط

حاضر کبھی ہون پایۂ منبر کے سامنے
پرنور دیدہ قبۂ انور کے سامنے
ہووے گا مانند گنبد اخضر کے سامنے
روی مبارک اپنا ذرا کر کے سامنے
چمکا ہے نجم سعد مقدر کے سامنے
پہنچا جناب ساقی کوثر کے سامنے
رکھیگا یاد خالق اکبر کے سامنے
جیسے کھڑا ہون آج ترے در کے سامنے
جیسے سپر پناہ ہو خنجر کے سامنے

فرمان مزوّج الاشباح والارواح در تشریع سنت نکاح

خلاق دو جہان کی ہدایت نکاح ہی
وہ حکم جو کبھی نہوا نسخ اور نہو
جاری ہے پیمبرون کی شریعت نکاح ہی
آدم۵؎ سے لیکے تا بقیامت نکاح ہی

۱؎ منورہ شریف کے مابین ایک دروازہ بنا ہوا ہے اور اسکی پیشانی پر آب زر سے بقلم جلی لکھا ہوا ہے ما بین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ یعنی فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان ایک باغ ہے بہشت کا آپنے گھر مزار مبارک کو فرمایا ہے ۱۲ ۲؎ فتاوی عالمگیری مین درباب آداب زیارت لکھا ہے ثم یاتی المنبر یعنی پھر منبر کے پاس حاضر ہو ۱۲ ۳؎ وہ دیوار روضہ مبارک جو بجانب قبلہ ہے اسمین تین دروازے ہین ہر دروازہ کے دو کیواڑ ہین کیواڑون کا وجود محض حروف سے ہے کمال صنعت کی ہے دیکھنے سے علاقہ رکھتا ہے لوہے کے حروف جلی مصفّٰی سطح پر قایم کیے ہین کہ ایک کیواڑ کے شروع مین بخط عربی یہ حروف بنائے ہین لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین اس تحریر کے مقابل دوسرے کیواڑ مین لکھا ہے محمد رسول اللہ الصادق الامین یہ ایک سطر ہو گئی اسکے نیچے پھر اسی عبارت کی دوسری تیسری سطر علی ہذا القیاس ان حروف سے وہ کیواڑ اوپر سے نیچے تک بنے ہوئے ہین ان حروف کے دوائر و کشش وغیرہ کے درمیان جو خالی مقامات ہین وہ جالیان بنگئی ہین اندر سے باہر اور باہر سے اندر ان مین سب نظر آتا ہے عجب صنعت ہے ۱۲ ۴؎ دروازہ روضہ منورہ کی پیشانی پر آب زر سے لکھا ہوا ہے من زار قبری وجبت لہ شفاعتی یعنی جسنے زیارت کی میری قبر کی واجب ہوئی اسپر میری شفاعت ۱۲ ۵؎ مفتیان دین لکھتے ہین کہ نکاح عجب سنت ہے وقت آدم سے تا قیامت کسی قسم مین منسوخ نہوئی اور نہ ہو اور بعد دوام عالم مین بھی جاری رہیگی کہ زوجات حور بجنت ہونگی ہین ۱۲

رکھنا جو چاہو پاک نگاہ اور خیال کو
دنیا مین ہے نشاط تو عقبےٰ مین ہے ثواب
دو بول پڑھے ہوتے ہین دو غیر ایک جان
کثرت ہوئی ہے وحدت آدم نکاح سے
تعریف کیون نہ کیجیے بیدل نکاح کی

دلکی پناہ آنکھ کی عصمت نکاح ہی
دنیا کی اور دین کی نعمت نکاح ہی
دو جان مین جو دیتا ہے وحدت نکاح ہی
وحدت کو کرتا مظہر کثرت نکاح ہی
اپنے رسول پاک کی سنت نکاح ہی

عشرت دنیا ردنی فنا شدنی ست

یہان کا سرور ایک آدھ نفس ہے
گھونٹ گلے تک بھی نہین اترا
ہے انسان مجبور و مخیّر
اوڑتا پتنگ ضرور ہے لیکن
کھالی ہوا کچھ پھر تو سدا کو
ہر دم کوچ کی ہین آوازین
ہای غضب آنکھیں نہین کھلتین
کوئی نہین مشکل مین کسیکا
چھوڑ دی بیدل سب حق حضور کو

رقص شرر یا شعلۂ خس ہے
کہتا ساقی ابھی سے بس ہے
سنلے مثال اسکی جو ہوس ہے
ڈور اسکی تو پرائے بس ہے
تو ہی اور تربت کا قفس ہے
طبل رحیل ہے بانگ جرس ہے
جاگو جاگو کہتا عسس ہے
وقت پہ باکس بھی بیکس ہے
اللہ بس اور باقی ہوس ہے

منقبت سیّدنا الغوث الاعظم قدس اللہ سرہ الاکرم

زہے حسن دلارائی محی الدین جیلانی
شربتم۱؎ فضلتی سے کھلگیا جو مست وحدت ہین

کہ ایک عالم ہے شیدائی محی الدین جیلانی
وہ ہین سرشار صہبائی محی الدین جیلانی

۱؎ یہ شعر حضرت غوث پاک کے قصیدہ غوثیہ کا ہے آپ اقطاب کو خطاب کرکے فرماتے ہین ۲؎ شربتم فضلتی من بعد سکری یعنی تمنے شراب عشق پی ہے میرے بچی ہوئی ۱۲

رجال الغیب اور جن و ملائک آتے خدمت مین
زہے دربار والائی محی الدین جیلانی

وہ محبوب الہی ہین وہ مطلوب خدائی ہین
ہے ہر دل مین تولائی محی الدین جیلانی

وہ پا آیا رقاب اولیا پر جسنے یہ پایا
ہین سب خاک کف پائی محی الدین جیلانی

قدم گردن پہ لینا کیا تعجب ہے جو سچ پوچھو
ہے پتلی آنکھہ کی جائی محی الدین جیلانی

بلند آوازہ ہو نوبت طبولی فی السماء وقت
زہے شان معلائی محی الدین جیلانی

ستارے سب چھپے اب تا ابد چمکیگا شمس انکا
تلے محشر تجلائی محی الدین جیلانی

جو فانی حق مین ہین مظہر ہین وہ فعل الہی کے
عطائے حق ہے اعطائی محی الدین جیلانی

نہین کچھہ آج سے عز و شرف مجد و کرم انکو
یہ ہے میراث آبائی محی الدین جیلانی

نبی کے ساتھہ پڑھتے ہین درود آل نبی پر ہم
ہین آئین بھی تو معنائی محی الدین جیلانی

نہ زندہ رسم دین کرتے تو وہ دنیا مین کیون آتے
جلانے دین کو آئی محی الدین جیلانی

دکھاؤن کیمیاگر کو کہ لے اکسیر اعظم دیکھ
ملے خاک کف پائی محی الدین جیلانی

لکھون اب حلیہ انور بدن نازک تھا اور لاغر
تھا گورا رنگ زیبائی محی الدین جیلانی

جو شعلہ نور کا دیکھے جو جلوہ طور کا دیکھے
وہ دیکھے نور سیمائی محی الدین جیلانی

کبھی وہ چاند سورج سے دوچار آنکھین نہین کرتے
ہین جو محو محیائی محی الدین جیلانی

ہوس رضوان کو سیر سبزہ جنت کی مٹ جائے
جو دیکھے خط خضرائی محی الدین جیلانی

۱ یہ بھی حضرت غوث پاک کا شعر ہے طبولی فی السماء والارض وقت - یعنی میرے نقارے زمین اور آسمان مین بجائے گئے ۱۲

۲ یہ ایک شعر کا ترجمہ ہے جو حضرت غوث نے ایک قصیدہ عربیہ مین فرمایا کہ اگلے شموس سب چھپ گئے اب ہمارا شمس بلندی کے افق مین ہمیشہ چمکتا رہیگا کبھی نہ چھپیگا اور اس مضمون کو نسبت حضرت غوث پاک کے حضرت مجدد الف ثانی نے بھی مکتوبات مین تسلیم کیا ہے ۱۲ ۳ اسلیے کہ آپ آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہین ۱۲ ۴ صورت مبارک کا بیان اسلیے لکھدیا ہے کہ کوئی مشرف بزیارت خواب و رویا مین ہو تو پہچان لے ۱۲ منہ

سکندر ڈھونڈتا پھرتا ہی چشمہ آب حیوان کا
نہین دیکھے جو لبہائی محی الدین جیلانی

میانہ قد تھا خط گنجان تھا اور سینہ چوڑا تھا
زہے ترکیب اعضائی محی الدین جیلانی

قریب و دور سے یکسان سنا جاتا مجامع مین
کلام معجز آمائی محی الدین جیلانی

بیان وعظ مین بیہوش کر دیتے ہزارونکو
چھلک اوٹھتا جو مینائی محی الدین جیلانی

زمین سے عالم بالا تک اُس کا بول بالا تھا
تھا ایسا سرو رعنائی محی الدین جیلانی

چہکتی ہے بیچ گل مین ای بلبل چہک ہمتو
ہوئے ہین مدح پیرائی محی الدین جیلانی

الہی اس دل مردہ تن افسردہ مین جان دے
بروح راحت افزائی محی الدین جیلانی

الہی دستگیری کرکے بالا دست کیجیو مجھکو
بحق دست بالائی محی الدین جیلانی

الہی کشتی بیدل تلاطم سے بچا لیجو
باجرائے مددہائی محی الدین جیلانی

سخن پرحزن در شہادت امام حسن ع

نبی عاشق تھے دیدار حسن کے
تھے شائق سیر گلزار حسن کے

تھے فرماتے نبی یہ گل ہے میرا
کیا کرتے تھے نظارے حسن کے

ہوا اُس گل کا اب صد چاک سینہ
ہوئے ٹکڑے دل زار حسن کے

دیا ظالم نے ایسا زہر قاتل
گرے کٹ کر جگر پارے حسن کے

گئے برگ خزان کی طرح مرجھا
تر و تازہ وہ رخسارے حسن کے

لگا خون آنے اسہال کبد سے
لہو کے چھوٹے فوارے حسن کے

کلیجہ یونکٹا جاتا ہے گویا
جگر پر چلتے ہین آرے حسن کے

نہین اب فاطمہ پھر کون پوچھے
یہ آنسو چشم بیمار حسن کے

علی مرتضی بھی اب نہین حیف
جو ہون فریادرس پیارے حسن کے

خدا پر چھوڑ بیدل ظالمون کو
وہ بدلے لے گا آزار حسن کے

اشعار حسرت افزا در شہادت حسینؑ شہید کربلا

کم قیامت سے نہین شاہ شہادت تیری
دل پھٹا جاتا ہی سن سن کے مصیبت تیری

آہ اُسوقت پر آشوب مین ہم کیون نہ ہوے
دیکی تجھپر دل و جان کرتی رفاقت تیری

جسکے گھر کے ہون غلام آہ اسی قتل کرین
حیف قاتل ہوئی خود نانا کی امت تیری

رحم کچھ سنگدلون نے نہ کیا پر نہ کیا
بھوک مین پیاس مین کیا کیا ہوئی حالت تیری

کتنا چلایا کسی نے نہ سنی اک فریاد
ہای حسرت کہ نہ نکلی کوئی حسرت تیری

گھونٹ بھر پانی سے تازہ نہوئی روح افسوس
بھوک اور پیاس مین کی روح نے رحلت تیری

آہ محبوب خدا دیتے تھے جسپر بوسے
ڈالدی خاک پہ وہ چاند سی صورت تیری

بی تمیزون نے کیا کچھ بھی نہ تیرا آداب
کرتے جبریل ادب سے تھے زیارت تیری

آہ بدبختون نے گھوڑون کے سمون سے روندا
ریزہ ریزہ ہوئی ترکیب جسامت تیری

کیا ہوا گر تجھے بدبختون نے پانی نہ دیا
ہوگی محشر کو تو جاگیر مین جنت تیری

اشقیا تیری محبت کا مزہ کیا جانین
قلب محبوب خدا مین تھی محبت تیری

رکھ سدا آل پیمبر کی محبت بیدل
ہوگی محشر مین یہ ایمان پہ حجت تیری

تضرع و فریاد بدرگاہ رب العباد

پھنسی ہی بھنور مین کشتی آہ ربنا اغفرلی وارحمنی
من ینجینا الا اللہ[له] رب اغفرلی وارحمنی

نفس ادہر کرتا ہی تباہ لایا شیطان اُدھر سپاہ
تیرے سوا نہین پناہ رب اغفرلی وارحمنی

کون ہو میری پشت و پناہ کون مرا دل تھامے آہ
کون ہو بیکس کے ہمراہ رب اغفرلی وارحمنی

له کون ہمکو نجات دے سوا اللہ تعالی کے اے پروردگار بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر ۱۲

تو سب کا مسجود جاہ تو سب کا معبود الٰہ
سب شاہون کا شاہنشاہ رب اغفرلی وارحمنی

جو چاہیگا عفو گناہ بخشیگا اُسکو اللہ
چاہیے پڑھنا شام و پگاہ رب اغفرلی وارحمنی

ماہی ارض سے لے تا ماہ عفو کی تیری ہی افواہ
رحم کے تیرے سب مین گواہ رب اغفرلی وارحمنی

عمر کٹی غفلت مین آہ نامہ عمل کا ہوا سیاہ
بخش الہی مرے گناہ رب اغفرلی وارحمنی

کچھ نظر آتی نہین پناہ جاتی ایک اسپر ہے نگاہ
ہون مداح رسول اللہ رب اغفرلی وارحمنی

جیسی نبھگئی یا اللہ دنیا مین با عز و جاہ
یونہی کرم سے وہان بھی نباہ رب اغفرلی وارحمنی

روز قیامت یا اللہ ہو بیدل کا شفاعت خواہ
سید عالم جہان پناہ رب اغفرلی وارحمنی

دعای عام جامع المرام کہ در اختتام مجالس عظام خواندہ میشود

محمدؐ پہ بھیج اپنی رحمت الٰہی
وہ رحمت کہ ہو تا قیامت الٰہی

تمام آل و اصحاب پر بھی ہو رحمت
ہو امت پہ ظل عنایت الٰہی

مدد کیجیو ملت مصطفےٰ کی
شریعت رہے تا قیامت الٰہی

محدث رہین کرتے جاری روایت
ہون حفاظ محو تلاوت الٰہی

رہین مسند شرع پر اہل فتوے
رہین اصفیا تاج امت الٰہی

جو ہین نیک رکھ اُنکو نیکی پہ قائم
جو ہین بد کر اُنکو ہدایت الٰہی

روا اہل حاجت کی حاجت ہو یارب
مریضون کو ہوجای صحت الٰہی

بچا ای خدا قحط کی سختیون سے
رہے دُرفشان ابر رحمت الٰہی

وبا دور رکھ امت مصطفےٰ سے
سب آفات سے رکھ سلامت الٰہی

ہو کیسا ہی غم دور کر اُسکو یارب
کہ ہر شے پہ ہے تجھکو قدرت الٰہی

جو بانی ہے اس مجلس باصفا کا
وہ پائے سدا خیر و برکت الٰہی

پڑھا جسنے اخلاص و صدق دل سے
سُنا جن محبون نے صدق و صفا سے
یہ بیدلؔ بھی اپنی مرادون کو پہنچے

وہ مقصد کی پائے بشارت الٰہی
سلامت رہے وہ جماعت الٰہی
ملے دین و دنیا کی نعمت الٰہی

ترجیع بند بر شعر دلبند شیخ شرف الدین مصلح بن عبداللہ المعروف شیخ سعدی شیرازی

بگو تا چہ اے گلبدن گویمت
لب رشک لعل یمن گویمت
سمن بوی و گل پیرہن گویمت
نخوانم قمر نے پرن گویمت

چمن بلکہ رشک چمن گویمت
بہ تن غیرت نسترن گویمت
چراغ زمین و زمن گویمت
شعاع رخ ذوالمنن گویمت

ندانم کدامین سخن گویمت
کہ بالا تری زانچہ من گویمت

تری مدح مین لنگ پای دلیل
تری قدر جانے ہے رب جلیل
اگر مدح کا دم بھرے جبرئیل
نہو جبکہ طے یہ بیان طویل

زبان تو نہ ہو تنگ میدان قیل
سلیمان نہ داؤد دے جز قلیل[1]
لکھے حشر تک تیرا وصف جمیل
یہی کہتے بن آئی اے بیدلؔ

ندانم کدامین سخن گویمت
کہ بالا تری زانچہ من گویمت

جہان تو ہی وہان کسکا ہووے گذر
ترا نور ہر نور مین جلوہ گر
جو اونگلی اوٹھاوی تو شق ہو قمر
قدم رکھے تو موم ہووے حجر

بشر کیا فرشتون کے جلتے ہین پر
تو فرمانروا ارض و افلاک پر
بلاوے تو پاس آوے چلکر شجر
ترے صدقے شاہنشہ بحر و بر

ندانم کدامین سخن گویمت
کہ بالا تری زانچہ من گویمت

وہ تن جبین معمور نور قدم
وہ رخ جسکا نقشہ ہے باغ ارم
وہ صورت وہ سیرت وہ حسن شیم
کہانتک کرون تیری مدحت رقم

وہ جان جسکی اللہ کھائے قسم
وہ قد جسکے آگے ہو شمشاد خم
وہ اخلاق نیکو وہ جود و کرم
زبان پر یہی بیت ہے دمبدم

ندانم کدامین سخن گویمت
کہ بالا تری زانچہ من گویمت

ترا نور ہے زینت ہر جمال
تو حادث ہی بیشک مگر بیزوال[1]
بھلا بیدلؔ خستہ کے کیا مجال
کہے جبکہ سعدی سا شیرین مقال

تری ذات ہے مرکز ہر کمال
کرے تیری تجلیل خود ذوالجلال
کرے تیری مدحت کا جو کچھ خیال
بصد آہ و زاری کہ ای خوشخصال

ندانم کدامین سخن گویمت
کہ بالا تری زانچہ من گویمت

ترجیع دیگر بطرز مسدس بر شعر سعدی انار اللہ قبرہ المقدس

تفکر مین رہتا ہون صبح و مسا
مگر شان مین تیری اے مصطفےٰ

کہون تجکو خورشید یا مہ لقا
مین جو کچھ کہون اُس سے ہے تو سوا

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوٰۃ ای نبی الورےٰ

ہوئی آپ پر ختم پیغمبری
صحیفون مین جید ثنائین تری

زبور آپ کی وصف سے ہے بھری
بشر سے ہو کب تیری مدحتگری

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوٰۃ ای نبی الورےٰ

[1] بیزوال یعنی آپکے فضائل و کمالات مین ہرگز زوال نہ آئیگا ۱۲

بشر تیری صورت کے دیوانے ہین
بنی چشم میگون پہ مستانے ہین
جنون محبت مین فرزانے ہین
ملک شمع عارض کے پروانے ہین

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورے

کسی پر جو ہوتا ہے جوبن کمال
ترے خوشہ چین شمس و بدر و ہلال
اُسے چاند سورج سے دیوین مثال
مشابہ کہون کس سے تیرا جمال

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورے

وہ ابرو مقوس ہے طاق حرم
وہ صولت کہ تھرائین شیر اجم
دم قہر دیکھو تو تیغ دو دم
وہ ہیبت کہ گر جائین کسریٰ جم

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورے

بظاہر تو گو ساکن خاک ہے
ترا قدردان ایزد پاک ہے
ترا زینہ بام نہ افلاک ہے
جہان تو ہے گم عقل و ادراک ہے

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورے

سرافیل گر ہو ترنم سرا
ہر اک صوت مین لاکہ مدح و ثنا
کرے صور مین نغمہ لاکھون ادا
نہو ذکر پورا کبھی آپ کا

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورے

ہوئی غوطہ زن جبکہ فکر رسا
نہ شایان ترے کوئی مضمون ملا
مضامین چنے عرش سے تا ثریٰ
کہا آخرش یہ کہ اے مصطفیٰ!

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورے

زبان تھام دیکھ اپنا بیدل مقام
ہے بہتر کہ تو عرض کر اب سلام
کہان تو کہان ذکر خیر الانام
یہ سعدی کا پھر عجز سے پڑہ کلام

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورے

کلام در اوصاف حسنین علیہم السلام

تھے علی و فاطمہ کے نور عین
فاطمہ کا ماہتابان ایک تھا
ایک تھا برج نبوت کا قمر
غیرت لعل بدخشان ایک تھا
ایک بستان علی کا تازہ پھول
حضرت حیدر کا پیارا ایک تھا
ایک تھا زہر ہلاہل کا شہید
یان شہادت پائی دونون جو تھے
جو محب ہے اُونکا ہے محبوب حق
چاہے گر بیدل ہو کامل خاتمہ

ایک شہزادہ حسن اور اک حسین
مرتضیٰ کا مہر رخشان ایک تھا
ایک تھا درج رسالت کا گہر
رو کش یاقوت رمان ایک تھا
اک بہار باغ شاداب بتول
زہرہ کی آنکھو نکا تارا ایک تھا
ایک تھا شمشیر قاتل کا شہید
دو نو سردار اہل جنت کے ہوئے
جو ہے دشمن اونکا ہے مغضوب حق
رہ سدا شیدائے آل فاطمہ

تضمین بر سلام کہ مروج در خاص و عام است

یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
آپ راس الانبیا ہین	آپ تاج الاولیا ہین	آپ محمود الثنا ہین	آپ مقبول الوریٰ ہین
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک

آپ سلطان مدینہ	مہبط وحی و سکینہ	نور سے معمور سینہ	مشک سے بہتر پسینا
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
اولین موج خلائق	مرکز دور حقائق	فائقون سے بھی ہیں فائق	جو ثنا کیجے سو لائق
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
لائے جو ایمان تمپر	کیوں نہ دیں دو جہان تمپر	مہربان رحمن تمپر	خلق سب قربان تمپر
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
حق نے دی معراج تمکو	اور بخشا تاج تمکو	دو جہان کا راج تمکو	دین سلاطین باج تمکو
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
تم ہو محبوب الٰہی	تم پہ موزوں وصف شاہی	ماہ سے لے تا بماہی	سب نے دی تمپر گواہی
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
ہجر میں مشکل ہے جینا	دل ہوا چاک اور سینہ	تھامیے میرا سفینہ	یا شفیع المذنبینا
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
کاش حاصل ہو حضوری	دور ہو جائے یہ دوری	دل کی یہ حسرت ہو پوری	دیکھلوں وہ شکل نوری
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
کیا کروں بلبل شکایت	درد ہجران کی حکایت	رنج و غم ہے بے نہایت	کیجیے للہ عنایت
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک

مناجات بدرگاہ حضرت قاضی الحاجات

لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	آمنا برسول اللہ
اِنّا اَسلمنا للہ	ربنا[1] لا معبود سواہ	لا ندعو الا ایاہ	ھو السمیع لمن نجاہ

[1] اس مناجات میں اپنا نام یا تخلص کچھ درج نہیں کیا بس اول شعر میں اشارہ ہو گیا کہ ہم کسیکو نہیں پکارتے نہیں عبادت کرتے سوا اسکے یعنی ہم اسیکے عبد ہیں اور وہ ہمارا معبود ہے جو کہ سنتا ہے جو مناجات کرنے والے کی دعا اس مضمون میں اشارہ عبد السمیع نام کا ہے

لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	آمنا برسول اللہ
جئنا بابک یا دیان	مرتجیا منک الاحسان	فالطف ارحم یا رحمٰن	یا حنان یا منان
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	آمنا برسول اللہ
بابک مولیٰ ماوانا	لا تطردنا خذلانا	نحن عبیدک مولانا	فافتح وامنن احسانا
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	آمنا برسول اللہ
لیس لنا من ینجینا	من کربات تعیینا	فضلک مولیٰ یکفینا	نرجو لطفا یشفینا
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	آمنا برسول اللہ
ھب لی ربی قرۃ عین	وارزقنی خیر الدارین	زینی یا رب الزین	وارفع عنی کل الشین
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	آمنا برسول اللہ
رب واحسن عقبی الدار	واجعل حشری فی الابرار	اسکنا تحت الاشجار	جنات فیہا الانہار
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	آمنا برسول اللہ
غیرک ما بی من یؤوین	انت نصیری انت معین	انت مجیب للداعین	رب اغفر وارحم آمین
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	آمنا برسول اللہ
رب اجرنی من حر النار	جاور بی خیر الجار	شفع فینا یا غفار	سیدنا المولی المختار
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	آمنا برسول اللہ
روح الصدق صفی اللہ	نور الحق نجی اللہ	خیر الخلق نبی اللہ	حسن الخلق ولی اللہ
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	آمنا برسول اللہ
ندعوک رب الارباب	بابک للداعین مآب	صل وسلم غیر حساب	علی النبی مع الاصحاب
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	آمنا برسول اللہ

کبھی یہ اشعار بھی محافل میلاد خیر الانام میں وقت قیام پڑھے جاتے ہیں

جسکے[1] ذکر مولد خیر الانام	چاہیے آداب کرنا قیام	مرحبا اے مرحبا اے مرحبا

[1] کاف جو ذکر میں ہے اسکو باشباع پڑھنا چاہیے یعنی جیسے کاف میں الف اسطرح (کا) ملاوین۔

آپ اس عالم مین آئی مرحبا
مرحبا اے رحمۃ للعالمین
کیجیے مقبول امت کا سلام
السلام ای شاہ عالی بارگاہ
السلام ای بحر امواج ہمہ ہم
السلام ای رحمۃ للعالمین
السلام ای تاج دین قویم
السلام ای غمزدون کی غمگسار
بیدل بیکس پہ رحمت کی نظر
کون حامی ہو مرا بے آپکے
سر پے بلک حسرتو نمین چورہون
کون تھامی اس دل رنجور کو
ای طبیب دل دوا کیجے مری
ہے یہ اندیشہ کہ جب موت آئیگی
دیکھئے کیا گذرے جسم و جان پہ
عمر غفلت مین ہوئی آخر تمام
ایک بھی ہمنے نہ کام اچھا کیا
اب کسی صورت نہین ممکن نجات
پر غلام احمد مختار ہون
اے خدا اپنے محمد کا طفیل
جنتی کر گو سزائے نار ہون
آفت کونین سے محفوظ رکھ

مرحبا ای فخر عالم مرحبا
مرحبا سلطان ختم المرسلین
السلام ای جلوہ نور خدا
السلام ای خاص محبوب الٰہ
السلام ای مظہر شان جمیل
السلام ای مہبط روح الامین
السلام ای شافع یوم الحساب
السلام ای مرہم جان فگار
آپکی در کا ہون مین ادنےٰ غلام
ہوگا بیڑا پار صدقے آپکے
کسکو ہی غم اس نحیف زار کا
دے تسلی کون اس مہجور کو
سخت مضطر ہون تسلی دیجیے
ہائے کیا کیا دیکھئے دکھلائیگی
روز محشر جب لیگا حساب
بن نہ آیا کوئی مجسے نیک کام
مفت عمر بے بہا کھویا کیے
ہان مگر آتی ہے دلمین ایک بات
ہوگا جسدم سامنا اللہ کا
اپنے اس محمود احمد کا طفیل
زندگی میری ہو جبتک یا کریم
اپنی نعمت سے مجھے محظوظ رکھ

سید اولاد آدم مرحبا
مرحبا اے حضرت خیر الانام
السلام ای سید و مولای ما
السلام ای ابر ثجاج کرم
السلام ای صاحب قدر جلیل
السلام ای کاشف سر قدیم
السلام ای مورد ام الکتاب
السلام ای حضرت خیر البشر
کم سے بھی کمتر غلامونکا غلام
رحمت عالم بہت رنجور ہون
درد ہی کسکو دل بیمار کا
اے مسیحا دم خبر لیجے مری
ہے لبون پر جان تشفی کیجیے
جب اندھیری گور مین ہوگا گذر
سخت حیرانی ہے کیا دونگا جواب
آہ واویلا دریغا حسرتا
خواب غفلت مین پڑے سویا کیے
گرچہ مین بدوضع بدکردار ہون
واسطہ دونگا رسول اللہ کا
بخش مجھکو گرچہ بدکردار ہون
رکھ مرا مسلک صراط مستقیم
وقت ہو جانکندنی کا جب

ہو جب مجھے کلمہ شہادت کا نصیب
جسگھڑی ہو ہول قیامت کا ہجوش
میرے آقا سے مجھے ملوائیو
جب چلین جنت کو وہ خیر الانام

قبر مین ہووینگے جسدم سوال
دیکھکر صدہا اوڑین عالم کے ہوش
دیکھ لون دل وہ نورانی لقا
پیچھے پیچھے یہ بھی حاضر ہو غلام

رکھیو ثابت اوسگھڑی ای ذوالجلال
حوض کوثر پر مجھے پہونچائیو
پھر پیون کوثر کا آب جانفزا
آپکا صدقہ سُنے یکبر مین

حکم طبتم فادخلوہا خالدین

خاتمۃ الطبع

ای منعم منان تیرا لاکہہ لاکہہ احسان کہ یہ نسخہ فصاحت قران بلاغت عنوان جان معانی و بیان مصباح زجاجہ عرفان و ایقان الموسوم بہ **نور ایمان** تصنیف لطیف جناب حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مولانا مولوی **عبد السمیع صاحب بیدل** رحمۃ اللہ علیہ ساکن رامپور ضلع سہارنپور حسب الارشاد فیض بنیاد جناب صاحبزادہ مولنا حکیم میان محمد صاحب مدظلہم و سید علی حسین صاحب امیر مداح بشیر و نذیر باضافہ اوس کلام حضرت مرحوم کی جو طبع نہین ہوا تھا دوبارہ مرتب کیا اور شیخ محمد وزیر صاحب خلف منشی ولی محمد صاحب ساکن کیمپ میرٹھ کی سعی سے سال ۱۳۲۲ھ مین مطبع قاسمی میرٹھ مین مطبوع ہوا

قطعہ تاریخ نور ایمان از نتائج طبع نازک خیال شیرین مقال قرۂ باصرۂ دولت و اقبال غرۂ ناصیہ سعادت و اجلال رشد آئین میان شیخ محمد رشید الدین احمد صاحب خلف الرشید خان بہادر جناب شیخ وحید الدین صاحب رئیس اعظم شہر میرٹھ دام اقبالہ و اجلالہ

چون زاحسان خدای ذوالمنن	طبع شد این چشمۂ آب حیات	سال طبع ورشید الدین بگفت	نور ایمان است امید نجات ۱۳۲۲
	ولہ		
نور ایمان بار دیگر طبع شد	از کلام پاک مولای زمان	بود فکر سال طبعش در سرم	در همین اندیشه بودم ناگهان
	از لب بلبل رشید آمد صدا	نور ایمان نور عرفان فرجان ۱۳۲۲	

اعلان [illegible] عام [illegible] بغیر [illegible] حصول اجازت [illegible] صاحبزادہ [illegible] کوئی صاحب [illegible]

مطبع قاسمی میرٹھ مین جلال الدین کے اہتمام سے ریسن سے چھاپا۔

”دارالاسلام“ کی شائع کردہ تراثِ علمیہ

1- المبین مع تنقید وتبصرہ　2- الرشاد　3- نُزهَةُ المَقالِ فِي لِحْيَةِ الرِّجال
پروفیسر علامہ سید محمد سلیمان اشرف بہاری رحمۃ اللہ علیہ (سابق صدر شعبہ علوم اسلامیہ مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ)

4- شَرْحُ المِرْقَاةِ لِشَمْسِ العُلَمَاءِ المَوْلَوِي مُحَمَّد عَبْدِ الحَقِّ العُمَرِي الخَيْرَابَادِي
وَيَلِيهِ: رسالة فِي الوُجُودِ الرَّابِطِ لِلسَّيِّدِ الحَكِيمِ بَرَكَاتِ أَحْمَدَ التُّونكِي رَحِمَهُمَا الله

5- ابحاث ضروری: حافظ ولی اللہ لاہوری، محشی: مولوی فقیر محمد جہلمی رحمۃ اللہ علیہ، تحقیق وتسہیل: خورشید احمد سعیدی

6- الروض المجود (وحدۃ الوجود): علامہ محمد فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ، مترجم: حکیم سید محمود احمد برکاتی

7- علامہ فضل حق خیر آبادی؛ چند عنوانات: خوشتر نورانی علیگ (مدیر اعلیٰ ماہ نامہ ”جام نور“ دہلی)

8- حیاتِ استاذ العلماء مولانا یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ: علامہ غلام رسول سعیدی (دار العلوم نعیمیہ، کراچی)

9- مولودِ کعبہ کون؟　10- مَنْ هُوَ مُعَاوِيَه؟: مولانا قاری محمد لقمان قادری

11- اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله: مولانا غلام دستگیر ہاشمی قصوری رحمۃ اللہ علیہ

12- نورِ ایمان (دیوان): مولانا محمد عبد السمیع بیدل رام پوری رحمۃ اللہ علیہ تلمیذ مرزا غالب

13- احسن الکلام فی تحقیق عقائد الاسلام: تاج الفحول شاہ عبد القادر بدایونی، مترجم: مولانا دلشاد احمد قادری

14- دِيْوَانُ فَضْلِ الحَقِّ الخَيْرَابَادِي، دِرَاسَة وَتَحْقِيق لِلدُّكْتُورَة سَلْمَة فِرْدَوْس سِيهُول　تحت الطبع

15- آداب المریدین: شیخ ضیاء الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ، مترجم: مولانا الشیخ رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ　//

16- رسائل (خَيْرُ الأَمْصَار مَدِيْنَةُ الأَنْصَار، السُّنَّةُ الضَّرُورِيَّة فِي المَعَارِفِ الخَيْرِيَّة، حِفْظُ المَتِيْن عَنْ
لُصُوصِ الدِّيْن) مولانا خیر الدین خیوری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (والد ابو الکلام آزاد)، تقدیم از راجا رشید محمود　//

17- کلیاتِ کافی: سلطان نعت گویاں حضرت مولانا سید کفایت علی کافی مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ
مع تذکارِ حیات وکمالات (نثریات ونظمیات) جمع وتحقیق: محمد رضاء الحسن قادری　//

18- تنقیح العبادات: مناظر اسلام مولانا سید آلِ حسن رضوی موہانی رحمۃ اللہ علیہ　//

19- جواہر مضیہ رد نیچریہ (سر سید احمد خان کے افکار کا ابطال): مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ　//

20- مسند ابی بکر الصدیق: امام ابی بکر احمد بن علی مروزی رحمۃ اللہ علیہ، مترجم: محمد رضاء الحسن قادری　زیرِ ترجمہ

21- امیر الکلام من کلام الامام (اقوالِ حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ): پروفیسر مولانا اصغر علی روحی رحمۃ اللہ علیہ　زیرِ کتابت

22- وسیلۂ جلیلہ (ثبوتِ جوازِ توسل): مولانا حکیم وکیل احمد سکندر پوری رحمۃ اللہ علیہ　زیرِ طبع

23- مضامین اقبالیات: سید نور محمد قادری　زیرِ ترتیب

اوجِ ادب دین کے فروزاں نقوش

حضرت خواجہ غلام فرید (کوٹ مٹھن)
حضرت خواجہ محمد یار فریدی
علامہ محمد اقبال قادری
مولانا اصغر علی روحی
مفتی غلام سرور لاہوری
سید محمد اکرام الدین بخاری
سید محمد دیدار علی شاہ الوری
مولانا ابو یوسف محمد شریف کوٹلوی
حامد حسن قادری
محمد یعقوب حسین ضیاء القادری
سید ابوالحسنات محمد احمد حافظ قادری
مفتی احمد یار خاں سالک نعیمی
سید ایوب علی رضوی
عاشق حسین سیماب اکبر آبادی
پیر غلام دستگیر نامی
مولانا محمد بخش مسلم
سید ابو الحقائق امانت علی نظامی
مولانا غلام محمد ترنم امرت سری
حافظ محمد افضل فقیر
شمس الحسن شمس بریلوی
حافظ مظہر الدین مظہر
سید محمد مرغوب اختر الحامدی
محمد حسین تپیش رج پوری
سراج الحق حافظ لدھیانوی
خواجہ غلام فخر الدین سیالوی
اصغر حسین خاں نظیر لدھیانوی
پرتم الہ آبادی
مولانا غلام حسین قمر یزدانی
محمد اعظم چشتی
محمد علی ظہوری قصوری
مہر محمد خاں ہمدم
پروفیسر فیاض احمد خان کاوش
ابو الطاہر فدا حسین فدا
حفیظ تائب
سید ریاض الدین سہروردی
سید نصیر الدین نصیر گیلانی
بشیر حسین ناظم
پروفیسر محمد اکرم رضا